

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا سب سے زیادہ اشاعت میگزین

رنگین شمارہ

Monthly Magazine

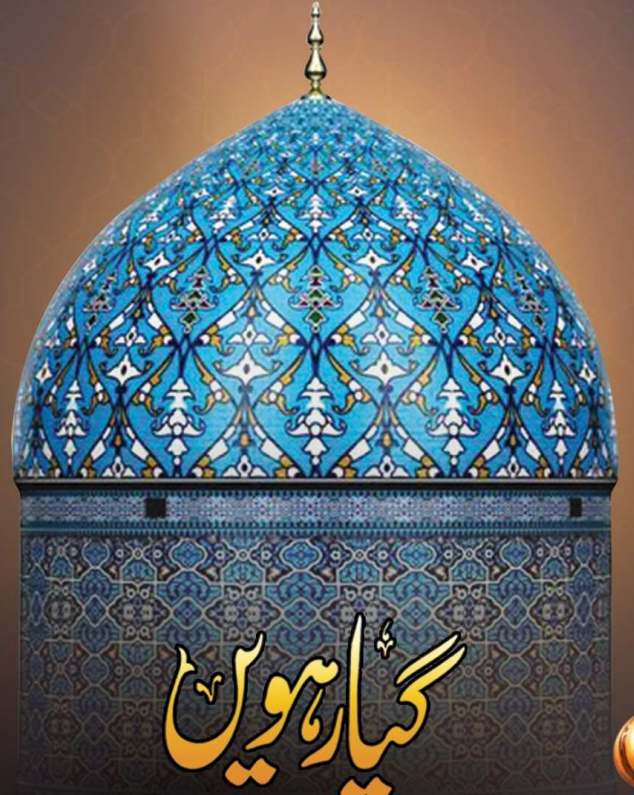
Faizan-e-Madina

ماہنامہ

فِضَائِ مَدِیْنَةِ

(دعوتِ اسلامی)

اکتوبر 2025ء / ربیع الآخر 1447ھ



گیارہویں شریف مبارک ہو

- 4 ▶ آمدِ مصطفیٰ ﷺ کے قرآنی مقاصد
- 7 ▶ رزق اور عمر میں اضافہ
- 21 ▶ ناکام لوگوں کی 23 نشانیاں
- 39 ▶ غوثِ پاک اور علمِ حدیث
- 57 ▶ سفر اور بچے

ننانوے بیماریوں کے لیے دوا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“

ننانوے بیماریوں کی دوا ہے، ان میں سب سے
ہلکی بیماری رنج و غم ہے۔

(مجمع اوسط، 4/10، حدیث: 5028)



قرض سے نجات کا عمل

ہر نماز کے بعد سات 7 بار

سورۃ قُرْیش

پڑھ کر دعا مانگئے۔

پہاڑ جتنا قرض ہو گاتب بھی اِنْ شَاءَ اللہُ الْکَرِیْم
ادا ہو جائے گا۔ عمل تا حصولِ مراد جاری رکھئے۔

(نوٹ: وظیفہ کے اول آخر تین تین بار درود شریف پڑھنا ہے)
(دیکھئے: فیضانِ رمضان، ص 112)



تکلیف میں کمی

يَا حَلِيْمُ

گیارہ سو بار

(اول آخر گیارہ بار درود شریف کے ساتھ)

مریض کے پاس بیٹھ کر پڑھئے اور پانی پر دم
کر کے اسے پلا دیجئے، اِنْ شَاءَ اللہُ الْکَرِیْم اس
کی تکلیف میں کمی آئے گی۔

(از: امیر اہل سنت مولانا الیاس عطار قادری)
(4 رمضان کریم 1446ھ / 03-04-2025)

طبیعت عبادت کی طرف مائل ہو

يَا مُحْصِي

(اے ہر چیز کے گھیرنے والے)

اگر طبیعت عبادت کی طرف مائل
نہ ہوتی ہو تو سوتے وقت اپنا ہاتھ
سینے پر رکھ کر 7 مرتبہ یہ اسم پڑھئے،
اِنْ شَاءَ اللہُ الْکَرِیْم بہت جلد عبادت
وریاقت کا شوق پیدا ہو۔

(نوٹ: وظیفہ کے اول آخر تین تین بار درود شریف پڑھنا ہے)

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں جاری ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

رنگین شمارہ

ماہنامہ فِضَانِ مَدِیْنَةِ

(دعوتِ اسلامی)

اکتوبر 2025ء / ربیع الآخر 1447ھ

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا رب جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ)

بفیضانِ نظر
سراجُ الأئمہ، کاشفُ الغُتہ، اصمٰ اعظم، حضرت سیدنا
امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ
اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجددِ دین و ملت، شاہ
بفیضانِ کرم
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
شیخ طریقت، امیر اہل سنت، حضرت
علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ

آراء و تجاویز کے لیے



+9221 111252692 Ext:2660



WhatsApp: +923103330935



Email: mahnama@dawateislami.net



Web: www.dawateislami.net

جلد: 9	شمارہ: 10
ہیڈ آف ڈیپارٹ	مولانا مہر وز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر	مولانا ابورجب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مقفش	مفتی محمد انس رضا قادری
گرافکس ڈیزائنر	شاہد علی حسن عطاری

- ← قیمت
- ← ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات
- ← ممبر شپ کارڈ (Membership Card)
- ← 100 روپے سادہ شمارہ: 200 روپے رنگین شمارہ: 3500 روپے سادہ شمارہ: 2200 روپے
- ← 1200 روپے سادہ شمارہ: 2400 روپے رنگین شمارہ: 3000 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 15 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بلنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ
سادہ شمارہ: 1700 روپے

بلنگ کی معلومات و شکایات کے لیے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278

Email: mahnama@maktabatulmadinah.com

ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

4	قرآن وحدیث	آمد مصطفیٰ ﷺ کے قرآنی مقاصد (قسط: 02)	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
7	رزق اور عمر میں اضافہ		مولانا ابورجب محمد آصف عطاری مدنی
10	فیضان سیرت	تبلیغ دین میں رسول اللہ ﷺ کی حکمت عملیاں (قسط: 02)	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
13	آخری نبی، محمد عربی ﷺ ایک عظیم نفسیات شناس (قسط: 02)		مولانا شہزاد عنبر عطاری مدنی
15	مدنی مذاکرے کے سوال جواب	غوث پاک عربی تھے یا عجمی؟ مع دیگر سوالات	امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطاری مدنی
17	دارالافتاء اہل سنت	کیا نابالغ پر سجدہ تلاوت لازم ہوتا ہے؟ مع دیگر سوالات	مفتی فضیل رضا عطاری
19	مختلف مضامین	اسلام ہی مکمل ضابطہ حیات ہے (قسط: 03)	نگران شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری
21	ناکام لوگوں کی 23 نشانیاں		مولانا ابورجب محمد آصف عطاری مدنی
23	شرائط نماز کی حکمتیں		مولانا ابراہیم اختر القادری
25	جنتی بالا خانے دلانے والی نیکیاں		مولانا شہزاد یونس عطاری مدنی
27	اللہ پاک کی عبادت کی تعلیم		مولانا سید بہرام حسین عطاری مدنی
29	اسلام کا نظام طہارت و نفاثات (قسط: 01)		مولانا فرمان علی عطاری مدنی
32	بزرگان دین کے مبارک فرامین		مولانا ابو شیبان عطاری مدنی
33	تاجروں کے لیے	احکام تجارت	مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی
35	بزرگان دین کی سیرت	حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام (قسط: 01)	مولانا ابو عبید عطاری مدنی
37		حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ	مولانا عدنان احمد عطاری مدنی
39		غوث پاک اور علم حدیث	مولانا گل فراز عطاری مدنی
41		خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا سید احمد اشرف کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ	مولانا ابوجامد محمد شاہد عطاری مدنی
43		اپنے بزرگوں کو یاد رکھیے	مولانا ابوجامد محمد شاہد عطاری مدنی
45	قارئین کے صفحات	نئے لکھاری	شبیر رضا/محمد حسن رضا/عبدالاحد عطاری
50		آپ کے تاثرات	
51	بچوں کا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“	گھر والوں کو سلام کرو، برکت پاؤ!	مولانا محمد جاوید عطاری مدنی
52		بارگاہ رسالت سے قوتِ حافظہ کی بخشش	مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی
53		نبیل کی نصیحت	مولانا حیدر علی مدنی
55		بچوں کے اسلامی نام	
57		سفر اور بچے	مولانا حافظ حفیظ الرحمن عطاری مدنی
59	اسلامی بہنوں کا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“	اپنا وقار بنائیے	اُنم میلاد عطاریہ
61		عزّت نسواں اور اسلام	مولانا احمد رضا عطاری مدنی
63		اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل	مفتی فضیل رضا عطاری
64	اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے!	دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں	مولانا حسین علاء الدین عطاری مدنی

چنانچہ سورۃ ال عمران میں ہے: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے۔⁽²⁾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب بھی کوئی نئی وحی نازل ہوتی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے فوری طور پر لوگوں کو سناتے۔ کئی مواقع پر قرآن نے خود اس عمل کو بیان کیا۔ مثلاً سورۃ القیامۃ میں ہے: ﴿لَا تَحْزَنْكَ بِهِ لِسَانَكَ لِتَتَعَجَّلَ بِهِ﴾ (۱) اِن عَلَيْنَا جَنَعَهُ وَقُرْآنَهُ﴾ ترجمہ کنز الایمان: تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو بیشک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔⁽³⁾

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انداز تلاوت، وقار، ترتیب، ٹھہراؤ اور تاثیر صحابہ کے دلوں کو لرزادیتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت جیسے قاریان وحی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے براہ راست قرآن سنتے اور آگے امت کو پہنچاتے۔ تلاوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ خصوصیت محض ادائیگی کلمات نہ تھی بلکہ ایک دعوتی عمل تھا جس میں حکمت، تدبیر، تعلیم، اصلاح اور بصیرت شامل تھی۔ سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لَتَقَرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مَكْنً﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور قرآن ہم نے جدا جدا کر کے اتارا کہ تم اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔⁽⁴⁾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاوت قرآن میں ایسی تاثیر تھی کہ کفار بھی بعض اوقات چھپ کر سنا کرتے اور ایک بار سورۃ النجم کی تلاوت پر کفار مکہ بھی سجدے میں جا گرے، ایک مرتبہ کفار مکہ نے عتبہ بن ربیعہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات کرنے اور اسلام کی تبلیغ روکنے پر آمادہ کرنے کے لیے بھیجا، جب اس نے اپنا مدعا بیان کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ حم السجدۃ کی تلاوت شروع فرمادی۔ آپ تلاوت فرماتے رہے اور عتبہ تعجب خیز انداز میں اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے آپ کو دیکھتا رہا اور آپ کی تلاوت سنتا رہا، جب آپ اس آیت ﴿فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ صَبْعَةً مِّثْلَ صَبْعَةِ عَادٍ وَ ثُمُودَ﴾



آمد مصطفیٰ کے قرآنی مقاصد (قسط: 02)

مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مدنی

قرآن کی تلاوت

انبیائے کرام کی بعثت کا ایک نمایاں مقصد ہمیشہ یہ رہا ہے کہ وہ اللہ کے نازل کردہ کلام کو انسانوں تک پہنچائیں۔ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی یہ فریضہ سونپا گیا اور اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقاصد بعثت میں شمار فرمایا چنانچہ قرآن کریم میں کئی مقامات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے جن فرائض کا ذکر کیا گیا ہے، ان میں ”تلاوت آیات“ کو نہایت نمایاں حیثیت دی گئی ہے۔ سورۃ البقرۃ میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے۔⁽¹⁾

یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی جسے اللہ کریم نے قبول فرمایا اور اپنا پیارا محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں مبعوث فرمایا،

مبارک کا مقصد باطل پر حجت قائم کرنا اور حق کو غالب کرنا تھا۔ آپ ﷺ نے عملی میدان میں ظلم، شرک، جہالت اور استبداد کے خلاف جہاد کیا، معاشرتی و قانونی نظام قائم کیا اور اللہ کے دین کو عملی شکل دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حجت نہ صرف عربوں پر، بلکہ یہود، نصاریٰ، منافقین، مشرکین اور دنیا کی بڑی تہذیبوں پر بھی قائم کی۔ سورۃ الفرقان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ”الفرقان“ یعنی حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والے قرآن کریم کا مقصد نزول فرمایا گیا: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الَّذِي كَذَّلَ الْفُزُقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا﴾ (۱) ترجمہ کنز الایمان: بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اُتار اقرآن اسے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سناتا والا ہو۔ (۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ذریعے اتمامِ حجت کا یہ عمل مکمل ہوا، جیسا کہ سورۃ المائدہ میں فرمایا گیا: ﴿قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ﴾ (۱) بَيِّنَاتٍ بِهَا اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ ﴿۲﴾ ترجمہ کنز الایمان: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم) آیا اور روشن کتاب اللہ اس سے ہدایت دیتا ہے اُسے جو اللہ کی مرضی پر چلا سلا متی کے راستے۔ (۱۰)

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اتمامِ حجت کی سب سے بڑی مثال آپ کی وفات سے پہلے کا خطبہ حجۃ الوداع ہے، جس میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ سن لو! کیا میں نے (پیغام) پہنچا دیا؟ سب صحابہ نے کہا: نَعَمْ! تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ لِيْ اِنَّ اِلٰهًا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ (۱۱)

آج بھی مسلمان اسی مقصدِ بعثتِ رسول کے وارث ہیں۔ دعوت، اِبلّٰغ، عدل، حکمت اور استقامت کے ذریعے انہیں حق کی بالادستی قائم کرنا ہے اور دنیا کو بتانا ہے کہ حق، اَمْن، انصاف اور ہدایت کہاں ہے۔

کِتمانِ حق کا پردہ چاک کرنا اور نورِ وحی کا ظہور

جب دنیا فتنہ تاریخ پر باطل کی دھند میں گم ہو چکی تھی اور اہل کتاب کی وہ جماعتیں، جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور صحائف بھیجے تھے، ہدایت کے نگہبان کی بجائے خود دگر گم ہو گئے تھے، تب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ایک

(ترجمہ کنزالایمان: پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ایک کڑک سے جیسی کڑک عاد اور شمود پر آئی تھی۔) پر پہنچے تو عتبہ نے اپنا ہاتھ آپ کے دہن مبارک پر رکھ دیا اور آپ کو قسم دے کر کہنے لگا: آپ آگے نہ پڑھیں ہم پر رحم فرمائیں۔ اسے ڈر ہوا کہ کہیں قوم عاد و شمود کی طرح یہاں بھی کوئی عذاب نہ آجائے، اس کے بعد بھی آپ نے تلاوت جاری رکھی۔ آیت سجدہ پڑھنے کے بعد آپ نے سجدہ تلاوت بھی ادا فرمایا، اس کے بعد ختم سورہ تک تلاوت فرمائی اور عتبہ سے فرمایا کہ اے عتبہ! تمہیں جو سنا تھا وہ سن چکے، باقی تمہیں اختیار ہے۔ عتبہ جب آپ کے پاس سے رخصت ہوا تو اس کے چہرے پر ہوا سناں اڑی ہوئی تھیں۔ (5)

اتمامِ حجت اور کلمہ حق کی سر بلندی

بعثت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ایک نہایت اہم اور فیصلہ کن مقصد یہ تھا کہ باطل کے خلاف مکمل اتمامِ حجت ہو جائے اور حق کا بول بالا ہو۔ قرآن کریم واضح کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بعثت اور آپ کے وعظ و نصیحت اور اخلاقی تعلیمات میں ایک فیصلہ کن حجت تھی، جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے حق و باطل میں فرق واضح کر دیا۔ اس کے بعد کسی کے لیے عذر باقی نہیں رہتا اور پھر جو حق کو قبول نہ کرے، وہ خود اپنی ضد اور گمراہی کا ذمہ دار ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا: ﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ (۵) ترجمہ کنز الایمان: اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک (ہم ان میں) رسول نہ بھیج لیں۔ (۶)

اسی طرح سورۃ النساء میں فرمایا: ﴿رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِّئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ﴾ ﴿١﴾ ترجمہ کنز الایمان: رسول خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے کہ رسولوں کے بعد اللہ کے یہاں لوگوں کو کوئی عذر نہ رہے۔ (7) یہی اتمام حجت بعثت محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ذریعے اپنے کمال کو پہنچا، جیسا کہ سورۃ الصف میں فرمایا گیا: ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ﴾ ﴿١﴾ ترجمہ کنز الایمان: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے پڑے بُرا مانیں مشرک۔ (8)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے وہ علم لوگوں کو عطا کیا جس سے وہ آزادانہ طریقے سے حق اور باطل میں تمیز کر سکیں۔ فرمایا: ﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكُنُوتُنَّ قَنَظًا ۚ وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کر دینا اور نہ چھپانا تو انہوں نے اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے چھپک دیا۔⁽¹⁴⁾

جب اہل کتاب نے یہ عہد توڑا، تب رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس غلاء کو پورا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ صرف حق کو ظاہر کرنے والے تھے بلکہ آپ نے رحم، حکمت اور حلم کے ساتھ ان لوگوں کو ہدایت دی، جنہوں نے سچائی کو جھوٹ میں گم کر دیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کے اس عظیم مقصد کا تقاضا ہے کہ آج اُمت بھی حکمت، علم، نرمی اور استقامت کے ساتھ حق کو ظاہر کرے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا۔ یہی اس اُمت کا شرف ہے، یہی اس کا فرض اور یہی اس کا فلاح کا راستہ۔

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

- (1) پ1، البقرة: 129 (2) پ4، آل عمران: 164 (3) پ29، القصص: 16، 17
(4) پ15، بنی اسرائیل: 106 (5) دلائل النبوة للبيهقي، 2/ 203 (6) پ15، بنی اسرائیل: 15 (7) پ6، النساء: 165 (8) پ28، الصف: 9 (9) پ18، الفرقان: 1
(10) پ6، المائدة: 15، 16 (11) بخاری، 3/ 140، حدیث: 4403 (12) پ2، البقرة: 159 (13) پ6، المائدة: 15 (14) پ4، آل عمران: 187۔

اگست 2025ء میں امیر اہل سنت کی جانب سے مرحومین کے لواحقین اور مریضوں کے نام جاری ہونے والے دعائیہ پیغامات کی رپورٹ

شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اگست 2025ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیۃ (اسلام ریسرچ سینٹر) کے شعبہ ”پیغامات عطار“ کے ذریعے تقریباً 3107 پیغامات جاری فرمائے جن میں 518 تعزیت کے، 2394 عیادت کے جبکہ 195 دیگر پیغامات تھے۔ ان پیغامات میں امیر اہل سنت نے بیماروں کی صحت یابی کے لیے دعائیں فرمائیں جبکہ مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے مرحومین کے لیے مغفرت اور بلند درجات کے لئے دعائیں کیں۔

ایسا رسول بنا کر بھیجا جو کتمان حق کے پردے چاک کرتا ہے اور وحی کی روشنی کو ہر جانب پھیلا دیتا ہے۔

اہل کتاب، خاص طور پر یہود و نصاریٰ، وہ قومیں تھیں جنہیں اللہ نے تورات اور انجیل کی شکل میں ہدایت عطا فرمائی تھی۔ مگر ان اقوام نے انبیائے کرام کے پیغام کو چھپایا، اس میں من پسند تاویلات کیں اور رسول آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی وہ واضح نشانیاں جو ان کی کتابوں میں درج تھیں، انہیں پردہ تعصب اور حسد کے نیچے دفن کر دیا۔ قرآن مجید ان کے اس طرز عمل کی پرزور مذمت کرتا ہے اور فرماتا ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۖ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّعْنُونَ﴾ (١٠٠) ترجمہ کنز الایمان: بے شک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ لوگوں کے لیے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے ان پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت۔⁽¹²⁾

یہی کتمان اور تحریف جب دین کے نام پر پھیلنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپ کو وہ نور عطا فرمایا جس کے ذریعے حق کو واضح کرنا اور چھپائے گئے دین کو نمایاں کرنا ممکن ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يَا هَلْ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ۖ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ﴾ (٢٤) ترجمہ کنز الایمان: اے کتاب والو بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالی تھیں اور بہت سی مُعاف فرماتے ہیں بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔⁽¹³⁾

یہاں ”نور“ سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس ہے اور ”کتاب مبین“ سے مراد قرآن مجید۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ صرف ایک مبلغ تھے بلکہ ”ظلمات“ کو چیرنے والا چراغ ہدایت تھے، جن کی نظر باطن تک جاتی تھی اور جن کی زبان وحی کے مطابق صداقت کی روشنی پھیلاتی تھی۔

قرآن مجید نے ان تمام پہلوؤں کو، جنہیں اہل کتاب نے یا تو چھپایا تھا یا مسخ کر دیا تھا، نہایت واضح انداز میں دوبارہ اُجاگر کیا۔

لو مدینے کا پھول لایا ہوں
میں حدیثِ رسول لایا ہوں

شرح حدیثِ رسول

رزق اور عمر میں اضافہ

(Increase in sustenance and lifespan)

مولانا ابورجب محمد آصف عظیمی مدنی

نَسِئْتَهُ کہا جاتا ہے کہ وہاں مال دیر سے ملتا ہے۔ اُثر کہتے ہیں نشانِ قدم کو، مرنے سے نشانِ قدم جاتے رہتے ہیں کہ پھر انسان چلتا پھرتا نہیں۔ پھر زندگی کو اثر کہنے لگے کہ زندگی میں نشانِ قدم زمین پر پڑتے ہیں۔ موت میں دیر لگانے سے مراد ہے عمر دراز ہونا، یعنی جو رزق میں بَرَکت عمر میں درازی چاہے وہ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرے۔⁽³⁾

حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: عمر میں اضافے کا تعلق لوحِ محفوظ میں لکھی ہوئی اس عمر سے ہے کہ جو فرشتوں کو معلوم ہے۔ مثلاً: فرشتوں کو لوحِ محفوظ پر یہ دکھایا جاتا ہے کہ اس آدمی کی عمر ساٹھ 60 برس ہے لیکن اگر اس نے صلہِ رحمی کی تو اس کی عمر میں چالیس 40 سال کا اور اضافہ کر دیا جائے اور اللہ کریم کو علم ہوتا ہے کہ یہ صلہِ رحمی کرے گا یا نہیں! لیکن مخلوق کو معلوم نہیں ہوتا۔ جب وہ صلہِ رحمی کرتا ہے تو لوحِ محفوظ میں لکھی ہوئی عمر میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ تو یہ زیادتی مخلوق کے علم کے لحاظ سے ہے اللہ پاک کے علم کے اعتبار سے نہیں۔⁽⁴⁾

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: عمر میں زیادتی سے ایک مُراد نیک اولاد بھی ہے جو اس کے لیے دعا کرنے والی اور اس کی نیک نامی کو زندہ رکھنے والی

مسلم شریف میں ہے کہ رَحْمَتِ عالم، نورِ مجسم، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبَسِّطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحْمَتَهُ ترجمہ: جسے یہ پسند ہو کہ اس کے رِزق میں وسعت ہو اور عمر میں اضافہ ہو، اسے چاہیے کہ صلہِ رحمی کرے۔⁽¹⁾

اس فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رزق اور عمر میں اضافے کا نبوی نسخہ بتایا گیا ہے اور وہ ہے رشتہ داروں سے حسنِ سلوک! اپنا فائدہ چاہنا انسانی فطرت کا تقاضا ہے لہذا جس عمل پر اس کا فائدہ موقوف ہو وہ کام کرنے میں اسے رغبت ہو جاتی ہے۔ اس روایت میں رزق میں فراخی اور عمر میں اضافہ موقوف جبکہ رشتہ داروں سے حسنِ سلوک موقوف علیہ ہے۔ ان تینوں کے بارے میں وضاحتی کلام یہاں پیش کیا جا رہا ہے:

① رِزق میں وسعت

رِزق بڑھنے سے مراد دراصل اس میں بَرَکت ہے کیونکہ صلہِ رحمی صدقہ ہے اور صدقہ مال کو بڑھاتا اور اس میں اضافہ کرتا ہے۔⁽²⁾

② عمر میں اضافہ

اس حدیثِ پاک میں ”يُنْسَأُ فِي أَثَرِهِ“ فرمایا ہے يُنْسَأُ نَسَاء سے ہے۔ نَسَاء کہتے ہیں دیر لگانے کو اس لیے ادھار کو

(5)

موقوف کیا گیا ہے وہ صلہ رحمی کرنا ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ ذی رحم ہو یا وارث و جانشین ہو یا پھر قریبی رشتے دار ہر ایک سے صلہ رحمی و حسن سلوک کرنا ہے اور یہ صلہ رحمی (موقع کے مطابق) کبھی مال سے ہوتی ہے، کبھی خدمت سے اور کبھی میل جول سے ہوتی ہے۔⁽¹¹⁾

مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض علما نے اس حدیث کو ظاہر پر حمل کیا ہے (یعنی حدیث کے ظاہری معنی مراد لئے ہیں) یعنی یہاں قضا مُعَلَّن مراد ہے کیونکہ قضا مُبرم ٹل نہیں سکتی۔ (قضا سے مراد یہاں قسمت ہے۔ قضا کی اقسام اور اس کے بارے میں تفصیلات جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہار شریعت جلد اول صفحہ 14 تا 17 کا مطالعہ کیجئے)

صلہ رحمی کی صورتیں

قرآن پاک میں ہے: ﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔⁽¹²⁾

ایک اور فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی صلہ رحمی کی فضیلت بیان کی گئی ہے: رشتے جوڑنا گھر والوں میں محبت، مال میں برکت اور عمر میں درازی ہے۔⁽¹³⁾

12 ہزار درہم رشتے داروں کو بانٹ دیئے

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت سپینا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی خدمت میں 12 ہزار درہم بھیجے تو انہوں نے یہ رقم اپنے رشتے داروں میں تقسیم کر دی۔⁽¹⁴⁾

شرح بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”صلہ رحمی کی مختلف صورتیں ہیں: مثلاً ﴿ان کو ہدیہ و تحفہ دینا﴾ ان کی امداد و اعانت کرنا ﴿ان کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آنا﴾ انہیں سلام کرنا ﴿ان کے ساتھ ملاقات کرنا﴾ ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا ﴿ان کے ساتھ خط و کتابت رکھنا، غرضیکہ ہر وہ اچھا فعل جس سے جانین میں محبت و اُلفت

﴿عَلَامَہ بَدْر الدِّین عَیْنِی رَحْمَۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”عمر میں زیادتی کا معنی یہ ہے کہ مرنے کے بعد بھی دنیا میں اس شخص کا ذکر جمیل باقی رہے گا اور لوگوں کی زبانوں پر اس کی تعریف رہے گی تو گویا کہ مرنے کے بعد بھی وہ نہیں مرا، اب یہ تعریف چاہے اس بنا پر ہو کہ اس نے لوگوں کو ایسا علم پہنچایا جس سے ان کو نفع حاصل ہوا یا اس نے صدقہ جاریہ کیا ہو یا اپنے پیچھے نیک اولاد چھوڑ گیا ہو۔“⁽⁶⁾

﴿ارشاد الساری شرح بخاری میں ہے: عمر میں اضافے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے جسم میں قوت و طاقت حاصل ہو جاتی ہے، یا پھر اس کی اچھی شہرت اور نیک نامی لوگوں کی زبانوں پر باقی رہتی ہے گویا وہ مرا ہی نہیں۔ یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ اگر یہ شخص صلہ رحمی کرے گا تو اس کی عمر اور رزق اتنے ہوں گے، اور اگر قطع رحمی کرے گا تو اتنے ہوں گے۔ الترغیب والترہیب میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم، رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”بیشک انسان صلہ رحمی کرتا ہے حالانکہ اس کی عمر میں صرف تین دن باقی ہوتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں تیس سال کا اضافہ فرمادیتا ہے۔ اور بیشک ایک شخص قطع رحمی کرتا ہے حالانکہ اس کی عمر میں تیس سال باقی ہوتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر کو گھٹا دیتا ہے یہاں تک کہ صرف تین دن باقی رہ جاتے ہیں۔“⁽⁷⁾

3 صلہ رحمی

صلہ کے معنی ہیں: اِیْصَالُ نَوْعٍ مِّنْ اَنْوَاعِ الْاِحْسَانِ یعنی کسی بھی قسم کی بھلائی اور احسان کرنا۔⁽⁸⁾ اور رحم سے مراد: قرابت، رشتہ داری ہے۔⁽⁹⁾ بہار شریعت میں ہے: صلہ رحمی کے معنی: رشتے کو جوڑنا ہے یعنی رشتے والوں کے ساتھ نیک اور سلوک (یعنی بھلائی) کرنا۔⁽¹⁰⁾

اس حدیث پاک میں رزق و عمر میں اضافے کو جس عمل پر

دارجن سے نسبی رشتہ ہونے کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو) ان کے بعد بقیہ رشتے والوں کا علی قدر مراتب۔ (یعنی رشتے میں نزدیکی کی ترتیب کے مطابق) (18)

رشتہ داروں سے حسن سلوک کے سماجی فوائد

✽ خاندان مضبوط ہوتا ہے ✽ آپس کے تعلقات بہتر ہونے سے خاندان میں اتحاد، محبت اور تعاون بڑھتا ہے ✽ سماجی ہم آہنگی قائم رہتی ہے ✽ اگر کوئی مصیبت، بیماری یا مالی تنگی آجائے تو رشتہ دار ہی سب سے پہلے مدد کو پہنچتے ہیں ✽ جب بچے اپنے بڑوں کو رشتہ داروں کے ساتھ اچھے تعلقات رکھتے دیکھتے ہیں تو ان میں بھی ایثار، ہمدردی اور صلہ رحمی کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ اللہ کریم ہمیں مسلمانوں بالخصوص رشتہ داروں سے حسن سلوک کی توفیق عطا فرمائے۔

اُمّینِ نبیہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

(1) مسلم، ص 1062، حدیث: 6524 (2) ارشاد الساری، 5/33، تحت الحدیث: 2067 (3) امرأة المناجیح، 6/520 (4) شرح مسلم للنووی، 16/114 (5) اشعة الملعات، 4/109 (6) عمدة القاری، 15/154، تحت الحدیث: 5985 (7) ارشاد الساری، 5/33، تحت الحدیث: 2067 (8) الزواجر عن اقتراف الکبائر، 2/156 (9) لسان الغرب، 1/1613 (10) بہار شریعت، 3/558 (11) ارشاد الساری، 5/33، تحت الحدیث: 2067 (12) پ 4، النماء: 1 (13) ترمذی، 3/394، حدیث: 1986 (14) اسد الغابہ، 7/140 (15) فیوض الباری، 8/43 (16) بخاری، 4/98، حدیث: 5991 (17) تنبیہ الغافلین، ص 73 (18) رد المحتار، 9/678۔

ہفتہ وار رسائل کی کارکردگی (اگست 2025ء)

شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ ہر ہفتے ایک مدنی رسالہ پڑھنے / سننے کی ترغیب دلاتے اور پڑھنے / سننے والوں کو دعاؤں سے نوازتے ہیں۔

اگست 2025ء میں دیئے گئے 04 مدنی رسائل کے نام اور ان کی کارکردگی پڑھنے: (1) تفسیر نور العرفان سے 95 مدنی پھول (قط: 06): 17 لاکھ، 84 ہزار 614 (2) سجدے کے فضائل: 16 لاکھ، 82 ہزار 385 (3) امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی 25 باتیں ”ایک عاشق کے قلم سے“: 20 لاکھ، 70 ہزار 782 (4) اربعین عطار قط: 19:03 لاکھ، 42 ہزار 872۔

پیدا ہو صلہ رحم ہے۔ بہتر یہ ہے ملاقات میں ناغہ کرے، ایک دن ملے تو دوسرے دن نہ جائے کہ اس طرح محبت و اُلفت زیادہ ہوتی ہے۔ نیز صلہ رحمی اسی کا نام نہیں کہ جب وہ اچھی طرح پیش آئیں تب ہی ان سے اچھائی کی جائے بلکہ صلہ رحمی تو یہ ہے کہ اگر وہ سختی اور بے اعتنائی برتیں تو ان کے ساتھ نرمی اور بردباری سے پیش آیا جائے۔ (15)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: رشتہ جوڑنے والا وہ نہیں جو بدلہ چکائے بلکہ جوڑنے والا وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ توڑا جائے تو وہ اسے جوڑ دے۔ (16)

صلہ رحمی کرنے کے 10 فائدے

حضرت سیّدنا فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صلہ رحمی کرنے کے 10 فائدے ہیں: 1 اللہ پاک کی رضا حاصل ہوتی ہے 2 لوگوں کی خوشی کا سبب ہے 3 فرشتوں کو مسرت ہوتی ہے 4 مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے 5 شیطان کو اس سے رنج پہنچتا ہے 6 عمر بڑھتی ہے 7 رزق میں برکت ہوتی ہے 8 فوت ہو جانے والے آباء و اجداد (یعنی مسلمان باپ دادا) خوش ہوتے ہیں 9 آپس میں محبت بڑھتی ہے 10 وفات کے بعد اس کے ثواب میں اضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگ اس کے حق میں دُعاے خیر کرتے ہیں۔ (17)

رشتہ داروں کے درجات

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت جلد 3 صفحہ 559 پر لکھتے ہیں: احادیث میں مُطلقاً (یعنی بغیر کسی قید کے) رشتہ والوں کے ساتھ صلہ (یعنی سلوک) کرنے کا حکم آتا ہے، قرآن مجید میں مُطلقاً (یعنی بلا قید) ذوی القربیٰ (یعنی قرابت والے) فرمایا گیا مگر یہ بات ضرور ہے کہ رشتے میں چونکہ مختلف درجات ہیں (اسی طرح) صلہ رحم (یعنی رشتہ داروں سے حسن سلوک) کے درجات میں بھی تفاوت (یعنی فرق) ہوتا ہے۔ والدین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، ان کے بعد ذورحم محرم کا، (یعنی وہ رشتہ

رسول اللہ ﷺ کی حکمت عملیاں

(Strategic Methods of Propagation)

مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مدنی* (رحمہ اللہ)

صبر و استقامت؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوتی حکمت

کاستون

دعوت دین کی راہ میں مشکلات، انکار، استہزا، ظلم اور مزاحمت ایک عام سامعہ ہے، مگر جو داعی صبر و استقامت سے کام لیتا ہے، وہی اپنے مشن میں کامیاب ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ صبر و استقامت کی بے مثال داستان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ صرف خود ظلم برداشت کیا، بلکہ اپنے تابعین کو بھی حوصلہ دیا کہ وہ دین کی راہ میں ثابت قدم رہیں۔ صبر، درحقیقت، دعوت کی روح ہے، اور استقامت اس کا دل۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلد بازی کرتے یا مکہ کے ظلم سے گھبرا کر دعوت کا مشن ترک کر دیتے تو دین اسلام کا نور عالمگیر نہ ہوتا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے متعدد مواقع پر صبر کی تلقین کی اور اسے انبیاء کی سنت قرار دیا: ﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: تو تم صبر کرو جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا۔⁽¹⁾

یہ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس وقت دیا گیا جب کفار مکہ کی طرف سے ظلم و ستم کی شدت بڑھ رہی تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صبر نہ صرف اخلاقی صفت ہے، بلکہ نبوی

دعوت کا ایک بنیادی جز بھی ہے۔

مکہ مکرمہ کے ابتدائی تیرہ سال کا دور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کے لیے سخت آزمائشوں کا تھا۔ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کو دھکتے انگاروں پر لٹایا گیا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو گرم ریت پر گھسیٹا گیا، اور حضرت سمیہ و حضرت یاسر رضی اللہ عنہما کو شہید کیا گیا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سب کو صبر کی تلقین کی۔ طائف کا واقعہ صبر کی ایک انتہائی بلندی کی مثال ہے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتھر مار کر لہولہان کر دیا گیا، مگر آپ نے بددعا کے بجائے ہدایت کی دعا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی: ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ“ یعنی اے اللہ! میری قوم کو معاف کر دے، کیونکہ وہ جانتے نہیں۔⁽²⁾

دین کی دعوت میں صبر کا مطلب یہ ہے کہ مبلغ فوری نتائج کی امید نہ رکھے، بلکہ وہ مسلسل، تدریجی اور پرامن جدوجہد کو اپنائے۔ سخت لہجے، طنز یا رد عمل کے بجائے دلائل، نرم گفتاری اور ثابت قدمی سے اپنا مشن جاری رکھے۔ موجودہ دور میں بھی جب اسلاموفوبیا، الحاد یا معاشرتی مزاحمت کا سامنا ہو تو داعی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سے سیکھ کر صبر و استقامت

مقبولیت نہیں پاتے، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے برعکس حکمت، شفقت اور خوش اخلاقی کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں اپنے پیغام کے لیے جگہ بنائی۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ“ یعنی نرمی جس چیز میں ہوتی ہے، اسے زینت بخشتی ہے اور جس سے نکال دی جائے، اسے بد صورت بنادیتی ہے۔⁽⁵⁾ یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ نرمی کوئی کمزوری نہیں بلکہ جمال ہے، دعوتِ دین کے حسن کا اہم ترین عنصر ہے۔

آج جب معاشرہ اختلافات، تعصب اور نفرت کا شکار ہے، تو ایک مبلغ کے لیے لازمی ہے کہ وہ زبان اور لہجے کی نرمی کو اپنائے۔ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا عملی ماڈل ہے، جس میں نہ صرف بات کا اثر تھا بلکہ دلوں کو مسخر کر لینے والی مٹھاس بھی۔

مخاطب کی ذہنی سطح کا لحاظ تبلیغ دین کے مؤثر انداز میں سب سے بنیادی اصول یہ ہے کہ مبلغ، مخاطب کے فکری، علمی اور ذہنی پس منظر کو سمجھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت ہمیں اس اصول کی کامل مثال فراہم کرتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر فرد، قوم یا قبیلے کو اس کے مزاج، علمی درجے اور ذہنی افق کے مطابق دعوت دی۔ اس حکمتِ عملی کی تبلیغی اہمیت اس میں ہے کہ بات مخاطب کی فہم کے دائرے میں آتی ہے تو قبولیت کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ یہی وہ راز ہے جسے قرآن کریم نے یوں بیان کیا: ﴿ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر (سے)⁽⁶⁾ یہاں ”حکمت“ کا مفہوم ہی یہ ہے کہ ہر بات اس کی جگہ، وقت اور سمجھنے والے کی استعداد کے مطابق کہی جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ میں اس حکمتِ عملی کی بے شمار مثالیں ہیں۔ جیسا کہ ایک نوجوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر زنا کی اجازت طلب کرتا ہے۔ صحابہ

کی روش اپنانی چاہیے، جیسا کہ سورہ فُصِّلَتْ میں فرمایا گیا: ﴿وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور نیکی اور بدی برابر نہ ہو جائیں گی اسے سُننے والے برائی کو بھلائی سے ٹال۔⁽³⁾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت یہ سکھاتی ہے کہ صبر صرف ظلم سہنے کا نام نہیں، بلکہ اپنے موقف پر استقامت کے ساتھ قائم رہنا اور باطل کے سامنے ڈٹے رہنا بھی صبر ہے۔ چنانچہ تبلیغی مشن کی کامیابی کے لیے صبر و استقامت بنیادی روح ہیں۔

نرمی زبان اور لہجے میں اعتدال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغی حکمتِ عملی تبلیغ دین کی راہ میں لازمی طور پر اختیار کی جانے والی حکمتِ عملیوں میں سے ایک زبان کی نرمی اور لہجے کا اعتدال بھی ہے۔ یہ ایک ایسی حکمتِ عملی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام کو دلوں میں اتارا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوتی زندگی میں نرمی، شگفتگی اور دلسوزی نمایاں اوصاف تھے، جنہوں نے سخت دل دشمنوں کو بھی متاثر کیا۔ زبان کی سختی اور لہجے کی تندہی دلوں کو دور کرتی ہے، جب کہ نرمی دلوں میں محبت پیدا کرتی اور قبولیت کا در کھولتی ہے۔

ایک دیہاتی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیشاب کرنے لگا، صحابہ کرام نے اسے روکنے کی کوشش کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ﴿لَا تُزِرُّمُوهُ دَعْوَاهُ﴾ یعنی اسے مت روکو، اسے چھوڑ دو۔ جب وہ فارغ ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگوایا اور صفائی کروائی، پھر نرمی سے اسے سمجھایا کہ یہ اللہ کا گھر ہے، یہاں ایسی چیز جائز نہیں۔⁽⁴⁾

نیکی کی دعوت میں عملی تطبیق یہ ہے کہ آج کا مبلغ اپنے الفاظ اور اندازِ گفتگو پر کڑی نظر رکھے۔ بہت دفعہ سخت لہجے میں کی گئی اہم بات بھی رد ہو جاتی ہے جبکہ نرمی سے کہی گئی معمولی بات بھی دل میں گھر کر جاتی ہے۔ بہت سے لوگ اپنے علم کے باوجود محض سختی اور تحقیر آمیز انداز کی وجہ سے لوگوں کے ہاں

ربیعہ بن عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ وہ قبیلہ قریش کے سرداروں کے پاس جا کر کہتے: اے بنی فلاں! میں اللہ کا رسول ہوں، تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔⁽⁸⁾

جب طائف کے سرداروں نے اجتماعی طور پر رد کیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف کے تین بڑے اشراف سے فرداً فرداً بات کی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اگر اجتماعی دعوت کا ماحول سازگار نہ ہو تو انفرادی طور پر دلوں میں راہ تلاش کی جائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دارِ ارقم کو مرکز بنا کر وہاں ایک ایک فرد کو تربیت دی۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ، حضرت خباب رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ جیسے افراد انفرادی دعوت کے نتیجے میں ایمان لائے۔

آج کے دور میں انفرادی دعوت کا طریقہ اسکول، دفاتر، اسپتال، سوشل میڈیا اور ذاتی ملاقاتوں میں مؤثر انداز سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ دعوت کا یہ طریقہ خاص طور پر ان افراد کے لیے مفید ہے جو معاشرتی دباؤ کی وجہ سے کھلے عام حق بات سننے یا تسلیم کرنے سے گھبراتے ہیں۔ انفرادی دعوت میں مبلغ کو یہ موقع ملتا ہے کہ وہ سامع کی ذاتی کیفیت، ذہنی سطح اور دلچسپیوں کو مد نظر رکھ کر پیغام دے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا۔

صفحات کا دامن اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبلغانہ حکمتِ عملیاں مزید لکھ سکیں، اللہ رب العزت ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکیمانہ تعلیمات پر عمل کرنے اور ان حکمتِ عملیوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(1) پ 26، الاحقاف: 35 (2) بخاری، 2/ 468، حدیث: 3477 (3) پ 24، فصلت: 34 (4) مسلم، ص 133، حدیث: 661 (5) مسلم، ص 1073، حدیث: 6602 (6) پ 14، النحل: 125 (7) مسند احمد، 8/ 285، حدیث: 22274 (8) دیکھیے: مسند امام احمد، 5/ 424، حدیث: 16025۔

کرام اسے جھڑکنے لگے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے قریب بلایا، نرمی سے سوالات کیے: کیا تو یہ اپنی ماں، بہن، بیٹی یا بیوی کے لیے پسند کرے گا؟ نوجوان نے ہر بار نہیں کہا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو بھی دوسروں کے لیے وہی پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔⁽⁷⁾ یہ اسلوب نفسیاتی اور ذہنی درجہ فہم کو مد نظر رکھتے ہوئے اختیار کیا گیا۔

یہ حکمتِ عملی آج کے دور میں بھی نہایت مؤثر ہے۔ اگر مبلغ کسی نوجوان سے گفتگو کر رہا ہو تو اس کے رجحانات اور سوالات کو سمجھے بغیر کوئی بات دل میں نہیں اترے گی۔ اسی طرح کسی دانشور، سائنس دان یا عام مزدور سے یکساں انداز میں بات کرنا حکمت سے خالی ہے۔ ہر فرد سے اُس کی عقل، تربیت اور سماجی حیثیت کے مطابق بات کرنا ہی نبوی طرزِ دعوت ہے۔

انفرادی ملاقاتوں کے ذریعے دعوت تبلیغِ دین کا بنیادی مقصد صرف پیغام پہنچانا نہیں بلکہ دلوں کو قائل کرنا اور فکروں کو بدلنا ہے۔ اس کے لیے ایک مؤثر حکمتِ عملی ”انفرادی دعوت“ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابتدا میں دینِ اسلام کی دعوت اپنے قریبی افراد کو دی۔ سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو انفرادی طور پر ایمان کی دعوت دی، اور سب نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اسلام قبول کیا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خود بھی انفرادی دعوت کے ماہر بن گئے اور ان کی دعوت سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن عوام، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت طلحہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم جیسے بڑے صحابہ کرام اسلام میں داخل ہوئے۔

موسم حج کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ اور عرفات میں قبیلوں کے خیموں میں جاتے، ان کے سرداروں سے اکیلے ملتے اور دینِ اسلام کی دعوت پیش کرتے۔ حضرت

میں معالج مریض کا مسئلہ ختم ہی نہیں کرتا بلکہ اس کی منفی سوچ کی جگہ مثبت سوچ، غلط عادت کی جگہ اچھی عادت اور بُرے کردار کی جگہ اچھے کردار کو رکھ دیتا ہے۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مبارک سیرت میں اس طریقہ علاج کی بھی کئی مثالیں موجود ہیں، مثلاً

③ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ جن کے معاشی حالات بہت کمزور تھے، وہ ایک دن پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور مدد کا سوال کیا۔ (انہوں نے سوال اگرچہ مالی امداد کا کیا تھا، لیکن غیبیوں پر خبر دار نبی، رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ والہ وسلم جانتے تھے کہ ان کی اصل ضرورت مال نہیں کوئی اور چیز ہے) چنانچہ فرمایا: کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز نہیں ہے؟ عرض کیا: ہمارے پاس ایک چٹائی ہے جو ہم آدمی نیچے بچھا لیتے ہیں، آدمی اوپر اوڑھ لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے، اس میں ہم پانی پیتے ہیں۔ فرمایا: جاؤ! دونوں چیزیں لے آؤ! وہ صحابی رضی اللہ عنہ گھر گئے چٹائی اٹھائی، پیالہ ہاتھ میں لیا اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے، رحمت دو جہان صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اعلان کیا: کون یہ چیزیں خریدتا ہے؟ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور! میں ایک درہم (چاندی کے سکے) کے بدلے خریدتا ہوں۔ فرمایا: کوئی ہے جو اس سے زیادہ قیمت لگائے؟ دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ بولے: حضور! میں 2 درہم کے بدلے خریدتا ہوں۔ نبی اکرم، رسول محتشم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دونوں چیزیں ان صحابی رضی اللہ عنہ کو دیں، 2 درہم وصول فرمائے اور ان چیزوں کے اصل مالک کو درہم دے کر فرمایا: بازار جاؤ، ایک درہم کا غلہ (کھانے پینے کا سامان) خریدو، گھر پہنچاؤ، دوسرے درہم کی کلباڑی خریدو اور میرے پاس لے آؤ! وہ صحابی رضی اللہ عنہ جلدی سے بازار گئے، غلہ خریدا، گھر پہنچایا، کلباڑی خریدی، لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مخراج کے دولہا، تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے اس کلباڑی میں لکڑی کا دشتہ ڈالا، انصاری



آخری نبی (دوسری اور آخری قسط)

محمد ﷺ

ایک عظیم نفسیات شناس

مولانا شہزاد عنبر عطار مدنی

③ کرداری طریقہ علاج (Behavior Therapy): کسی بھی سائیکالوجیکل پر اہل علم کی بنیاد کوئی سوچ، فکر یا نظریہ ہوتا ہے، جو مریض کے دماغ میں رنج بس جاتا ہے اور مریض اسی کو حرف آخر قرار دے لیتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص لوگوں کے سامنے بولنے میں جھجک محسوس کرتا ہے، اس جھجک کے پیچھے ضرور کوئی سانحہ ہوگا، مثلاً بچپن میں کبھی اس نے تقریر کی ہوگی اور لوگوں نے اس کا مذاق بنایا ہو گا یا اس نے کسی کا مذاق بننے دیکھا ہو گا یا پھر اس نے خود سے مذاق بننے کی کیفیت کو اپنے دماغ میں بٹھا کر اس کی تصویر بنالی ہوگی۔ ایسی صورت میں ایک ماہر سائیکالوجسٹ کو چاہئے ہوتا ہے کہ وہ اپنے کردار، عمل یا قول سے مریض کو کوئی مضبوط دوسری وجہ (Strong second reason) دے، جب یہ دوسری مضبوط وجہ پہلے والی منفی سوچ کی جگہ لے لے گی تو مریض خود ہی صحت مند ہو جائے گا۔ غرض؛ اس طریقہ علاج

بیوی نے کالے رنگ کے بچے کو جنم دیا ہے۔ پیارے نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اُونٹ ہیں؟ بولا: جی ہاں! بہت سارے ہیں۔ فرمایا: کس رنگ کے ہیں۔ بولا: سرخ رنگ کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر پوچھا: ان اُونٹوں میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے؟ بولا: جی ہاں! کچھ اُونٹ خاکی رنگ کے بھی ہیں۔ فرمایا: بتاؤ سرخ رنگ کے اُونٹوں کی نسل میں خاکی رنگ کے اُونٹ کیسے پیدا ہو گئے؟ اعرابی نے عرض کیا: سرخ اُونٹوں کے باپ داداؤں میں کوئی خاکی رنگ کا اُونٹ رہا ہو گا، اس کی رگ نے اسے اپنے رنگ میں کھینچ لیا ہو گا۔ یہ سُن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ بھی تو ممکن ہے کہ تمہارے باپ داداؤں میں بھی کوئی کالے رنگ کا رہا ہو گا، اس کی رگ نے تمہارے بچے کو اپنے رنگ میں کھینچ لیا ہو گا، اس لئے یہ بچہ اس کا ہم شکل ہو گیا ہے۔⁽²⁾

دیکھئے! پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنی آسانی اور مہارت سے فکری استحصال کی جڑ کاٹ ڈالی، اعرابی کو اس کی عقل کے مطابق آسان مثال کے ذریعے اسی کی زبانی سمجھا دیا اور اپنے اس حکیمانہ انداز سے نہ صرف ایک سوال کا مثبت جواب دیا بلکہ ایک خاندان کو ٹوٹنے سے بھی بچا لیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! سچ ہے کہ

زندگیاں ختم ہونیں اور قلم ٹوٹ گئے

تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

پیارے نبی، رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک سیرت کے ایک پہلو پر یہ چند باتیں ہیں، موضوع ابھی تشنہ ہے، سیرت مصطفیٰ کے ایک سائیکالوجیکل مطالعہ میں ابھی بہت کچھ باقی ہے مگر...!!

تیرا وصف بیاں ہو کس سے، تیری کون کریگا بڑائی

اس گردِ سفر میں گم ہے، جبریل امیں کی رسائی

صحابی رضی اللہ عنہ کو دیا اور فرمایا: جنگل میں جاؤ، لکڑیاں کاٹو، بازار میں فروخت کرو! 15 دن تک مجھے نظر نہیں آنا۔ اَنصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے کلہاڑی لی اور چلے گئے۔ 15 دن کے بعد واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں 10 درہم تھے۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ کر خوش ہوئے اور فرمایا: تم سوال کرو اور وہ سوال کل قیامت کے دن تمہارے چہرے پر داغ بنے، تمہارا اپنے ہاتھ سے کما کر کھانا اس سے بہت بہتر ہے۔⁽¹⁾

خود کو بیکار محض یا دوسروں کا محتاج سمجھ لینا، اپنی اِستِعداد (Potential) کو سمجھ ہی نہ پانا شاید سب سے بڑا سائیکالوجیکل پر اہلم ہے، یہی وہ مسئلہ ہے جو قوموں کو غلام بننے اور غلام رہنے پر مجبور کر دیتا ہے، اس وقت ایک ماہر سائیکالوجسٹ کی بڑی کامیابی ہوتی ہے اگر وہ سامنے والے کو یہ باور کروادے کہ تم بیکار نہیں بلکہ قدرت کا شاہکار ہو۔ ان اَنصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی یہی حالت تھی، انہیں لگا تھا کہ میری معاشی حالت کا یہی علاج ہے کہ میں مالی مدد حاصل کروں مگر پیارے نبی، رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بتایا کہ معاشی مسائل کا حل مالی امداد نہیں بلکہ محنت ہے۔ صاحبِ علم نبی، رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ نسخہ آج بھی کارآمد ہے، اب بھی ایک مزدور سے لے کر قوم تک جہاں جہاں معاشی مسائل درپیش ہیں، ان کا حل مالی امداد نہیں بلکہ محنت و قناعت ہے۔ ہمارے ہاں لوگ چاہتے ہیں؛ کہیں سے چھت پھٹے اور خزانہ گرنا شروع ہو جائے مگر یہ محض خیال ہے، اس خواب کی تعبیر نکلی ہو شاید ابھی تک تاریخ میں ایسا نہیں ہوا، اس عالم اسباب میں قدرت نے یہی نظام رکھا ہے کہ مَنْ جَدَّ وَجَد جس نے کوشش کی اس نے کامیابی پائی۔

جو کرتے ہیں محنت، مشقت زیادہ

خدا اُن کو دیتا ہے برکت زیادہ

◎ خیر! سیرت طیبہ سے کرداری طریقہ علاج (Behavior Therapy)

کا دوسرا واقعہ دیکھئے! بخاری شریف میں روایت ہے، ایک مرتبہ ایک اعرابی نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: میری

(1) ابوداؤد، 2/168، حدیث: 1641 (2) بخاری، 3/497، حدیث: 5305۔



مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، حضرت علامہ مولانا ابوالفضل محمد الیاس عطاء قادری رَضَوِی مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کیے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 12 سوالات و جوابات کافی ترمیم کے ساتھ یہاں درج کیے جا رہے ہیں۔

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ارشاد کی طرف اشارہ کیا ہے۔ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”میرا رب فرماتا ہے کہ اے عبد القادر! تجھے میری قسم کھالے، تجھے میری قسم پی لے۔ (دیکھئے: الحقائق فی الحدائق، ص 167-مدنی مذاکرہ، 8 ربیع الآخر 1440ھ)

4 اگر ماں بیٹی کا دل دکھائے تو؟

سوال: اگر ماں بیٹی کا بار بار دل دکھائے تو بیٹی کو کیا کرنا چاہئے؟
جواب: صبر کرنا چاہئے اور ماں کے حق میں دعا کرنی چاہئے، اسی طرح اپنی فریاد ماں کے سامنے نرمی کے ساتھ پیش کرنی چاہئے مثلاً فُلاں چیز یا فُلاں کام سے مجھے تکلیف ہوتی ہے ایسا نہ کیا جائے۔ اگر بیٹی جو ابی کارروائی کرے گی تو پھر بات خراب ہو سکتی ہے۔ نرمی، نرمی اور صرف نرمی سے کام لے۔

(مدنی مذاکرہ، 1 محرم الحرام 1440ھ)

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

5 ”ہزاروں سال جیو“ کسی کو یہ دُعا دینا کیسا؟

سوال: ”جیتے رہو عزت و عافیت سے ہزاروں سال“ اس طرح کسی کو دُعا دینا کیسا ہے؟

1 گیارہویں شریف کی نیت سے عطیات میں رقم ملانا
سوال: کیا مدنی عطیات بکس میں گیارہویں شریف کی نیت سے رقم ڈال سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! مدنی عطیات میں گیارہویں شریف یعنی غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کی نیت سے رقم ڈال سکتے ہیں۔ البتہ اس میں زکوٰۃ کی رقم نہیں ڈال سکتے۔

(مدنی مذاکرہ، 29 ربیع الاول 1440ھ)

2 غوث پاک عربی تھے یا عجمی؟

سوال: غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ عربی تھے یا عجمی؟
جواب: غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ عجمی تھے۔ (دیکھئے: بہیمہ الاسرار، ص 58) جو عربی نہ ہو وہ عجمی کہلاتا ہے جیسا کہ ہم عجمی ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 15 ربیع الآخر 1440ھ)

3 اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شعر کی وضاحت

سوال: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کی وضاحت فرمادیجئے؟

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا

(حدائق بخشش، ص 19)

نہ کرے تو اب کیا کرنا چاہیے؟

جواب: مُعاف کر دینا چاہیے کہ حدیث پاک میں ہے: ”جس کے پاس اس کا بھائی مُعافی لینے آئے اور وہ مُعاف نہ کرے تو اسے حوضِ کوثر پر آنا نہ ملے گا۔“ (دیکھئے: معجم اوسط، 4/376، حدیث: 6295- مدنی مذاکرہ، 3 محرم الحرام 1441ھ)

11 شوہر تنگ دست ہو تو بیوی کیا کرے؟

سوال: اگر شوہر تنگ دست ہو تو بیوی کو کیا کرنا چاہئے؟
جواب: شوہر کی حوصلہ افزائی کرے اور تسلی دے کہ اللہ پاک سب بہتر کر دے گا آپ فکر نہ کیجئے۔ ایسے موقع پر کوئی فرمائش وغیرہ نہ کرے، کیونکہ فرمائش بھی آزمائش میں ڈال دیتی ہے اور بعض اوقات شوہر حرام کی طرف رخ کر بیٹھتا ہے۔ بیوی اگر شوہر کو Freehand دے (روک ٹوک نہ کرے) گی تو شوہر کو شکون ملے گا اور وہ Tension free (ذہنی دباؤ سے فارغ) بھی رہے گا، اللہ پاک کرے گا تو بڑکتیں بھی آہی جائیں گی۔ اپنے نصیب میں جو روزی ہو وہ مل کر رہتی ہے۔ عوامی محاورہ ہے: ”ہر بہانے روزی اور ہر بہانے موت ہے۔“ (مدنی مذاکرہ، 10 محرم الحرام 1441ھ)

12 دورانِ سفر قضا ہونے والی نمازیں

قصر پڑھیں گے یا پوری؟

سوال: دورانِ سفر جو نمازیں قضا ہوئیں انہیں بعد میں قصر کر کے پڑھیں گے یا پوری؟

جواب: سفر میں جو نمازیں قضا ہوئیں اگر انہیں اپنے وطن جا کر پڑھیں گے تو قصر ہی قضا کریں گے اور اگر کسی کی نمازیں وطن میں قضا ہوئیں تھیں اور اب وہ سفر پر نکلا تو سفر میں قصر نہیں بلکہ پوری رکعتیں قضا کرے گا یعنی جو نماز جیسی قضا ہوئی اسے ویسے ہی پڑھے۔

(دیکھئے: فتاویٰ عالمگیری، 1/121- مدنی مذاکرہ، 22 محرم الحرام 1441ھ)

جواب: جائز ہے۔ ہزاروں سال سے مُراد یہ ہے کہ آپ کی عمر لمبی ہو۔ (مدنی مذاکرہ، بعد نماز تراویح، 12 رمضان المبارک 1441ھ)

6 ”صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ“ کا مطلب

سوال: صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کا مطلب یہ ہے کہ (حضرت) مُحَمَّدٌ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر اللہ کا دُروود ہو۔⁽¹⁾

(مدنی مذاکرہ، 20 جمادی الاولیٰ 1440ھ)

7 نمازِ فجر دن کی نماز ہے یا رات کی؟

سوال: فجر کی نماز کا شمار دن کی نماز میں ہوتا ہے یا رات کی نماز میں؟

جواب: دن کی نمازوں میں۔ (مدنی مذاکرہ، 18 صفر المظفر 1440ھ)

8 صدقے کا گوشت پھینکنا کیسا؟

سوال: کیا صدقے کا گوشت پھینک سکتے ہیں؟

جواب: صدقے کا گوشت ہو یا قربانی کا اسے پھینک دینا یہ مال ضائع کرنا ہے اور یہ گناہ ہے۔ ہاں اگر گوشت خراب ہو گیا ہے یا سڑ گیا ہے تو اس کا کھانا حرام ہے، اسے پھینکنا ہی ہو گا۔ بعض بابا جی ایسے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ جب بکر اصدقہ کرو تو اس کی سری فلاں قبرستان میں دفن دینا اس سے تمہاری فلاں مشکل دور ہو جائے گی، سری دفن کرنا یہ بھی غلط ہے، اس میں بھی مال ضائع کرنا پایا جا رہا ہے جو کہ حرام ہے۔ بابا جیوں کو بھی اللہ پاک سے ڈرتے ہوئے ایسے اُلٹے مشورے دینے سے بچنا ضروری ہے۔ (مدنی مذاکرہ، بعد نماز تراویح، 14 رمضان المبارک 1441ھ)

9 رَبِّ اغْفِرْ لِيْ کا مطلب

سوال: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ کا مطلب بتا دیجئے۔

جواب: اس کا مطلب ہے: پروردگار! میری مغفرت فرما۔ (مدنی مذاکرہ، 12 شوال المکرم 1440ھ)

10 مُعاف نہ کرنے والا حوضِ کوثر پر نہ جاسکے گا!

سوال: اگر کوئی اپنے دوست سے مُعافی مانگے اور وہ مُعاف

(1) دُروود کی نسبت جب اللہ پاک کی طرف کی جائے تو اس سے مُراد رحمت فرمانا ہے اور جب اس کی نسبت فرشتوں کی طرف کی جائے تو اس سے مُراد استغفار کرنا ہے اور جب اس کی نسبت عام مومنین کی طرف کی جائے تو اس سے مُراد دعا کرنا ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، پ22، الاحزاب، تحت الآیۃ: 56، ص634)



دارالافتاء اہل سنت، جوہر ٹاؤن لاہور

مفتی فضیل رضا عطاری

دارالافتاء اہل سنت

دارالافتاء اہل سنت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروف عمل ہے، تحریری، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرون ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے پانچ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

2 کیا نابالغ پر سجدہ تلاوت لازم ہوتا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نابالغ بچہ اگر آیت سجدہ پڑھ یا سن لے، تو کیا اس پر سجدہ تلاوت لازم ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ
قوانین شرعیہ کے مطابق آیت سجدہ پڑھنے یا سننے والا جب بطور ادایا قضا نماز کے لازم ہونے کا اہل ہو، تو اس پر سجدہ تلاوت واجب ہوتا ہے اور اگر وہ نماز لازم ہونے کا اہل نہ ہو تو اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا۔ اس کے مطابق چونکہ نابالغ بچہ نماز کے لازم ہونے کا اہل نہیں ہوتا، لہذا اگر یہ آیت سجدہ پڑھ یا سن لے تو اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوگا، البتہ نابالغ سے اگر کسی عاقل بالغ نماز کے اہل شخص نے آیت سجدہ سنی، تو اس پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا۔
یاد رہے کہ نابالغوں پر آیت سجدہ تلاوت کرنے یا سننے سے اگرچہ سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا، لیکن پھر بھی انہیں سجدہ تلاوت کرنے کا ذہن دیا جائے تاکہ ان کی عادت بنے اور یہ بڑے ہو کر سجدہ تلاوت کیا کریں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

3 وطن اصلی سے مستقل شتعلیٰ پر نماز کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں اپنے آبائی شہر ملتان سے اپنے اہل و عیال سمیت لاہور شفٹ ہو گیا ہوں اور اب یہیں مستقل رہنے کی نیت

1 ولی نابالغ کو ہبہ کرے تو وہ قبضہ کے بغیر مالک ہو جاتا ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے پاس کچھ سونا موجود ہے، میں نے اپنے بچوں کی امی سے کہا تھا کہ یہ سونا ہماری فلاں بچی کے لیے ہے، لیکن اس کے قبضے میں نہیں دیا، ابھی تک وہ میرے پاس ہی ہے اور وہ بچی بھی ابھی تک نابالغ ہی ہے۔ آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ وہ سونا بچی کی ملک ہو گیا یا نہیں؟ اب میری بڑی بیٹی کی شادی ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ سونا اس کو دے دوں، تو کیا میں ایسا کر سکتا ہوں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ
پوچھی گئی صورت میں وہ سونا بچی کی ملک ہو گیا اور اب اس کی مالک وہ بچی ہی ہے، لہذا اب نہ آپ کسی کو وہ سونا دے سکتے ہیں اور نہ ہی وہ نابالغ بچی خود کسی کو ہبہ کر سکتی ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ آپ نے جو الفاظ کہے کہ ”یہ سونا ہماری فلاں بچی کے لئے ہے“ یہ ہبہ کے الفاظ ہیں اور جب ولی (مثلاً باپ وغیرہ) نابالغ بچے کو کوئی چیز ہبہ کرے اور وہ چیز ولی ہی کے قبضہ میں ہو، تو محض ایجاب کرنے سے ہبہ تام ہو جاتا ہے اور وہ چیز بچے کی ملک ہو جاتی ہے، کیونکہ اس صورت میں ولی کا قبضہ نابالغ کی طرف سے بطور نیابت ہوتا ہے، جو شرعاً بچے کا ہی قبضہ شمار کیا جاتا ہے۔ اور قانون شرعی ہے کہ جب کوئی چیز نابالغ کی ملک ہو جائے تو اسے ہبہ کرنے کا اختیار کسی کو نہیں ہوتا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اکتوبر 2025ء

* دارالافتاء اہل سنت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

ثانیاً اس لئے کہ زکوٰۃ وغیرہ صدقات واجبہ بنو ہاشم کو نہ دینے کی جو علت بیان ہوئی، وہ علت سود کی رقم دینے میں بھی متحقق ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ زکوٰۃ و صدقات واجبہ کی ادائیگی سے بندہ اپنے آپ کو پاکیزہ و ستھر کرتا ہے، جس کے سبب صدقہ کے طور پر دیا جانے والا مال، گند او میلا ہو جاتا ہے اور بنو ہاشم کی شان کے لائق نہیں ہوتا کہ ان کو یہ گند او میلا مال دیا جائے۔ اس اعتبار سے سود کی رقم کا جائزہ لیں تو یہ علت بدرجہ اتم اس میں موجود ہوتی ہے کہ سود لینے کی وجہ سے بندہ گناہ گار ہوتا ہے اور سود میں لیا گیا مال، صرف میلا نہیں بلکہ مال خبیث کہلاتا ہے۔ گناہ سے پاک ہونے کے لیے بندہ پر لازم ہوتا ہے کہ توبہ کے ساتھ اس خبیث مال سے جان چھڑائے اور دینے والے کو واپس کرے یا فقراء پر صدقہ کرے، یوں درحقیقت یہاں بھی جو صدقہ کیا جاتا ہے، وہ اپنی پاک، دفع خبت اور گناہ مٹانے کے لئے ہوتا ہے تو جب صرف میلا و گند مال بنو ہاشم کی شان کے لائق نہیں، تو اس سے کئی گنا زائد گند او میلا و خبیث مال بدرجہ اولیٰ ان کی شان کے لائق نہیں ہوگا، لہذا زکوٰۃ و عشر وغیرہ صدقات واجبہ کی طرح سود کی رقم بھی بنو ہاشم کو نہیں دی جاسکتی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

5 اگر جمعہ کی سنت قبلہ چھوٹ جائیں تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جمعہ کی سنت قبلہ اگر کسی وجہ سے رہ جائیں تو کیا ان کو جمعہ کے فرضوں کے بعد ادا کر سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ جمعہ کی سنت قبلہ اگر رہ جائیں تو جمعہ کے فرضوں کے بعد وقت کے اندر اندر ان سنتوں کو ادا کر سکتے ہیں، اور افضل یہ ہے کہ جمعہ کی سنت بعد یہ پڑھنے کے بعد، ان سنتوں کو ادا کرے، البتہ ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد ان سنتوں کی قضا نہیں، نیز یہ یاد رہے کہ ظہر اور جمعہ کی سنت قبلہ کو فرضوں سے پہلے پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، بلاعذر شرعی اس کو فرضوں کے بعد ادا کرنا برا ہے، اور اس کی عادت بنالینا گناہ ہے، لہذا بلا وجہ شرعی ان سنتوں کو فرضوں کے بعد تک مؤخر نہ کیا جائے، بلکہ فرضوں سے پہلے ہی ادا کیا جائے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

کر لی ہے، کہیں اور جانے کی نیت نہیں، البتہ ملتان میں میری کچھ زمینیں اور گھر ہے، اس لیے کبھی کبھار ملتان آنا جانا ہوگا۔ تو کیا ملتان اب بھی میرا وطن اصلی ہے یا نہیں؟ اور جب میں لاہور سے ملتان پندرہ دن سے کم رہنے کے ارادے سے جاؤں گا تو نماز قصر پڑھوں گا یا پوری پڑھوں گا؟

نوٹ: مسائل نے وضاحت کی کہ ملتان کو چھوڑنے کے عزم و ارادہ سے لاہور منتقل ہوا ہوں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ جب ایک جگہ آدمی کا وطن اصلی ہو اور وہ اسے ترک کرنے کے عزم و ارادہ سے اپنے اہل و عیال سمیت کسی دوسری جگہ منتقل ہو جائے اور وہاں مستقل رہنے کی نیت کر لے، تو پہلی جگہ اس کے لیے وطن اصلی نہیں رہتی اگرچہ وہاں اس کی زمینیں اور گھر موجود ہو۔ پوچھی گئی صورت میں چونکہ آپ بھی اپنے اہل و عیال سمیت ملتان کو چھوڑنے کے عزم و ارادہ سے مستقل طور پر لاہور منتقل ہو گئے ہیں، لہذا ملتان میں چاہے آپ کی زمینیں اور گھر موجود ہے تب بھی وہ آپ کا وطن اصلی نہ رہا اور جب آپ پندرہ دن سے کم رہنے کے ارادے سے ملتان جائیں گے تو نماز قصر پڑھیں گے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

4 مال حرام سید کو بطور صدقہ دینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ سود کی رقم کے متعلق حکم ہے کہ یا تو دینے والے کو واپس کریں یا فقیر شرعی پر صدقہ کریں۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا سید کو بطور صدقہ دیا جاسکتا ہے جبکہ وہ فقیر شرعی ہو؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ سود کی رقم سید سمیت تمام بنو ہاشم (یعنی حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت عقیل اور حضرت عباس و حضرت حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم کی اولاد، اور ان کے موالی یعنی آزاد کردہ غلام) کو نہیں دے سکتے، ناجائز ہے۔ اولاً اس لیے کہ یہ واجب صدقہ ہے اور فقہاء کرام نے یہ تفصیل فرمائی ہے کہ بنو ہاشم کو، زکوٰۃ، عشر، کفارہ وغیرہ کوئی بھی واجب صدقہ نہیں دیا جاسکتا، صرف نفلی صدقہ دے سکتے ہیں۔

اسلام ہی کیوں؟

اسلام ہی مکمل ضابطہ حیات ہے (قسط: 03)

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری (رحمہ اللہ)

حُرمت و وقار کو تار تار کر دے۔

فوت شدہ مسلمان اور اسلام

جب کسی مسلمان پر موت کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں تو اسلام کے احکامات فوراً اس کی جانب متوجہ ہوتے ہیں، اس کیفیت میں اس کے اہل خانہ کے لیے کیا حکم ہے؟ اسے لٹانا کس طرح ہے؟ اس کے سامنے اگر کچھ بولنا یا پڑھنا ہے تو وہ کون سے کلمات ہیں؟ اسلام ان سب کی رہنمائی فرماتا ہے جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو کلمہ طیبہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کی تلقین کرو۔⁽¹⁾ اس کلمہ کو پڑھنے پڑھانے کی نہ صرف ترغیب ہے بلکہ جس کا آخری کلام یہی کلمہ طیبہ ہو اس کے لیے توجہ کی خوش خبری بھی دی گئی ہے جیسا کہ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جس کا آخری کلام **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔⁽²⁾ انتقال ہوتے ہی ہاتھ پاؤں سیدھے کرنے کا حکم ہے، آنکھیں کھلی ہوں تو بند کر دی جائیں، آنکھیں کھلی رہنے سے کچھ فائدہ تو نہیں البتہ شکل ڈراؤنی ہو جاتی ہے اس لیے آنکھیں فوراً بند کر دیں بلکہ اگر منہ کھلا رہ گیا ہو تو اسے

یہ ایک مسلمہ اور ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ ”اسلام ہی مکمل ضابطہ حیات“ ہے۔ اس پر پہلی دو اقسام میں انسانی زندگی اور بقائے حیات کے لیے پائی جانے والی ضروریات کے تناظر میں اسلامی تعلیمات کا اجمالی بیان آپ دلائل و براہین سے جان چکے۔ یاد رہے کہ اسلامی تعلیمات کا تعلق صرف انسان کی زندگی تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ جہاں اسلام زندگی کے ہر ہر شعبے میں رہنمائی کرتا ہے وہیں سانسوں کی مالا ٹوٹ جانے کے بعد بھی اسلام کے ماننے والے بے یار و مددگار نہیں بلکہ اب اس جسم بے جان کے ساتھ کیا کرنا ہے؟ اسلام اس بارے میں بھی تفصیلی رہنمائی فرماتا ہے۔ چونکہ یہ اسلام کا ماننے والا تھا اس لیے اسلام اس حال میں بھی اسے لاوارث نہیں رہنے دیتا، اب بھی اس کی عزت و حرمت کا پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے اسے آتش پرستوں کی طرح گدھوں کے حوالے نہیں کیا جاتا، نہ ہی بعض غیر مسلموں کی طرح جلایا جاتا ہے بلکہ عزت و تکریم کے ساتھ کندھوں پر سوار کر کے سوئے قبرستان لے جایا جاتا اور اسلامی تعلیمات کے مطابق سپردِ خاک کیا جاتا ہے۔ الغرض اسلام کسی بھی ایسے کام کی ہر گز اجازت نہیں دیتا جو کہ مسلمان میت کی

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

بھی بند کر دیا جائے اور جبرے باندھ دیئے جائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد تشریف لائے ان کی آنکھیں بند کیں اور فرمایا: جب روح قبض کر لی جاتی ہے تو نظر اس کے پیچھے جاتی ہے۔ ان کے گھر کے لوگوں نے آہ و بکا کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے متعلق خیر ہی کی دُعا کرنا کیونکہ فرشتے تمہارے کہے پر آمین کہتے ہیں۔⁽³⁾ فوت ہو جانے والے مؤمن کو اس طور پر بھی اہمیت دی جاتی ہے کہ اس کی تدفین میں دیر نہ کی جائے تاکہ بدن میں واقع ہونے والی تبدیلی سے لوگ اس کے بارے میں انگشت نمائی نہ کریں۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَا يَنْبَغِي لِجِيفَةِ مُسْلِمٍ أَنْ تُحَسَّ بِبَيْنَ ظَهْرَيْنِ أَهْلِهِ یعنی کسی مسلمان کی میت کو اس کے اہل و عیال میں زیادہ دیر روک کر نہ رکھا جائے۔⁽⁴⁾ اسلام تو اپنے مسلمان بھائی کے لیے قبر کھودنے کا بھی اجر و ثواب بتاتا ہے تاکہ کوئی اسے بوجھ نہ سمجھے بلکہ قبر کھودنے کو سعادت اور اپنے لیے جنتی محل کی ضمانت جان کر یہ کام خوش دلی سے سرانجام دے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ حَفَرَ قَبْرًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ یعنی جس نے (کسی مسلمان کے لیے) قبر کھودی اللہ کریم اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔⁽⁵⁾ اسلام نہ صرف قبر کھودنے بلکہ غسل و کفن کا ثواب بتا کر ترغیب دلا کر اس نیک کام میں شرکت کی رغبت دلاتا ہے جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جس نے کسی میت کو غسل دیا وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جائے گا جیسا اپنی پیدائش کے دن تھا۔⁽⁶⁾ ایک اور حدیث پاک میں فرمایا: جس نے میت کو غسل دیا اور اس کی پردہ پوشی کی تو اللہ کریم 40 بار اس کے گناہ بخشے گا۔⁽⁷⁾ ایک حدیث میں ہے: جس نے میت کو کفن پہنایا اللہ پاک اسے جنت کے سُندُس و استبرق (باریک اور موٹے ریشم) کا لباس پہنائے گا۔⁽⁸⁾ جس آدمی نے کسی مسلمان میت کو غسل دیا اور ناپسندیدہ چیز کو دیکھا تو اسے لوگوں سے چھپایا ایسے آدمی کے

بارے میں حدیث پاک میں ہے: جس نے کسی میت کو غسل دیا اور اس کے عیب کو چھپایا اللہ کریم ایسے شخص کے چالیس کبیرہ گناہ بخش دیتا ہے۔⁽⁹⁾ یہ تو تدفین تک کے بارے میں اسلام کی اجمالی رہنمائی کا بیان ہے، اب اس فوت ہو جانے والے مسلمان کے پیچھے نچ جانے والے مال و متاع، گھر بار اور کاروبار کا کیا ہو گا؟ کون کس چیز کا حقدار ہو گا؟ کس کو کتنا اور کیا کیا ملے گا؟ فوت ہونے والے مسلمان کی بیوہ کا گزر بسر کیسے ہو گا؟ عدت کے دورانیہ کے آخر اجات کہاں سے دیئے جائیں گے؟ وراثت سے اس بیوہ کو کتنا ملے گا؟ اولاد ہونے اور نہ ہونے ہر دو صورت کے احکام کیا ہیں؟ میت کے بیٹوں کو کتنا ملے گا؟ بیٹی کتنے حصے کی حقدار بنے گی؟ صرف ایک بیٹی ہو تو کیا صورت بنے گی ایک سے زائد ہوں تو وراثت کیسے تقسیم ہو گی؟ کون محروم ہو گا کون کس سے مل کر عصبہ بنے گا؟ کون کس کے لیے حاجب قرار پائے گا؟ میت کے مال میں سے پہلے کون سے احکامات کو پورا کیا جائے گا؟ اس کے غسل و کفن اور تدفین کے احکام کیا ہوں گے؟ ان کاموں کی تکمیل میں جو رقم خرچ ہو گی وہ کہاں سے ادا کی جائے گی؟ فوت ہونے والا مقروض تھا تو اس کا قرض کہاں سے ادا کیا جائے گا؟ الغرض کون سی ایسی صورت ہے کہ جس کے بارے میں اسلام رہنمائی نہیں کرتا۔ یہ اجمالی اور مختصر صورت حال یہ کہنے پر مجبور کرتی ہے کہ واقعی ”اسلام ہی مکمل ضابطہ حیات ہے۔“ یہ تو کچھ ظاہری معاملات ہیں اس کے علاوہ خود فوت ہونے والے کی اخروی زندگی کے بارے میں بھی اسلام بڑی تفصیل سے رہنمائی فرماتا ہے، آئندہ اقساط میں اس پر مفصل کلام کیا جائے گا۔

(1) مسلم، ص 356، حدیث: 2123 (2) ابوداؤد، 3/255، حدیث: 3116
(3) مسلم، ص 357، حدیث: 2130 (4) ابوداؤد، 3/268، حدیث: 3159
(5) معجم اوسط، 6/429، حدیث: 9292 (6) معجم اوسط، 6/429، حدیث: 9292
(7) مستدرک للحاکم، 1/677، حدیث: 1347 (8) مستدرک للحاکم، 1/677، حدیث: 1347
(9) معجم کبیر، 1/315، حدیث: 929۔

ناکام لوگوں کی 23 نشانیاں

مولانا ابورجب محمد آصف عطار مدنی

طرف سے تنقید بھی ہوتی ہے۔ اب تنقید کو برداشت کر کے ممکنہ صورت میں اپنی سمت دُرست کرنا کامیاب لوگوں کی علامت ہے جبکہ ناکام لوگ تنقید کو برداشت کر کے اپنی اصلاح نہیں کرتے۔

4 منفی سوچیں مسلسل ناکامیوں کا شکار شخص منفی سوچوں میں مبتلا ہو سکتا ہے مثلاً فلاں شخص مجھ سے بغض و حسد رکھتا ہے، میری کامیابی کی راہ میں روڑے اٹکاتا ہے۔ یہ نہ ہوتا تو آج میں ناکام نہیں کامیاب فرد ہوتا۔ یوں بدگمانیوں میں مبتلا ہو کر ناکامی کے حقیقی اسباب تک نہیں پہنچ پاتا اور کامیابی و ترقی سے مزید دُور ہو جاتا ہے۔

5 خود اعتمادی کی کمی اپنی صلاحیتوں پر اعتماد نہ ہونا بھی ناکامی کی ایک وجہ ہوتی ہے۔ ”مجھ سے نہیں ہوگا“، ”میں نہیں کر سکتا“ خود اعتمادی میں کمی کی علامت ہے۔

6 مسلسل سیکھنے سے گریز انسان کسی کام میں کتنا ہی ماہر کیوں نہ ہو جائے، مزید سیکھنے کی گنجائش باقی رہتی ہے لیکن ناکام افراد اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ ہمیں سب آتا ہے اور مسلسل سیکھنے پر تیار نہیں ہوتے اور اپنی سطح صلاحیتوں کی وجہ سے ناکامی کے صدمے کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔

7 ناکامی کا ذمہ دار دوسروں کو قرار دینا ناکامی کی ذمہ داری

کامیابی اور ناکامی ہماری زندگی کا حصہ ہے جس میں تقدیر اور تدبیر دونوں کا فرما ہوتے ہیں۔ کچھ لوگوں کو ملنے والی کامیابیاں ان کی ناکامیوں سے بہت زیادہ ہوتی ہیں کیونکہ وہ ایسی عادات اور رویے اختیار کرتے ہیں جنہیں کامیابی کی علامات شمار کیا جاتا ہے جبکہ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں پے درپے ناکامیوں کا سامنا ہوتا ہے کیونکہ ان کی عادات اور رویے ایسے ہوتے ہیں جنہیں ناکام لوگوں کی نشانیاں قرار دیا جاسکتا ہے۔ یہ نشانیاں رنگ، نسل، عمر، جنس اور حالات کے اعتبار سے تھوڑی بہت مختلف ہو سکتی ہیں۔ بہر حال ان میں سے 23 منتخب نشانیاں اس تحریر کا حصہ ہیں جن سے بچ کر ناکامیوں سے بچھا چھڑایا جاسکتا ہے۔

1 وقت ضائع کرنا وقت کی انمول دولت کو بے کار مشغلوں میں خرچ کرنا جیسے موبائل کا بے جا استعمال، سیر و تفریح میں مشغولیت، گھنٹوں ٹی وی کے آگے بیٹھے رہنا، ناکام لوگوں میں مشترک ہوتا ہے۔

2 سستی اور ٹال مٹول کاموں کی تکمیل میں سستی کرنے والے اور ٹال مٹول سے کام لینے والے لوگ کم ہی کامیاب ہوتے ہیں۔

3 تنقید برداشت نہ کرنا جو کام کرتا ہے اس پر کسی نہ کسی

اعتمادی کسی بھی اثر میں ناکامی کا سبب بن سکتی ہے۔

17 مستقل مزاجی کا فقدان

میں کامیابی کی اہم سیڑھی ہے۔ ایک ناکام شخص کے اندر مستقل مزاجی کا سخت فقدان پایا جاتا ہے۔ محض وقتی اور چھوٹی چھوٹی ناکامیوں سے مایوس ہو کر وہ اپنی حکمت عملی اور فیصلے بدلتا رہتا ہے اور کبھی ایک مستقل سوچ پر قائم نہیں رہتا۔

18 ضرورت سے زیادہ پُر اُمیدی

ہمیشہ بہتری کی امید رکھنا اچھی بات ہے مگر ایک ناکام شخص کے منصوبوں کی بنیاد حقائق کے ادراک کے بجائے پُر اُمیدی و خوش فہمی پر رکھی ہوتی ہے۔

19 ترجیحات کا تعین

یاد رکھیے کچھ کام آرجٹ ہوتے ہیں جنہیں پہلے کرنا ضروری ہوتا ہے جبکہ کچھ کام بعد میں بھی کر لیے جائیں تو فرق نہیں پڑتا۔ ایک کامیاب شخص ان دونوں میں فرق کرنا بخوبی جانتا ہے۔ جبکہ ایک ناکام شخص اپنی ترجیحات کا تعین نہیں کر پاتا کہ کونسا معاملہ فوری توجہ چاہتا ہے۔

20 بد اخلاقی

اگر آپ دوسروں کے ساتھ نرمی اور حُسن سلوک سے پیش نہیں آئیں گے، تو لوگ آپ سے کترانے لگیں گے۔ یہ رویہ نہ صرف آپ کی ذاتی زندگی کو متاثر کرتا ہے بلکہ آپ کی پیشہ ورانہ زندگی میں بھی مسائل پیدا کرتا ہے۔

21 وقتی ناکامی سے گھبرا جانا

گھبرا کر جلد ہار مان لیتے ہیں حالانکہ کامیابی کا بیج مسلسل محنت کے بعد ہی ثمر بار ہوتا ہے۔

22 نا تجربہ کاری

بعض کام وسیع تجربہ مانگتے ہیں، لیکن ناکام لوگ اپنی نا تجربہ کاری کے باوجود ایسے کاموں میں بھی ہاتھ ڈال دیتے ہیں اور ناکامی کے صدمے سے دوچار ہوتے ہیں۔

23 خیالات کی دنیا میں رہنا

محض کسی کام کے سوچتے رہنے سے کامیابی ملنا مشکل ہے، لیکن ناکام لوگ خیالات کی دنیا میں گمن رہتے ہیں، عملی کوشش نہیں کرتے۔

خود اٹھانے کے بجائے حالات یا دوسرے لوگوں کو الزام دینا بھی ناکام لوگوں کی نشانی ہے۔

8 جلد بازی

ناکام افراد کو کامیاب ہونے کی بڑی جلدی ہوتی ہے، اس جلد بازی میں وہ اپنا کام ٹھیک سے نہیں کر پاتے، یوں جلد بازی ان کی کامیابی کے راستے کا پتھر بن جاتی ہے۔

9 فیڈ بیک کو خاطر میں نہ لانا

دوسرے آپ کے کام کو کس طرح دیکھتے ہیں، یہ فیڈ بیک آپ کے کام کو بہتر بنانے میں مدد دے گا لیکن ناکام لوگ یہ نکتہ سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں۔

10 ڈسپلن کی کمی

کسی بھی شعبے میں بہتر کارکردگی کے لیے ڈسپلن (نظم و ضبط) ہونا بہت ضروری ہے۔ ناکام لوگ بے ترتیب اور بکھری ہوئی زندگی گزارتے ہیں۔

11 شارٹ کٹ کی تلاش میں رہنا

لوگ اپنی ناکامیوں کے تسلسل سے گھبرا کر کامیاب ہونے کے لئے طویل المدت کاموں کے لیے شارٹ کٹ کی تمنا کرنے لگتے ہیں۔

12 غلطیوں سے نہ سیکھنا

غلطی کس سے نہیں ہوتی! لیکن سمجھدار لوگ اپنی غلطیوں سے سیکھتے ہیں اور اسے دہراتے نہیں جبکہ ناکام لوگ اس کا الٹ کرتے ہیں جس کی وجہ سے کامیابی کی منزل سے دُور ہو جاتے ہیں۔

13 ناکامی کا خوف

مستقل ناکامیوں سے گھبرا کر اپنے ذہن پر ناکامی کا خوف سوار کر لینا ناکام لوگوں کی مزید ناکامی کا ذریعہ بنتا ہے۔

14 جلد ہمت ہار جانا

ہمت اور جوانمردی سے ہاری ہوئی بازی جیتی جاسکتی ہے لیکن ناکام لوگ جلد ہمت ہار جاتے ہیں اور ناکامیوں کی دلدل میں دھنستے چلے جاتے ہیں۔

15 جدید ذرائع سے ناواقفیت

ایک ناکام شخص روایتی طور طریقوں کا پابند بنا رہتا ہے اور اپنے کاموں کے لیے آسان اور تیز ترین ڈیجیٹل ذرائع کو استعمال میں نہیں لاتا۔

16 ضرورت سے زیادہ خود اعتمادی

اپنی صلاحیتوں پر اعتماد کامیابی کے لیے ضروری ہے لیکن ضرورت سے زیادہ خود

شرائطِ نماز کی حکمتیں

مولانا ابراہیم اختر القادری*

جہاں نماز پڑھنی ہے وہ نجاست و پلیدی وغیرہ سے پاک و صاف ہو اور لباس بھی اس ملاقات کے شایانِ شان ہو۔ نیز ظاہری بدن بھی پاک و صاف ہو یعنی بدن کی پاکی کے حوالے سے وضو، غسل یا تیمم وغیرہ میں سے جس چیز کی حاجت ہو اس کا بھی اہتمام کرنا ضروری ہے۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ حکمت کا خلاصہ ہے کہ نماز چونکہ دل کو پاک کرتی ہے اس لیے ظاہری پاکی بھی ضروری ہے، اس ظاہری پاکی کے دنیاوی فوائد بھی ہیں جیسا کہ دق کی بیماری والے کا کپڑا مکان بدن صاف رکھواتے ہیں تاکہ تندرستی حاصل ہو۔

پھر وضو میں چار اعضا کو ہی دھونے کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایسا دو وجہ سے ہے:

ایک یہ کہ وضو کے پانی سے خطائیں اور گناہ جھڑتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے پہلی جو لغزش صادر ہوئی یعنی گندم کھانا اس میں ان ہی چار اعضا نے کام کیا تھا کہ دماغ میں کھانے کا خیال آیا، پاؤں اُدھر چلے، ہاتھ سے گندم کو پکڑا اور منہ شریف نے کھایا۔ لہذا حکم ہوا کہ نماز کے لئے ان ہی اعضا پر پانی پہنچاؤ۔ دوم یہ کہ اب بھی اکثر گناہ میں ان ہی اعضا کا زیادہ حصہ ہوتا ہے۔ ہاتھ پاؤں، آنکھ، ناک کان اور دل و دماغ سے ہی گناہ کئے جاتے ہیں۔ دل اور دماغ کا تعلق بادشاہ اور وزیر

نماز کی چھ شرطیں ہیں: 1 طہارت 2 ستر عورت 3 استقبالِ قبلہ 4 وقت 5 نیت 6 تکبیر تحریمہ۔

ان چھ باتوں پر غور کیا جائے کہ نماز سے پہلے ان چھ باتوں کا پایا جانا کیوں لازم اور ضروری قرار دیا گیا ہے تو اس سے اسلام کی حقانیت پر ایمان مزید پختہ ہوتا ہے۔ ان چھ شرائط میں کیا حکمتیں پوشیدہ ہیں، ذیل میں مختصرً ملاحظہ فرمائیے:

1 طہارت نماز بارگاہِ الہی میں حاضری کا نام ہے اور یہ عام دستور ہے کہ کسی بھی معزز شخصیت سے ملنے سے پہلے اپنے ظاہری لباس پر خاص توجہ دی جاتی ہے، پھر یہ دیکھا جاتا ہے کہ یہ ملاقات کہاں ہوگی۔ اللہ پاک نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت پر خاص کرم نوازی فرماتے ہوئے اگرچہ اپنی پوری زمین کو ہی ملاقات کی جگہ قرار دیدیا ہے کہ جہاں چاہے اس کی بارگاہ میں حاضری دے لی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ رب کو یاد کرنے کے لئے کوئی وقت خاص ہے نہ کوئی جگہ متعین ہے، اسی طرح یادِ الہی کے لئے کسی خاص حالت کا ہونا ضروری ہے نہ کسی خاص کیفیت کا ہونا ضروری ہے۔ البتہ! نماز چونکہ بارگاہِ الہی میں خصوصی حاضری کا نام ہے، لہذا اس کے لئے خاص اہتمام کی تاکید کی گئی اور اس کے اوقات کی تعیین کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی شرط ٹھہرایا گیا کہ بارگاہِ الہی میں حاضری سے پہلے یہ ضرور دیکھ لیا جائے کہ حاضری کی جگہ یعنی

ہونی چاہئے، جن کی ابتدا اچھی ہو، اُمید ہے کہ انتہا بھی اچھی ہوگی۔ اسی لئے بچے کے پیدا ہوتے ہی کان میں اذان کہتے ہیں کہ یہ زندگی کی ابتدا ہے۔ چونکہ 24 گھنٹے میں انسان کے پانچ حال ہوتے ہیں۔ صبح کے وقت دن کی ابتدا ہے گویا نئی زندگی ملی ہے۔ پہلے نماز پڑھے، ظہر کے وقت کھانے اور آرام سے فراغت پائی۔ دن کے دوسرے حصہ کی ابتدا ہوئی، نماز پڑھے، عصر کے وقت ملازمین کا روبرو سے فارغ ہو کر سیر و تفریح کو چلے۔ تجارت کے فروغ کا وقت آیا نماز پڑھ لے۔ سوتے وقت جاگنے کی انتہا ہے۔ نیند جو ایک طرح کی موت ہے شروع ہو رہی ہے نماز پڑھ کر سوئے، شاید یہ آخری نیند ہو کہ اس کے بعد قیامت ہی کو جاگے۔⁽⁴⁾

5 نیت اعمال کا دار و مدار چونکہ نیت پر ہوتا ہے، لہذا نماز میں نیت کا خالص ہونا شرط ہے تاکہ نماز اللہ پاک کی رضا کے لئے پڑھی جائے، اگر مقصود کچھ اور ہو گا تو بندے کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی۔ بہار شریعت میں ہے: عبادت کوئی بھی ہو اُس میں اخلاص نہایت ضروری چیز ہے یعنی محض رضائے الہی کے لیے عمل کرنا ضرور ہے، دکھاوے کے طور پر عمل کرنا بالاجماع حرام ہے۔ ریا کے ساتھ نماز پڑھی تو اگرچہ نماز صحیح ہوگی مگر چونکہ اخلاص نہیں ہے ثواب نہیں۔⁽⁵⁾

6 تکبیر تحریمہ جب بندہ اللہ پاک کی عظمت و بلندی اور اس کی کبریائی کا اعتراف کرتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہتا ہے تو گویا وہ عالم دنیا سے نکل کر عالم ملکوت میں داخل ہو جاتا ہے اور اس پر اللہ پاک کے علاوہ کسی اور کی طرف متوجہ ہونا حرام ہو جاتا ہے۔⁽⁶⁾

کا سا ہے کہ دل پر رنج آیا تو فوراً دماغ سے پانی آنسو کی شکل میں ٹپکا اور جہاں دماغ میں بُرا خیال پیدا ہوا دل مغموم ہو گیا۔ لہذا دماغ پر مسح کر دیا گیا۔ دل کی جگہ نہ دھوئی گئی کہ دماغ کے ذریعہ دل پاک ہو گا۔⁽¹⁾

2 ستر عورت فقہاء کے نزدیک اگرچہ اس سے مخصوص جسمانی اعضا کو چھپانا مراد ہے، مگر صوفیائے کرام کے نزدیک اس بات کو شرط ٹھہرانے میں یہ حکمت کار فرما ہے کہ بندہ اپنے باطنی امراض اور گناہوں کو چھپا کر بارگاہ الہی میں حاضر ہو، اگرچہ ایسا کرنا اس کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ پاک تو ہر شے کو بخوبی جاننے والا ہے، لہذا اندامت و خوف سے اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کر جب بارگاہ الہی میں حاضر ہو گا تو اُمید ہے ربِّ کریم بھی اس کے گناہوں سے درگزر فرمائے گا۔⁽²⁾

3 استقبال قبلہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں کہ نماز کے لئے استقبال قبلہ کو شرط ٹھہرانے میں حکمت یہ ہے کہ اللہ پاک کے شعائر اور اس کے ان گھروں کی تعظیم واجب ہے جن کو اس نے اپنی طرف منسوب فرمایا ہے، نماز چونکہ تمام ارکان اسلام میں افضل ہے اور اسے شعائر دین کی حیثیت حاصل ہے، لہذا اس حالت میں کسی ایسی جگہ کی طرف منہ پھیرنا اور اس کو مرکز توجہ قرار دینا کہ خاص طور پر اس جگہ کو اللہ پاک سے نسبت حاصل ہے، اطمینان قلب کا زبردست ذریعہ ہے، اس سے ایک مقصود یہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ بندے میں خشوع و خضوع کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، کیونکہ اس کی صورت ایسی ہے جیسے بادشاہ کے روبرو کھڑا ہو کر کوئی اپنی عرض معروض کر رہا ہو۔ اس لئے نماز میں قبلہ رخ کھڑا ہونے کو شرط ٹھہرایا گیا۔⁽³⁾

4 وقت ہر نماز کا ایک خاص وقت ہی کیوں متعین کیا گیا، اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مومن کی ہر حالت رب کے ذکر سے شروع

(1) رسائل نعیمیہ، اسرار الاحکام، ص 286 (2) جواہر البیان فی اسرار الارکان، ص 36 مفہوماً (3) حجۃ اللہ البالغہ، الجزء الثانی، ص 2 مفہوماً (4) رسائل نعیمیہ، اسرار الاحکام، ص 283 (5) بہار شریعت، 3/ 636 (6) اسرار ارکان اسلام، ص 35۔

جنتی بالا خانے دلانے والی نیکیاں

مولانا شہزاد یونس عطارى مدنى (رحمہ)

صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ پاک پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔⁽¹⁾

2 اللہ کے لیے محبت کرنے، ملاقات کرنے اور مل کر بیٹھنے والے تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جنت میں یا قوت کے ستون ہیں جن پر زبرجد کے بالا خانے (یعنی بلند محلات) ہیں ان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں وہ ایسے چمکتے ہیں جیسے بہت روشن ستارہ چمکتا ہے، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ان بالا خانوں میں کون (خوش نصیب) رہیں گے؟ ارشاد فرمایا: جو اللہ پاک ہی کے واسطے آپس میں محبت رکھتے ہیں اور جو اللہ پاک ہی کے واسطے آپس میں بیٹھتے ہیں اور جو اللہ پاک ہی کے واسطے آپس میں ملاقات کرتے ہیں۔⁽²⁾

3 اچھی گفتگو کرنے، کھانا کھلانے اور ہمیشہ روزے رکھنے والے اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے: جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے دیکھا جاتا ہے۔ ایک اعرابی (یعنی دیہات کے رہنے والے

اے عاشقانِ رسول! جنت ایک عالیشان جگہ ہے جسے اللہ پاک نے ایمان والوں کے لیے بنایا ہے، اس میں وہ نعمتیں رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی شخص کے دل پر ان کا خیال گزرا۔ جو کوئی مثال اس کی تعریف میں دی جائے محض سمجھانے کے لیے ہے، ورنہ دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ چیز کو جنت کی کسی چیز کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں ہے۔ آئیے! جنتی بالا خانے (یعنی جنت کے بلند محلات اور اونچے اونچے مکانات) حاصل کرنے والی نیکیوں کے بارے میں چند روایات سنئے اور عمل کی کوشش کیجیے۔

1 رسولوں کی تصدیق کرنے والے

اللہ پاک کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جنت بالا خانے (یعنی اونچے اونچے مکانات) والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے میں دُور سے چمکتے ہوئے تارے کو دیکھتے ہو کیونکہ بعض کے درجات بعض سے زائد ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا وہ انبیائے کرام کے درجات ہوں گے جن تک کوئی اور نہیں پہنچ سکتا؟ حضور

میں اس کے بارے میں تمہیں آگاہ کروں گا۔ پھر ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھائی سے ملے، اسے سلام کرے اور وہ جواب دے تو یقیناً اس نے سلام کو عام کیا، جو اپنے اہل و عیال کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے تو یقیناً اس نے کھانا کھلایا، جس نے پورا ماہ رمضان المبارک اور ہر مہینے تین روزے رکھے گویا اس نے ہمیشہ روزے رکھے اور جس نے عشا و فجر کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے اس وقت نماز پڑھی جب لوگ یعنی یہود و نصاریٰ اور مجوسی سوئے ہوئے تھے۔⁽⁵⁾

5 اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے

حضرت سیدنا بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک جنت میں بالا خانے ہیں جن کے باہر سے اندر کا حصہ نظر آتا ہے اور اندر سے باہر کا منظر نظر آتا ہے، اللہ پاک نے اسے اپنے لیے محبت کرنے والوں اور اپنے لیے ایک دوسرے سے ملنے والوں اور اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے۔⁽⁶⁾

6 فقر (یعنی غربت) اختیار کرنے والے

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: جنت میں ایسے بالا خانے (یعنی بلند محلات) ہیں جن کی طرف اہل جنت ایسے دیکھیں گے جیسے دنیا والے آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہیں، ان میں صرف فقر (یعنی غربت) اختیار کرنے والے نبی، شہید فقیر اور فقیر مومن داخل ہوں گے۔⁽⁷⁾

اے عاشقانِ جنت! جنت میں بلند مقام اور اونچے اونچے محلات پانے کے لیے ہمیں خوب نیکیاں کرنا ہوئیں اور بُرائی سے بچنے والا بننا ہوگا، اللہ پاک ہمیں اپنی رضا کے لیے جنت میں بلند محلات حاصل کرنے والی نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین بِحَاجَةِ خَاتَمِ النَّبِيِّینَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ کس کے لیے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اُس کے لیے ہیں جو نرم گفتگو کرے، کھانا کھلائے، مُتَوَاتِر (یعنی لگاتار) روزے رکھے اور رات کو اُٹھ کر اللہ پاک کے لیے نماز پڑھے جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔⁽³⁾

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ”متواتر“ (یعنی لگاتار) روزے رکھنے کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی ہمیشہ روزے رکھیں سوا ان پانچ دنوں کے جن میں روزہ حرام ہے یعنی شوال کی یکم اور ذی الحجہ کی دسویں تا تیرہویں یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو ہمیشہ روزے رکھتے ہیں، بعض نے فرمایا کہ اس کے معنی ہیں ہر مہینے میں مسلسل تین روزے رکھے۔⁽⁴⁾

4 سلام کو عام کرنے اور ہمیشہ روزے رکھنے والے

ایک طویل روایت میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے بالا خانوں (یعنی اونچے اونچے محلات) کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان! ضرور ارشاد فرمائیے! ارشاد فرمایا: جنت میں جو اہر کی مختلف اقسام کے بالا خانے ہیں جن کا بیرونی منظر اندر سے اور اندرونی منظر باہر سے دکھائی دیتا ہے۔ ان میں ایسی نعمتیں، ثواب اور عزت و کرامت ہے جن کے متعلق نہ تو کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی آنکھ نے انہیں دیکھا۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان! یہ کس کے لیے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اس خوش بخت کے لیے جو سلام کو عام کرے، ہمیشہ روزے رکھے، لوگوں کو کھانا کھلائے اور نماز پڑھے جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کون ان کاموں کی طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: میری اُمت میں سے جو اس کی طاقت رکھتا ہے عنقریب

(1) مسلم، ص 1163، حدیث: 7144 (2) شعب الایمان، 6/ 487، حدیث: 9002
(3) ترمذی، 4/ 237، حدیث: 2535 (4) المرأة المناجیح، 2/ 260 (5) حلیۃ الاولیاء، 2/ 404، الحدیث 2739 (6) معجم اوسط، 2/ 166، حدیث: 2903 (7) احیاء علوم الدین، 4/ 249

مَنْ إِلَهَ غَيْرُهُ ﴿١﴾ ترجمہ کنز الایمان: اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ (4)

اللہ پاک نے قرآن کریم کی متعدد آیات مبارکہ میں اپنی عبادت کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا: ﴿وَإِنَّا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ﴾ (5) ترجمہ کنز الایمان: اور میں تمہارا رب ہوں تو میری عبادت کرو۔ (5)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (6) ترجمہ کنز الایمان: اے لوگو اپنے رب کو پوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا یہ اُمید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیزگاری ملے۔ (6)

اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عبادت کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ (7) ترجمہ کنز الایمان: اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت میں رہو۔ (7)

ان آیات بینات سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک ہی عبادت کے لائق ہے، صرف اسی کی عبادت کی جائے اور وہی عبادت کا اجر و ثواب بھی عطا فرمائے گا۔ کسی کو دکھانے، سنانے اور اپنی واہ و کروانے کے بجائے محض اللہ پاک کی رضاپانے اور ثواب کمانے کے لئے عبادت کرنی چاہئے کہ اخلاص کے ساتھ کیا جانے والا عمل ہی بارگاہ الہی میں مقبول ہوتا ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ﴾ (8) ترجمہ کنز الایمان: تو اللہ کو پوجو نہ اس کے بندے ہو کر۔ (8)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا﴾ (9) ترجمہ کنز الایمان: تو جسے اپنے رب سے ملنے کی اُمید ہو اُسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔ (9)

اللہ پاک کا بندوں پر یہ حق ہے کہ بندے اس کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مُعَاذُ! کیا

اللہ پاک کی عبادت کی تعلیم

سید بہرام حسین عطارى عذی* (رحمہ)

مسلمانوں کا سب سے پہلا اور بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ اللہ پاک ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور وہی عبادت کے لائق ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَالْهُكْمُ إِلَهُ وَاحِدٌ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ (1) ترجمہ کنز الایمان: اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان۔ (1) ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ (2) ترجمہ کنز الایمان: تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔ (2)

تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اپنی اُمتوں کو ایک اللہ کی عبادت کرنے کی تعلیم دی، ان کی دعوت کے اس بنیادی نکتے کو بیان کرتے ہوئے اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ﴾ (3) ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک ہر اُمت میں سے ہم نے ایک رسول بھیجا کہ اللہ کو پوجو اور شیطان سے بچو۔ (3) قرآن کریم میں مختلف مقامات پر کئی انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا یہ مقولہ موجود ہے جو انہوں نے اپنی اپنی قوم سے فرمایا تھا: ﴿يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ

پاک کی عبادت کے لئے فارغ کر دیا، اپنی زبان کو اللہ پاک کے ذکر سے تر رکھا اور اپنے دل کو اللہ پاک کی یاد سے معمور کیا تو اللہ پاک انہیں اپنے فضل و کرم سے رزق عطا فرماتا، برکتوں سے نوازتا اور ان کے تمام تر معاملات میں انہیں کافی ہو جاتا ہے۔

یاد رکھئے! اللہ پاک نے انسان کو جو اتنی فضیلت و کرامت عطا فرمائی کہ اسے اشرف المخلوقات بنایا اور عزت و عظمت کا تاج اس کے سر پر سجایا، یہ عزت و عظمت اسی وقت ہے جب انسان اپنے رب کا فرمانبردار بن کر اس کی بندگی کرتا رہے ورنہ اللہ پاک کے ہاں اس کی کوئی قدر و منزلت نہیں۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿قُلْ مَا يَعْْبُوْا اِيْكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ﴾ ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ تمہاری کچھ قدر نہیں میرے رب کے یہاں اگر تم اسے نہ پوجو۔⁽¹³⁾ یعنی جو رب کی عبادت نہ کرے اس کی بارگاہ الہی میں نہ قدر ہے نہ عزت، اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ متقی و عابد مومن کی وہاں قدر بھی ہے عزت بھی۔ رب فرماتا ہے: ﴿وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے۔⁽¹⁴⁾ پھر جیسا تقویٰ و عبادت ایسی ہی قدر و عزت ہے۔ انسان مٹی یا پانی کا ڈھیر ہے۔ اس میں نور ایمان قابل قدر چیز ہے:

شکل بشر میں نور الہی اگر نہ ہو!

کیا قدر اُس خمیر کا ڈھیر رکی ہے⁽¹⁵⁾

لہذا انسان کی قدر و عزت ایمان و عبادت سے ہے۔⁽¹⁶⁾ زندگی عبادت کے لئے ملی ہے، بغیر بندگی کے بسر کی جانے والی زندگی باعث شرمندگی ہے۔

زندگی آمد برائے بندگی زندگی بے بندگی شرمندگی

(1) پ2، البقرة: 163 (2) پ26، محمد: 19 (3) پ14، النحل: 36 (4) پ8، الاعراف: 85 (5) پ17، الانبیاء: 92 (6) پ1، البقرة: 21 (7) پ14، الحجر: 99 (8) پ23، الزمر: 2 (9) پ16، الکصف: 110 (10) بخاری، 2/ 269، حدیث: 2856 (11) پ27، الذریت: 56 (12) ترمذی، 4/ 211، حدیث: 2474 (13) پ19، الفرقان: 77 (14) پ28، الملقون: 8 (15) حدائق بخشش، ص 206 (16) نور العرفان، پ19، الفرقان، تحت الآية: 77۔

جانتے ہو اللہ کا حق اپنے بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ پاک اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: اللہ کا حق تو بندوں پر یہ ہے کہ اُس کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا حق اللہ پاک پر یہ ہے کہ جو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو اُسے عذاب نہ دے۔⁽¹⁰⁾

عبادت کرنے سے جہاں اللہ پاک کے حق کی ادائیگی ہوتی ہے وہاں انسان کے دُنیا میں آنے کا اصل مقصد بھی پورا ہوتا ہے، اللہ پاک کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾^(۱۰) ترجمہ کنز الایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔⁽¹¹⁾ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اپنے دُنیا میں آنے کے مقصد میں کامیاب ہو جائیں تو ہمیں اپنی زندگی شریعت و سنت کے مطابق گزارنی ہوگی۔ اگر ہمارا اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا الغرض ہر ہر کام شریعت و سنت کے مطابق ہو جائے تو ہمارا ایک ایک لمحہ عبادت میں شمار ہوگا۔ اللہ پاک کی رحمت ہمارے شامل حال ہوگی اور ہمارے بگڑے ہوئے کام بھی بنتے چلے جائیں گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عظیم ہے: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اے انسان! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جائیں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے دونوں ہاتھ مصروفیات سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند نہیں کروں گا۔⁽¹²⁾

اس حدیث پاک میں بیان کردہ فرمانِ عالیشان کے نظارے فی زمانہ عام دیکھنے کو ملتے ہیں کہ مسلمان مال و دولت کمانے میں اس قدر مگن ہو چکے ہیں کہ دن رات، صبح شام اسی میں سرگرداں ہیں، ان کے پاس اتنا وقت بھی نہیں کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو سکیں اور اس خالق و مالک کو یاد کر سکیں جو حقیقی روزی دینے والا ہے۔ اتنی محنت و کوشش کرنے کے باوجود آج جو ان کا معاشی حال ہے وہ سب کے سامنے ہے، ہر کوئی رزق میں تنگی، بے برکتی، مہنگائی، بیماری اور پریشانی کا رونا رہا ہے۔ اس کے برعکس جنہوں نے اپنے آپ کو اللہ

اسلام کا نظامِ طہارت و نظافت (قسط: 01)

مولانا فرمان علی عطاری مدنی

ہیں اس لیے ہر مرد و عورت کو ہمیشہ صفائی ستھرائی کی عادت ڈالنی چاہیے۔⁽²⁾ اسلام نے ایک ایسا نظامِ طہارت مہیا کیا ہے جس کے ذریعے مسلمان اپنی ذات، گھر، خاندان، معاشرے حتیٰ کہ دل اور روح کو بھی صاف ستھرا رکھ سکتا ہے۔ طہارت کا مطلب پاکی اور صفائی ہے اور اسلامی عبادات، معمولات اور زندگی کے دیگر امور میں اس کی بڑی اہمیت ہے۔ طہارت کے نظام میں مختلف اصول اور طریقے شامل ہیں، آج اسی حوالے سے کچھ مدنی پھول پڑھنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

جسم کی طہارت اسلام نے جسمانی صفائی ستھرائی کا حکم دیا اور اس کی طہارت کے مختلف طریقے بھی بتائے جن کے ذریعے جسم پاک صاف ہو جاتا ہے۔ مکمل جسم کی پاکی اور صفائی کے لیے غسل اور مختلف اعضاء کی صفائی کے لیے وضو اور دیگر ذرائع بھی بیان کیے ہیں جن کے ذریعے جسمانی صفائی کا خیال رکھا جاسکتا ہے۔

1 استنجا کے بعد طہارت بول و براز کا اخراج طبعی حاجت ہے۔ اسلام نے فضائے حاجت کا طریقہ بھی بیان فرمایا ہے کہ

اسلام جیسے باطن اور ایمان و نظریات کے بارے میں انتہائی پاکیزہ تعلیمات رکھتا ہے ایسے ہی ظاہری ستھرائی و صفائی کے بارے میں بھی واضح تعلیمات عطا فرماتا ہے، اسلام گندگی کو ناپسند اور صفائی ستھرائی اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک! اسلام صاف ستھرا (دین) ہے تو تم بھی نظافت حاصل کیا کرو کیونکہ جنت میں صاف رہنے والا ہی داخل ہوگا۔⁽¹⁾ علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یہ مبارک عادت (صفائی ستھرائی) بھی مردوں اور عورتوں کے لیے نہایت ہی بہترین خصلت ہے جو انسانیت کے سر کا ایک بہت ہی قیمتی تاج ہے۔ امیری ہو یا فقری ہر حال میں صفائی ستھرائی انسان کے وقار و شرف کا آئینہ دار اور محبوب پروردگار ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کا یہ اسلامی نشان ہے کہ وہ اپنے بدن، اپنے مکان و سامان، اپنے دروازے اور صحن وغیرہ ہر چیز کی پاکی اور صفائی ستھرائی کا ہر وقت دھیان رکھے۔ گندگی اور پھوٹھڑپن انسان کی عزت و عظمت کے بدترین دشمن

بتا ہے وہیں اس کے اعضاء وضو کی صفائی بھی ہوتی ہے اور احادیث مبارکہ کے مطابق جسم کے ان حصوں کے گناہ بھی جھڑ جاتے ہیں⁽⁵⁾ نیز وضو کرنے والے کو طبی اور سائنسی کئی فوائد و ثمرات بھی حاصل ہوتے ہیں۔ وضو کے طبی و سائنسی فوائد جاننے کے لیے مکتبہ المدینہ کار سالہ ”وضو اور سائنس“ کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔

3 مسواک کرنا سنت کے مطابق وضو کیا جائے تو اس کا ایک جز مسواک کرنا بھی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو سے پہلے مسواک کرنا پسند فرماتے ایک حدیث پاک میں یہاں تک ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے میری اُمت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں وضو سے پہلے مسواک کو لازم قرار دیتا۔⁽⁶⁾ مسواک کرنے سے منہ میں موجود غذاؤں کے اجزاسڑتے نہیں اور منہ کی صفائی ہو جاتی ہے اور بندہ صاف منہ لے کر بارگاہ الہی میں سر بسجود ہوتا ہے نیز مسواک سے اس کے علاوہ بھی کثیر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ مسواک کے بارے میں مزید معلومات کے لیے رسالہ ”مسواک شریف کے فضائل“ کا مطالعہ کیجیے۔

4 ناخن تراشنا جسمانی صفائی میں ناخن تراشنا اور مونے زیرِ ناف صاف کرنا بھی شامل ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق اس بارے میں یہ حکم ہے کہ 40 دن کے اندر اندر ناخن اور جسم کے غیر ضروری بال صاف کر لیے جائیں اور بلا عذر شرعی 40 دن سے زائد کر دینا ناجائز و گناہ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مونے زیرِ ناف اور ناخن نہ تراشے اور مونچھ نہ کاٹے، وہ ہم میں سے نہیں۔⁽⁷⁾ طبی لحاظ سے بڑے ناخن مضرِ صحت ہیں، ناخن تراشنا جہاں ایک طرف صحت کا باعث ہے تو دوسری جانب سنت و مستحب عمل ہے اور بندہ سنت کے مطابق انہیں تراش کر ثواب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ جمعہ کے دن ناخن تراشنا مستحب ہے، ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جمعہ کا انتظار نہ کریں کیونکہ ناخنوں کا بڑا ہونا تنگیِ رزق کا سبب ہے۔⁽⁸⁾

پہلے پانی سے نجاست کو اچھی طرح دور کیا جائے اگر پانی نہ ہو تو مٹی کے ڈھیلوں کے ذریعے پاکی حاصل کی جائے۔ مٹی کے ڈھیلے سے طہارت کا حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ مٹی میں بھی پاک کرنے کی صلاحیت رکھی گئی ہے۔ اگر اسلام کے بتائے ہوئے طریقہ کار کے مطابق نجاست کو صاف نہ کیا جائے تو جسم پاک نہ ہوگا جس سے نماز و دیگر عبادات کی ادائیگی درست نہیں ہوگی نیز صفائی کرنے سے بیماریوں سے بھی حفاظت رہتی ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق مٹی میں نوساڈر (AMMONIUM CHLORIDE) نیز بدبو دور کرنے والے بہترین اجزا موجود ہیں۔ پیشاب اور فضلہ جراثیم سے لبریز ہوتا ہے، اس کا جسم انسانی پر لگنا نقصان دہ ہے۔ اس کے اجزا بدن پر چپکے رہ جانے کی صورت میں طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ ”ڈاکٹر ہلوک“ لکھتا ہے: استنجا کے مٹی کے ڈھیلے نے سائنسی دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال رکھا ہے۔ مٹی کے تمام اجزا جراثیم کے قاتل ہوتے ہیں لہذا مٹی کے ڈھیلے کے استعمال سے پردے کی جگہ پر موجود جراثیم کا خاتمہ ہو جاتا ہے بلکہ اس کا استعمال ”پردے کی جگہ کے کینسر“ سے بچاتا ہے۔⁽³⁾ اس بارے میں مزید معلومات کے لیے مکتبہ المدینہ کار سالہ ”استنجا کا طریقہ“ کا مطالعہ کرنا مفید ہے۔

2 وضو جسمانی صفائی کا ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے بندہ مومن عبادت، تلاوت اور ان کاموں کو کرنے کے قابل ہو جاتا ہے جو بغیر وضو کے جائز نہیں ہوتے۔ نمازوں کی ادائیگی کے لیے وضو شرط رکھا گیا اور قرآن پاک میں اس کا حکم دیا گیا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنے منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گتوں تک پاؤں دھوؤ۔⁽⁴⁾

وضو کرنے سے جہاں ایک مسلمان حکم خداوندی کا عامل

اور پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، انسانی فطرت صفائی ستھرائی اور خوبصورتی کو پسند کرتی ہے اسی وجہ سے اسلام نے فطرت انسانی کا لحاظ کرتے ہوئے مسلمانوں کو پورے جسم کی صفائی کے لیے غسل کی ترغیب دلائی ہے نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: لازم ہے ہر مسلمان پر کہ ہر سات دن میں ایک دن غسل کرے جس میں سر و جسم دھوئے۔⁽¹¹⁾

حکیم الامت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں ایک دن سے مراد جمعہ کا دن ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہفتہ میں جمعہ کے دن غسل کر لینا چاہیے تاکہ بدن بھی صاف ہو جائے اور کپڑے بھی اور جمعہ کی بھیڑ میں مسلمانوں کو تکلیف نہ ہو، چونکہ سر میں میل جوئیں زیادہ ہو جاتی ہیں، اس لیے خصوصیت سے اس کا ذکر کیا ورنہ جسم میں یہ بھی داخل تھا۔ غسل میں کٹی اور ناک میں پانی لینا اور تمام جسم کا دھونا ہمارے ہاں فرض ہے۔⁽¹²⁾

بعض صورتوں میں عبادات اور معاملات کی ادائیگی کے لیے پورا جسم پاک کرنا ضروری قرار دیا ہے اور اس صورت میں غسل نہ کرنا یا اسلام کے بتائے ہوئے طریقہ کار کے مطابق نہ کرنا عبادات کے ضائع ہونے اور بندے کے گنہگار ہونے کا سبب بن سکتا ہے۔ دین اسلام نے نہ صرف زندگی میں جسمانی صفائی کے لیے غسل کا حکم دیا بلکہ مرنے کے بعد بھی مردوں کو غسل دے کر دفنانے کو لازمی قرار دیا ہے۔ غسل کے متعلق مسائل جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ ”غسل کا طریقہ“ کا مطالعہ کیجیے ان شاء اللہ بے حد مفید ثابت ہو گا۔ (جاری ہے)

(1) کنز العمال، ج: 5، 9: 123، حدیث: 25996 (2) حنفی زیور، ص 139 (3) استنجا کا طریقہ، ص 10 (4) 6، المسألة: 6 (5) مسند احمد، 1/ 130، حدیث: 415 (6) ترمذی، 100/ 1، حدیث: 23 (7) مسند احمد، 9/ 125، حدیث: 23539 (8) بہار شریعت، 3/ 582 (9) 5، النساء: 43 (10) بخاری، 1/ 133، حدیث: 334 (11) بخاری، 1/ 310، حدیث: 897 (12) المرأة المناجیح، 1/ 345 تا 346 ملاحظہ۔

5 تیمم اسلامی احکام انسانی طبیعت کے موافق ہیں، اسلام نرمی اور آسانی کا حکم دیتا ہے اسی وجہ سے اپنے ماننے والوں کو نماز اور دیگر عبادات کی ادائیگی کے لیے سفر و حضر میں پانی کی عدم موجودگی یا بیماری کی حالت میں پاکی حاصل کرنے کے لیے تیمم کا حکم فرمایا ہے جو وضو و غسل کا قائم مقام ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لِمَسْتُمُ النِّسَاءِ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضاے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو بے شک اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔⁽⁹⁾

آیت مبارکہ کے آخری جز کا شان نزول یہ ہے کہ غزوہ بنی مُضَلِّق میں جب لشکر اسلام رات کے وقت ایک بیابان میں ٹھہرا جہاں پانی نہ تھا اور صبح وہاں سے کوچ کرنے کا ارادہ تھا، وہاں اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا، اس کی تلاش کے لیے سیدہ دو عالم ﷺ نے وہاں قیام فرمایا، صبح ہوئی تو پانی نہ تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔⁽¹⁰⁾

تیمم کا طریقہ تیمم کرنے والا پاکی حاصل کرنے کی نیت کرے اور جو چیز مٹی کی جنس سے ہو جیسے گرد، ریت، پتھر، مٹی کا فرش وغیرہ، اس پر دو مرتبہ ہاتھ مارے، ایک مرتبہ ہاتھ مار کر چہرے پر پھیر لے اور دوسری مرتبہ زمین پر ہاتھ پھیر کر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر پھیر لے۔ تیمم کے مزید احکام جاننے کے لیے بہار شریعت، جلد 1، حصہ نمبر 2 سے ”تیمم کا بیان“ مطالعہ فرمائیں۔

6 غسل کے ذریعے طہارت غسل بھی جسمانی صفائی ستھرائی

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

﴿محمد کی محبت دین حق کی شرطِ اول ہے﴾

اللہ تعالیٰ سچا اسلام دے اور اس پر سچی استقامت عطا فرمائے اور اپنی اور اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی محبت دے اور ان کے دشمنوں سے کامل عداوت و نفرت عطا فرمائے کہ بغیر اس کے مسلمان نہیں ہو سکتا اگرچہ لاکھ دعویٰ اسلام کرے اور شبانہ روز نماز روزے میں منہمک رہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 21/ 177)

﴿رب کی نعمتوں کا سرچشمہ ہیں حضور﴾

دین و دنیا و جسم و جاں میں جو نعمت کسی کو ملی اور ملتی ہے اور ابد الآباد تک ملے گی سب حضور اقدس خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے اور حضور کے مبارک ہاتھوں سے ملی اور ملتی ہے اور ابد الآباد تک ملے گی۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/ 195)

﴿کوئی دُعا تو سَل سے خالی نہیں﴾

مسلمان کے دل میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو سَل رچا ہوا ہے اس کی کوئی دُعا تو سَل سے خالی نہیں ہوتی اگرچہ بعض وقت زبان سے نہ کہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/ 194)

عطا کا چمن کتنا پیارا چمن

﴿عشق رسول بڑھانے کا نسخہ﴾

عشق رسول بڑھانے کے لیے خوش الحان نعت خواں سے نعت شریف سننی چاہیے۔ (مدنی مذاکرہ، 6 ربیع الاول 1444ھ)

﴿مطالعہ سیرت کا ثمرہ﴾

بندہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے متعلق جتنا مطالعہ کرے گا محبت مزید بڑھے گی۔ (مدنی مذاکرہ، 6 ربیع الاول 1444ھ)

﴿جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں﴾

اگر کوئی دربارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دُور ہوا تو پھر اس کو کوئی جائے پناہ نہیں ملے گی، دَر کی ٹھوکریں کھائے گا، خوار ہو گا، برباد ہو گا۔ (مدنی مذاکرہ، 21 ربیع الاول 1445ھ)



بزرگانِ دین کے مبارک فرامین

The Blessed quotes of the pious predecessors

مولانا ابوشیخان عطار بنوریؒ

باتوں سے خوشبو آئے

﴿محبتِ الہی کا ثبوت﴾

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق و افعال اور احکامات و سنتوں کی پیروی کرنا اللہ سے محبت کا ثبوت ہے۔ (ارشادِ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ) (طبقات الصوفیہ، ص 30)

﴿دعویٰ محبت کی صداقت کا معیار﴾

جو فقر سے محبت کے بغیر محبت رسول کا دعویٰ کرے وہ کذاب (یعنی بڑا جھوٹا) ہے۔ (ارشادِ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ) (حلیۃ الاولیاء، 8/ 79)

﴿عشق و ادب لازم یک دگر ہیں﴾

جس دل میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجزن ہو گا اس سے بے ادبی ہر گز سرزد نہ ہو گی اور جس دل میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہو اس سے بے ادبیاں سرزد ہوتی رہتی ہیں۔ (ارشادِ حضرت علامہ مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ علیہ) (عشقِ مصطفیٰ، ص 23)



اَحْکَامِ تَحَارَاتِ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطار مدنی

اگر آپ بھی کاروباری مسائل سے متعلق کچھ پوچھنا چاہتے ہیں تو نیچے دیئے گئے ای میل ایڈریس پر اپنا سوال لکھ کر بھیج دیں۔ iec@daruliftaahlesunnat.net

1 دوست کو گھر میں شریک بنا کر کرایہ آپس میں تقسیم کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے کچھ عرصہ پہلے ساڑھے چھ لاکھ روپے میں ایک مکان خریدا۔ اب زید یہ چاہتا ہے کہ اپنے دوست عمر کو اس گھر کے ایک چوتھائی حصے میں شریک کر لے اور دونوں مل کر اس کا کرایہ وصول کریں۔ یہ ارشاد فرمائیں کہ کیا زید کا اپنے دوست عمر کو اس مکان میں شریک کرنا شرعاً جائز ہے؟ اگر جائز ہے تو زید قیمت خرید کے اعتبار سے اسے گھر میں شریک کرے گا یا موجودہ ویلیو کے اعتبار سے شریک کرے گا؟ کیونکہ اس گھر کی موجودہ ویلیو سات لاکھ روپے ہے۔ نیز زید اور عمر کے درمیان کرایہ کی رقم کس اعتبار سے تقسیم ہوگی؟

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں زید اپنی ملکیت میں بکر کو شامل کر سکتا ہے چوتھائی حصہ یعنی 25 فیصد اگر اسے دینا چاہتا ہے تو دے سکتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ فریقین قیمت یعنی معاوضہ کی مقدار پر اتفاق کریں۔ یہ ضروری نہیں کہ قیمت خرید کے مطابق یا پھر موجودہ مارکیٹ ویلیو کے مطابق حصہ بیچا جائے بلکہ باہمی رضا مندی سے کوئی بھی قیمت طے کی جاسکتی ہے۔ رہی بات کرایہ تقسیم کرنے کی توجس کا جتنا شیر ہو گا اس

کے مطابق ہی وہ کرایہ کا حق دار ہو گا۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”ایک شخص نے کوئی چیز خریدی ہے کسی دوسرے شخص نے اس سے یہ کہا مجھے اس میں شریک کر لے مشتری نے کہا شریک کر لیا اگر یہ باتیں اس وقت ہوئیں کہ مشتری نے بیع پر قبضہ کر لیا ہے تو شرکت صحیح ہے اور قبضہ نہ کیا ہو تو شرکت صحیح نہیں کیونکہ اپنی چیز میں دوسرے کو شریک کرنا اس کے ہاتھ بیع کرنا ہے اور بیع اسی چیز کی ہو سکتی ہے جو قبضہ میں ہو اور جب شرکت صحیح ہوگی تو نصف ثمن دینا لازم ہو گا کہ دونوں برابر کے شریک قرار پائیں گے البتہ اگر بیان کر دیا ہے کہ ایک تہائی یا چوتھائی یا اتنے حصہ کی شرکت ہے تو جو کچھ بیان کیا ہے اتنی ہی شرکت ہوگی اور اسی کے موافق ثمن دینا لازم ہو گا۔“ (بہار شریعت، 2/515)

اجرت کی تقسیم کاری بقدر حصص ہوگی۔ جیسا کہ درر الحکام میں ہے: ”لو اجر الشکاء الحانوت المشترک بینہم لآخر فیجب تقسیم بدل الایجار بینہم حسب حصصہم فی الحانوت“ یعنی اگر شرکاء نے اپنی مشترکہ دکان دوسرے شخص کو کرایہ پر دی تو اجرت کی تقسیم کاری دکان میں موجود حصوں کے مطابق ہوگی۔ (درر الحکام شرح مجلیۃ الاحکام، 3/27)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

*محقق اہل سنت، دارالافتاء اہل سنت
نور العرفان، کھارادر کراچی

میں کہ کیا کمیٹی (B.C) جمع کرنے والا یہ شرط لگا سکتا ہے کہ جو شخص تاخیر سے کمیٹی کی قسط جمع کروائے گا وہ اس تاخیر کی بناء پر اضافی پیسے بھی دے گا؟

الجواب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ
جواب: کمیٹی جمع کرنے والے کا یہ شرط لگانا کہ جو شخص تاخیر سے کمیٹی کی قسط جمع کروائے گا وہ اس تاخیر کی بناء پر اضافی پیسے بھی دے گا یہ شرط ناجائز و حرام ہے کیونکہ اگر قسط جمع کروانے والے کی کمیٹی اب تک نہیں کھلی تو اس صورت میں وہ مقروض نہیں ہے لہذا تاخیر کی بناء پر اس سے اضافی پیسے لینا مالی جرمانہ ہے جو کہ ناجائز و گناہ ہے۔ اور اگر اس شخص کی کمیٹی کھل چکی ہے اور اس پر بقیہ قسطیں باقی ہیں تو اس صورت میں وہ مقروض ہے لہذا کمیٹی جمع کرنے والے کا تاخیر کی بناء پر اس شخص سے اضافی پیسے لینا سود ہے جو کہ سخت ناجائز و حرام ہے۔

چنانچہ مبسوط میں ہے: ”مقابلة الاجل بالدرهم ربا“ ترجمہ: مدت کے مقابلے میں (قیمت کے علاوہ) دراهم لینا سود ہے۔ (المبسوط، 13/126)

مالی جرمانے سے متعلق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”تعزیر بالمال منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل جائز نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ، 5/112)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

کاروباری مسائل جاننے کے لئے ہماری ویب سائٹ
www.iecdawateislami.com
کے ذریعے Take Appointment پورٹل پر
لاگ ان ہو کر Appointment لے سکتے ہیں۔



2 کمیٹی ڈالنے والے کا انتقال ہو جائے تو جمع شدہ رقم کا حکم؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص نے دو کمیٹیاں ڈالی ہوئی تھیں، ان میں سے ایک کمیٹی کی رقم یعنی 8 لاکھ روپے اس کو مل گئی تھی اور ٹوٹل وہ 10 لاکھ 50 ہزار روپے دونوں کمیٹیوں کی رقم بھر چکا تھا اور اب اس کا انتقال ہو گیا جس کی وجہ سے مزید کمیٹیاں وہ جمع نہیں کروائے گا اور اس کی دوسری کمیٹی تقریباً 7 ماہ بعد کھلے گی اب سوال یہ ہے کہ جو ڈھائی لاکھ روپے مرحوم نے اضافی جمع کروائے تھے کیا وہ ورثاء کو فوراً دینا لازم ہے؟

الجواب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ
جواب: بیان کردہ صورت میں مرحوم دونوں کمیٹیوں کی مد میں 10 لاکھ 50 ہزار روپے ادا کر چکا تھا اور اس کو ایک کمیٹی کی مد میں 8 لاکھ روپے مل چکے تھے لہذا مجموعی طور پر ڈھائی لاکھ روپے کی رقم کمیٹی والے پر قرض ہوئی اور عند الشرح قرض کو مطالبہ پر لوٹانا لازم ہوتا ہے بہر حال کمیٹی والے پر یہ ڈھائی لاکھ روپے ورثاء کو دینا لازم ہے، اب اس کا طریقہ کار یہ ہو سکتا ہے کہ میت کے ورثاء اور کمیٹی والا باہمی رضامندی سے کوئی ایک تاریخ طے کر لیں جس میں رقم کی واپسی ہوگی۔ اور ورثاء کو بھی چاہیے کہ اگر کمیٹی والا فوری ادائیگی پر قادر نہیں ہے اور وقت کا مطالبہ کرتا ہے تو اس سے فی الفور ادائیگی کا مطالبہ نہ کریں بلکہ کچھ مہلت دے دیں۔

ہمارے یہاں کمیٹی کی رقم بطور قرض دی جاتی ہے چنانچہ علامہ علاؤ الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ قرض کی تعریف کے متعلق درمختار میں لکھتے ہیں: ”شروعاً: ما تعطیہ من مثلی لتتقاضا“ یعنی شرعی اعتبار سے قرض وہ مثلی مال ہے جسے تم اس جیسا واپس حاصل کرنے کی غرض سے دیتے ہو۔ (درمختار، 5/161)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

3 کمیٹی تاخیر سے دینے پر اضافی پیسے لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے

(قسط: 01)

حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام

مولانا ابو عبید عطار بنی

جھلکتی، ناک اُونچی، رُخسارے ہلکے، چہرہ خوبصورت جبکہ لب زیریں پر ایک تل تھا، (4) آپ علیہ السلام کو اونٹ کا گوشت اور اونٹنی کا دودھ بہت پسند تھا لیکن ایک مرتبہ بہت زیادہ بیمار ہوئے اور بیماری طول پکڑ گئی تو آپ نے یہ منت مانی کہ اگر اللہ اس بیماری سے شفا عطا فرمادے تو میں اپنی سب سے پسندیدہ چیز نہ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا۔ (5)

والد محترم کی دعا ایک مرتبہ والد ماجد حضرت اسحاق علیہ السلام نے آپ علیہ السلام کو اپنے قریب بلایا اور یہ دعادی کہ اللہ تمہاری اولاد میں انبیاء اور بادشاہوں کو پیدا کرے۔ (6)

نکاح و اولاد حضرت اسحاق علیہ السلام کی طرف سے آپ علیہ السلام کو یہ وصیت تھی کہ کسی کنعانی عورت سے نکاح نہ کریں بلکہ اپنے ماموں کی بیٹی سے نکاح کریں، لہذا آپ علیہ السلام نے سفر اختیار کیا (7) اور ماموں لیان کی بڑی بیٹی سے ”لیا“ سے پھر ان کے انتقال کے بعد چھوٹی بیٹی ”راحیل“ سے نکاح کیا، (8) اللہ کریم نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے مال و اولاد میں برکت عطا فرمائی اللہ کی رحمت سے آپ کے ہاں 12 بیٹے پیدا ہوئے (9) پہلی زوجہ محترمہ ”لیا“ سے 6 بیٹے، مزید دو بیویوں سے 4 لڑکوں کی پیدائش ہوئی جبکہ بی بی ”راحیل“ سے دو بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام اور بنیامین پیدا ہوئے۔ (10) والد محترم حضرت اسحاق علیہ السلام کی حیات مبارکہ میں ہی حضرت یعقوب علیہ السلام کے اکثر بیٹے پیدا ہو چکے تھے۔ (11)

ذریعہ معاش حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد بکریاں

پیارے اسلامی بھائیو! خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر مبارک اس وقت 120 سال ہو چکی تھی جب سادہ رُو، نوجوانوں کی حسین شکلوں میں فرشتوں نے بیٹے حضرت اسحاق اور ان کے بعد پوتے حضرت یعقوب علیہا السلام کی پیدائش کی خوشخبری سنائی تھی۔ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے پچھلے شماروں میں آپ معزز نبی حضرت اسحاق علیہ السلام کے تفصیلی حالات مبارکہ پڑھ چکے ہیں، اب مکرم نبی حضرت یعقوب علیہ السلام کی بابرکت سیرت پڑھیے:

پیدائش حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کی پیدائش سرزمین کنعان (فلسطین) میں ہوئی، اس وقت والد محترم حضرت اسحاق علیہ السلام کی عمر مبارک 60 سال سے اوپر تھی حضرت یعقوب علیہ السلام والد محترم حضرت اسحاق علیہ السلام کی محبتوں اور شفقتوں کے سائے میں پل بڑھ کر جوان ہوئے۔ (1)

لقب کا معنی آپ علیہ السلام کا لقب ”اسرائیل“ ہے اور یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے، عربی زبان میں اس کا معنی ”صَفْوَةُ اللَّهِ“ ہے یعنی اللہ پاک کا منتخب و پسندیدہ بندہ، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ”اسراء“ کا معنی ”عبد“ یعنی بندہ اور ”ایل“ سے مراد ”اللہ“ تو اسرائیل کا معنی ہوا ”عبد اللہ“ یعنی اللہ کا بندہ۔ (2)

اوصاف و حلیہ مبارکہ اللہ کریم کے پیارے کریم نبی حضرت یعقوب علیہ السلام اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے، مضبوط اعصاب رکھنے والے، پُر وقار اور خاموش طبیعت رکھنے کے ساتھ ساتھ ظاہری و باطنی حُسن و خوبیوں سے مالا مال تھے، (3) گوار رنگ جس میں سُرخ

گئے۔ خواب میں دیکھا کہ آسمان سے زمین تک ایک سیڑھی لٹکی ہوئی ہے اور فرشتے اس سیڑھی سے اوپر نیچے آ جا رہے ہیں،⁽²⁴⁾ پھر اللہ کریم نے آپ کی طرف وحی فرمائی: میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں ہی تمہارا اور تمہارے باپ دادا کا معبود ہوں، میں نے تمہیں مقدس سر زمین کا وارث بنا دیا ہے، پھر تمہارے بعد تمہاری اولاد کو وارث کیا، اور میں تمہیں اور تمہاری اولاد کو بابرکت بناؤں گا اور کتاب، حکمت اور نبوت رکھوں گا، میں تمہارے ساتھ ہوں، میں تمہاری حفاظت کروں گا۔⁽²⁵⁾ حضرت یعقوب علیہ السلام جب نیند سے بیدار ہوئے تو اس بابرکت خواب کی وجہ سے بہت خوش ہوئے آپ نے مَتّ مانی کہ اسی جگہ پر اللہ کریم کی ایک عبادت گاہ تعمیر کروں گا، پھر آپ نے وہاں ایک (مضبوط) پتھر کو تیل سے رنگ دیا تاکہ بعد میں یاد رہے کہ اسی بابرکت جگہ پر عبادت گاہ تعمیر کرنی ہے، پیارے اسلامی بھائیو! آج اسی جگہ پر قبلہ اول بیت المقدس واقع ہے۔⁽²⁶⁾

(جاری ہے)

- (1) النبوة والانبياء للصا بونی، ص 258- الانس الجلیل بتاریخ القدس والخلیل، 1/ 151
- (2) اصلاح اعمال، 1/ 402- صراط الجنان، 1/ 110 ملخصاً (3) تاریخ الانبياء للخطیب البغدادی، ص 102 (4) تاریخ ابن عساکر، 74/ 15 ماخوذاً (5) الاحادیث المختارة، 11/ 22، رقم: 11: (6) عرائس المجالس للشعلبی، ص 140 (7) الانس الجلیل بتاریخ القدس والخلیل، 1/ 152 (8) خازن، یوسف، تحت الآیة: 7/ 3/ (9) تاریخ الانبياء للخطیب البغدادی، ص 103 (10) تاریخ الانبياء للخطیب البغدادی، ص 103 تا 105 ملقطاً- خازن، یوسف، تحت الآیة: 7/ 3/ (11) تاریخ الانبياء للخطیب البغدادی، ص 104 (12) جنتی زیور، ص 547 (13) قصص الانبياء لابن کثیر، ص 287 ماخوذاً (14) قصص الانبياء لابن کثیر، ص 287 (15) تاریخ الانبياء للخطیب البغدادی، ص 102 ملخصاً (16) تاریخ الانبياء للخطیب البغدادی، ص 103 ملخصاً (17) قصص الانبياء للکسائی، ص 155 ملخصاً (18) قصص الانبياء للکسائی، ص 176، 177 ملخصاً (19) تاریخ الانبياء للخطیب البغدادی، ص 111 ملخصاً (20) صراط الجنان، 5/ 49- بتغیر (21) تاریخ الانبياء للخطیب البغدادی، ص 139 (22) روح البیان، 4/ 324، یوسف، تحت الآیة: 100 (23) تاریخ الانبياء للخطیب البغدادی، ص 102- النبوة والانبياء للصا بونی، ص 258 (24) قصص الانبياء لابن کثیر، ص 285 (25) تاریخ الانبياء للخطیب البغدادی، ص 102 (26) النبوة والانبياء للصا بونی، ص 259- سب سے پہلے بیٹ المقدس کی بنیاد کس نے رکھی؟ اس بارے میں مختلف اقوال ملتے ہیں کہ اس کی بنیاد ملائکہ یا حضرت آدم نے یا سام بن نوح نے یا پھر حضرت یعقوب علیہم السلام نے رکھی تھی۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام نے ان ہی بنیادوں پر اس کی تعمیر نو کی تھی۔ (الانس الجلیل، 1/ 71)

چراتے تھے اور بکریاں پال پال کر ان کو بچا کرتے تھے۔⁽¹²⁾ جب آپ علیہ السلام کنعان سے تشریف لے گئے تھے تو خالی ہاتھ تھے اور جب واپس کنعان لوٹ رہے تھے تو آپ کے پاس کثیر بکریاں، جانور اور غلام تھے۔⁽¹³⁾

بعثت مبارکہ اور معجزات حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کو شام کے شہروں میں مقیم کنعانی قوم کی طرف مبعوث فرمایا گیا تھا۔⁽¹⁴⁾ کتابوں میں آپ علیہ السلام کے کئی معجزوں کا ذکر ملتا ہے جن میں سے کچھ یہ ہیں **1** آپ علیہ السلام نے پانی پی کر بچا ہوا پانی کنویں میں واپس ڈالا تو کنواں پانی سے لبالب بھر گیا۔⁽¹⁵⁾ **2** آپ علیہ السلام نے درخت کے پتوں پر لعاب والی پھونک ماری جن بکریوں نے وہ پتے کھائے تو انہوں نے نرے پتے پیدا کئے، اگلے سال اسی طرح دوسری بکریوں نے پتے کھائے تو انہوں نے مادہ نچے جنے۔⁽¹⁶⁾ **3** آپ علیہ السلام نے دُعا کی تو دشمن دین کا قلعہ زمین بوس ہو گیا۔⁽¹⁷⁾ **4** ایک بد زبان کے لیے آپ علیہ السلام نے دُعا کی تو اس کی زبان بند ہو گئی پھر کسی کی سفارش پر اس کے لیے دوبارہ دُعا کی تو اس کی زبان صحیح ہو گئی۔⁽¹⁸⁾ **5** کتابوں میں یہ معجزہ بھی ملتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے ایک بھیڑیے سے کلام کیا۔⁽¹⁹⁾

وفات آپ علیہ السلام کو اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام سے بڑی محبت تھی دوسرے بیٹوں کی وجہ سے حضرت یوسف علیہ السلام آپ سے جدا ہو گئے تھے یہاں تک کہ حضرت یوسف کی جدائی میں روتے روتے آپ علیہ السلام کی آنکھ کی سیاہی کا رنگ جاتا رہا اور بینائی کمزور ہو گئی۔⁽²⁰⁾ ایک طویل عرصے بعد اللہ کریم نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو ان کے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام سے ملا دیا، پھر آپ علیہ السلام نے اپنے دوسروں بیٹوں کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف اور ان کی غلطیوں کو مُعاف کر دیا۔⁽²¹⁾ حضرت یعقوب علیہ السلام نے 147 سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔⁽²²⁾

تفصیلی سیرت مبارکہ آئیے! حضرت یعقوب علیہ السلام کی کچھ تفصیلی سیرت مبارکہ پڑھئے: جب حضرت یعقوب عراق کے شہر بابل کے قریب سرزمین ”فدان آرام“ میں اپنے ماموں کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں رات ہو گئی⁽²³⁾ آپ نے ایک جگہ آرام فرمانے کی غرض سے ایک پتھر لیا اور اپنے سر کے نیچے رکھ کر سو



حضرت مقداد بن اسود

مولانا محمد نواز احمد عطاری مدنی

صحابی رسول حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اسلام کے عظیم سپوت اور بہادر شہ سواروں میں سے ایک تھے، سخت جان، مضبوط اعضاء اور مصیبتوں میں نہ گھبرانے والے حوصلہ مند دل کے مالک تھے بہادری کی صف میں ان کا نام روشن اور ان کی صفات عام و خاص کی زبان پر جاری ہیں۔⁽¹⁾ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کا پورا نام مقداد بن عمرو ہے لیکن زمانہ جاہلیت میں آشود نامی شخص نے آپ کو اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا اس لئے آپ مقداد بن اسود کے نام سے مشہور تھے۔⁽²⁾

حلیہ مبارکہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ لمبے قد، گندمی رنگ، گھنے بال اور سُنتواں ناک کے مالک تھے جبکہ ملی ہوئی دونوں بھنوں نے آپ کی شخصیت کو پرکشش بنا دیا تھا، واڑھی مبارک نہ گھنی تھی نہ چھدری بلکہ نہایت خوبصورت تھی جس میں زرد خضاب لگایا کرتے۔⁽³⁾

فضائل و ہجرت آپ رضی اللہ عنہ کا شمار عالم فاضل صحابہ میں ہوتا ہے⁽⁴⁾ آپ قدیم الاسلام اور سابقون الاولون میں

سے ہیں، پہلے آپ نے جانب حبشہ ہجرت کی پھر مکہ لوٹ آئے، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو آپ ہجرت نہ کر سکے آخر کار ایک انوکھا راستہ ڈھونڈا اور مکہ سے جانے والے مشرکین کے ایک قافلے میں شامل ہو گئے کہ کسی طرح (یہاں سے نکل کر) مسلمانوں سے جا ملیں گے، دوسری جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کو 60 یا 80 صحابہ کے ساتھ ایک فوجی مہم پر روانہ فرمایا۔ جس کا سامنا مشرکین کے اسی گروہ سے ہو گیا مگر لڑائی کی نوبت نہ آئی یوں حضرت مقداد ایک اور صحابی حضرت عتبہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ مسلمانوں سے آن ملے۔⁽⁵⁾ بعد ہجرت آپ حضرت کلثوم بن ہدم کے گھر ٹھہرے آپ کو حضرت جبار بن صخر رضی اللہ عنہ کا دینی بھائی بنایا گیا۔⁽⁶⁾

بارگاہ رسالت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا: تم میں سے کون حضرت خبیب (کی لاش) کو (کافروں کے چنگل سے) تختہ دار سے اتار لائے گا؟ اس کے لیے جنت ہے، حضرت زبیر بن عوام اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہما نے ذمہ داری قبول کر لی، دونوں حضرات ذمہ داری کو پورا کر کے جب واپس آئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! ملائکہ آپ کے صحابہ میں سے ان دونوں پر فخر کر رہے ہیں۔⁽⁷⁾ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو شخصوں کو بلند آواز سے قرآن پڑھتے ہوئے سنا، پہلے کے بارے میں فرمایا: یہ بہت زیادہ فرمانبردار ہیں، دوسرے کے بارے میں فرمایا: یہ ریاکار ہے، راوی نے دیکھا تو پہلے شخص حضرت مقداد بن اسود تھے۔⁽⁸⁾

شان غزوات اسلام میں سب سے پہلے گھوڑے پر سوار ہو کر جہاد کے لیے نکلنے والے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ ہی تھے⁽⁹⁾ آپ بہترین تیر انداز تھے، آپ نے تمام غزوات میں شرکت کا شرف حاصل کیا۔⁽¹⁰⁾ ہجرت کے پہلے سال ماہ ذیقعدہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص

حکایت ایک مرتبہ کسی فوجی افسر نے آپ کو اپنا نیا گھر دکھا کر پوچھا: کیسا بنایا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ گھر اللہ پاک کے مال (یعنی بیت المال) سے (خرد برد کر کے) بنایا ہے تو بُرا عمل کیا اگر اپنے مال سے بنایا ہے تو اسراف (یعنی فضول میں پیسہ ضائع) کیا۔⁽¹⁹⁾

اولاد و آذواج آپ کی زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی چچا زاد بہن ضبائہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا تھیں ان سے آپ کا ایک بیٹا عبد اللہ اور ایک بیٹی کریمہ پیدا ہوئی۔⁽²⁰⁾

وصال اور وصیت حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کا وصال 33ھ میں مدینے سے تین میل دور مقام ”جرف“ میں ہوا جس قدر اقدس کو مدینے لایا گیا امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ ادا فرمائی پھر جنّت البقیع میں تدفین ہوئی، بوقت وصال آپ رضی اللہ عنہ کی عمر 70 سال کے قریب قریب تھی۔⁽²¹⁾ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما دونوں کو 18، 18 ہزار درہم جبکہ اُنہما کے المؤمنین رضی اللہ عنہم میں سے ہر ایک کے لیے سات سات ہزار درہم کی وصیت کی۔⁽²²⁾ 7ھ فتح خیبر کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آپ کو زمین کا ایک ٹکڑا عطا کیا تھا جس کی پیدادار 15 وسق جو تھی، آپ کے وصال کے بعد اسے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک لاکھ درہم میں خرید لیا تھا۔⁽²³⁾

رضی اللہ عنہ کو سفید جھنڈا عطا کر کے ایک مہم پر روانہ کیا جسے حضرت مقداد نے اٹھایا ہوا تھا۔⁽¹¹⁾ 15 شوال 3ھ جنگ احد میں آپ لشکر کے ساتھ (یعنی پچھلے حصہ) پر افسر تھے،⁽¹²⁾ 8ھ رمضان فتح مکہ کے موقع پر اسلامی فوج کی شان نرالی تھی فوج کا بایاں حصہ حضرت زبیر بن عوام جیسے بے مثال بہادر کی قیادت میں تھا تو دائیں حصے کی کمان عظیم شہ سوار حضرت مقداد نے سنبھال رکھی تھی،⁽¹³⁾ 5 رجب 15ھ جنگ یرموک میں آپ فوجی دستوں میں چکر لگاتے اور آیات جہاد تلاوت (کر کر کے مجاہدوں کا حوصلہ بلند) کرتے نظر آئے۔⁽¹⁴⁾ 27ھ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے زیر قیادت فتح مصر کے مجاہدوں میں شامل رہے نیز اسی سال حضرت عبد اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوات افریقہ میں شریک ہوئے اور کامیاب ہو کر لوٹے،⁽¹⁵⁾ آپ نے حضرت معاویہ اور اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ غزوہ فُبْرَس میں بھی شرکت کی اور فتح پائی۔⁽¹⁶⁾ شام کی فتوحات میں ایک موقع پر دشمن کو یوں لاکارا: اے دشمن خدا! اگر تو اور تجھ جیسے لوگ اپنے ہتھیاروں کے ساتھ بھی آجائیں تو ہم ان سے مقابلے کرنے میں پریشان نہ ہوں گے۔ ہمارا ایک شخص تمہارے ہزار سپاہیوں میں گھر جائے تو وہ اکیلا ان سب کا سامنا کر لے گا کیونکہ ہم نے تو خود کو موت کے لیے تیار کر رکھا ہے اور مدد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔⁽¹⁷⁾

شوق جہاد ایک مرتبہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ شہر حمص میں سناروں کے ایک صندوق پر بیٹھے ہوئے تھے جسم انتابھاری بھر کم ہو چکا تھا کہ صندوق سے باہر نکل رہا تھا اس حالت میں بھی آپ جہاد کے لیے جانا چاہتے تھے، (حالانکہ اس عذر کی وجہ سے جہاد میں شرکت نہ کرنے کی اجازت تھی) کسی نے کہا: غزوہ میں شرکت کرنے سے اللہ پاک نے آپ کو معذور رکھا ہے، یہ سن کر آپ نے آیت مبارکہ تلاوت کی: ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا﴾ ترجمہ کنز الایمان: کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے۔⁽¹⁸⁾

(1) المستطرف، 1/379 (2) الوافی بالوفیات، 15/18 (3) طبقات ابن سعد، 3/121 (4) الاستیعاب، 4/43 (5) اسد الغابہ، 5/265 (6) طبقات ابن سعد، 3/119 (7) تفسیر مظہری، البقرة، تحت الآیہ: 205، 1/277 (8) الاستیعاب، 4/44 (9) طبقات ابن سعد، 3/120 (10) طبقات ابن سعد، 3/120 (11) البدایہ والنہایہ، 2/632 (12) سیرت مصطفیٰ، ص 256 طبعاً (13) تاریخ ابن عساکر، 60/168 (14) تاریخ ابن عساکر، 60/145 منہوماً۔ عمدۃ القاری، 11/457، تحت الحدیث: 3721 (15) تاریخ ابن عساکر، 60/152 (16) الاموال للقتاسم، ص 161، رقم: 406 (17) فتوح الشام، 2/220 (18) پ 10، توبہ: 41۔ مجمع کبیر، 20/236۔ غریب الحدیث للخطابی، 2/358 (19) تاریخ ابن عساکر، 29/41 (20) سیر اعلام النبلاء، 3/518 (21) طبقات ابن سعد، 3/121 (22) تاریخ ابن عساکر، 60/181 (23) طبقات ابن سعد، 3/120۔



غوث پاک اور علم حدیث

مولانا گل فراز عطاری مدنی

تاریخ اسلام میں ایسے جلیل القدر اولیائے کرام کا روشن ذکر ملتا ہے جنہوں نے دینِ متین کے مختلف شعبہ جات میں اپنی علمی بصیرت، عملی سیرت اور روحانی تربیت سے ایسی گراں قدر خدمات انجام دیں جو رہتی دنیا تک یادگار رہیں۔ ان نفوسِ قدسیہ میں سیدنا محی الدین، غوث الاعظم، شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی آفتاب و ماہتاب کی مانند روشن اور تابناک ہے۔ آپ کی شخصیت اس جامعیت کا پیکر تھی جس میں شریعت و طریقت، علم و عرفان، زہد و تقویٰ اور وعظ و ارشاد کے تمام پہلو یکجا تھے۔ آپ کی مجالس وعظ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاداتِ مبارکہ کی لفظی توضیح کے ساتھ اس کے اخلاقی، روحانی اور معاشرتی پہلوؤں کو نہایت حکیمانہ انداز میں واضح کیا جاتا۔

امام شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ محدثین میں شمار فرمایا اور اپنی کتاب ”المعین فی طبقات المحرثین“ میں آپ کا ذکر یوں کیا: ”القطب الشیخ الامام عبد القادر بن ابی صالح عبد اللہ بن جنکی دوست الجیلی الحنبلی“۔⁽¹⁾

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ ”تاریخ الاسلام“ میں فرماتے ہیں: حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے علم حدیث کی سماعت حضرت ابو بکر احمد بن مظفر تمار، حضرت ابو غالب باقلانی، حضرت ابو القاسم بن بیان رزاز، حضرت ابو محمد جعفر سراج، حضرت ابو سعد بن خشیش اور حضرت ابو طالب بن یوسف رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ محدثین سے کی۔ (صاحب انساب) امام ابو سعد سمعانی، (صاحب مغنی) امام حافظ عبد الغنی مقدسی اور امام موفق الدین ابن قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ جلیل القدر محدثین نے آپ سے احادیث کو سنا ہے۔⁽²⁾

قلاند الجواہر میں ہے کہ محی السنہ والدین حضرت عبد القادر بن ابو صالح جیلانی جب بغداد تشریف لے گئے تو آپ نے وہاں جا کر علم حدیث پڑھا اور اس میں کمال حاصل کیا۔ آپ علم حدیث، فقہ، وعظ اور علوم حقائق میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔⁽³⁾

ادیب شہیر حضرت شمس بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ذکر کرتے ہیں: حدیث شریف پر حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی ژرف نگاہی (دقت نظر) کا یہ عالم تھا کہ آپ کے آئندہ کرام (حدیث کی) سند دیتے وقت فرمایا کرتے تھے: اے عبد القادر! ہم تم کو الفاظ حدیث کی سند دے رہے ہیں ورنہ حدیث کے معانی میں تو ہم تم سے استفادہ کرتے ہیں کیونکہ بعض احادیث کے مطالب جو تم نے بیان کئے ہیں ان تک ہماری فہم کی رسائی نہیں تھی۔⁽⁴⁾

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنی وعظ کی مجالس میں کبھی احادیثِ نبویہ ذکر کرتے اور ان کی شرح اور وضاحت کی روشنی میں لوگوں کو وعظ و نصیحت فرماتے چنانچہ،

دل کا سنورنا اور بگڑنا حدیث پاک میں ہے: ”آدمی کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ سنور جاتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کا سار ابدن سنور جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سار ابدن بگڑ جاتا ہے سنو! وہ دل ہے۔“⁽⁵⁾ اس حدیث پاک کی شرح میں حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دل کا سنورنا اور پرہیز گاری اور اللہ پاک کی ذات پر توکل اس کی واحدانیت اور اعمال میں اخلاص پیدا کرنے سے ہے اور اس کا بگڑنا ان امور کے نہ ہونے سے ہے تو

دل بدن کے پیجرہ میں ایک پرندہ ہے تو اعتبار پرندہ کا ہے پیجرہ کا نہیں ہے۔⁽⁶⁾

ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ حدیث پاک میں ہے: ”ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے۔“⁽⁷⁾ اس حدیث پاک کو ذکر کر کے حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کو نصیحت کرتا ہے اور اس کا سچا خیر خواہ ہوتا ہے۔ ان باتوں کو ظاہر کر دیتا ہے جو اس پر مخفی ہوتی ہیں اور اس کی خوبیوں اور بُرائیوں کو جدا کر دیتا ہے۔ اس کو نفع اور نقصان دہ چیزوں کی پہچان کروا دیتا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے میرے دل میں مخلوق کی خیر خواہی ڈال دی ہے اور اس کو میرا مقصود اعظم بنادیا۔ میں خیر خواہ ہوں اس پر بدلہ نہیں چاہتا۔ میری اجرت اللہ پاک کے ہاں ہے جو مجھے ملنی ہے۔ میں دنیا یا آخرت کا طالب نہیں ہوں۔ میں دنیا یا آخرت کا بندہ نہیں ماسوا اللہ کے میں تو صرف اللہ پاک کی بندگی اور عبادت کرتا ہوں جو خالق، یکتا اور واحد اور قدیم ہے۔ تمہاری فلاح میں میری خوشی ہے اور تمہاری ہلاکت میں میرا غم ہے۔ جب میں اپنے سچے مرید کا چہرہ دیکھتا ہوں جس نے میرے ہاتھوں پر فلاح حاصل کی ہے تو میں سیر اور سیراب ہو جاتا ہوں اور یہ دیکھ کر خوش ہو جاتا ہوں۔⁽⁸⁾

متقی حضرات تکلف سے بری ہیں حدیث پاک میں ہے: ”میں اور میری اُمت کے متقی تکلف سے بری ہیں۔“⁽⁹⁾ اس حدیث پاک کو ذکر کر کے حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ قادریہ میں لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: متقی شخص اللہ پاک کی عبادت میں تکلف نہیں کرتا کیونکہ عبادت خداوندی تو اس کی طبیعت بن جاتی ہے۔ متقی شخص اللہ پاک کی عبادت ظاہر و باطن سے کرتا ہے لیکن منافق شخص تو ہر حالت میں تکلف ہی کرتا ہے اور بالخصوص اللہ پاک کی عبادت میں اور عبادت کو ظاہر میں تکلف ادا کرتا ہے اور باطن میں اس کو چھوڑ دیتا ہے۔⁽¹⁰⁾

برکت اکابرین کے ساتھ ہے حدیث پاک میں ہے: ”برکت تمہارے بڑوں میں ہے۔“⁽¹¹⁾ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اس

حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان سے مراد محض عمر کی بڑائی نہیں ہے بلکہ عمر کی بڑائی کے ساتھ احکاماتِ الہی کی تعمیل اور ممنوعات سے باز رہنا مراد ہے اور کتاب و سنت اور تقویٰ کو لازم پکڑنا ہے۔ حقیقت میں اللہ پاک اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنے والا ہی بڑا ہے اور کتنے ہی لوگ عمر کے اعتبار سے بوڑھے ہیں کہ جن کی تعظیم کرنا اور انہیں سلام کرنا بھی جائز نہیں ہے اور ان کے دیکھنے میں برکت بھی نہیں ہے۔ بڑے لوگ وہی ہیں جو متقی، صالح، پرہیزگار، علم پر عمل کرنے والے اور عمل میں اخلاص کرنے والے ہیں۔ بڑے لوگ وہی ہیں جن کے دل صاف ستھرے ہیں اور وہ ماسوا اللہ سے اعراض کرنے والے ہیں۔ بڑے لوگ وہی اہل دل ہیں جو کہ اللہ پاک کی معرفت رکھنے والے ہیں اور اللہ پاک کے لیے عمل کرتے ہیں اور اس کے قریب ہیں۔⁽¹²⁾

منافق کی پہچان حدیث پاک میں ہے: منافق جب گفتگو کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور اس کے پاس امانت رکھی جاتی ہے تو امانت میں خیانت کرتا ہے۔⁽¹³⁾ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کو ذکر کرنے کے بعد منافق کی پہچان کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ تین خصلتیں منافق شخص میں موجود ہوتی ہیں جو کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر فرمائی ہیں اور جو شخص ان تین خصلتوں سے بری ہو وہ یقیناً نفاق سے بری ہو۔ یہ خصلتیں کسوٹی ہیں اور ایمان اور نفاق والوں کے درمیان فرق و جدائی کرنے والی ہیں تو بھی اس کسوٹی کو لے۔ یہ آئینہ لے کر اس میں اپنے دل کے چہرہ کو دیکھ اور غور سے دیکھ کہ آیا تو مومن ہے یا منافق۔ موحّد ہے یا مشرک۔⁽¹⁴⁾

(1) المعین فی طبقات المحدثین، ص 169 (2) تاریخ الاسلام، 39/ 87 (3) قلاند الجواہر، ص 8 (4) غنیۃ الطالبین مترجم، سوانح حضرت سیدنا غوث اعظم، ص 12، حیات المعظم فی مناقب غوث اعظم، ص 46 (5) بخاری، 1/ 33، حدیث: 52 (6) الفتح الربانی، المجلس الاول، ص 15 (7) ابوداؤد، 4/ 365، حدیث: 4918 (8) الفتح الربانی، المجلس السادس، ص 38 (9) ابن عساکر، 35/ 277 بغیر قلیل (10) الفتح الربانی، المجلس العاشر، ص 45 (11) ابن حبان، 1/ 385، حدیث: 560 (12) الفتح الربانی، المجلس العاشر، ص 47 (13) بخاری، 1/ 24، حدیث: 33 (14) الفتح الربانی، المجلس الثانی والعشرون، ص 84۔



سوالہ عرس مبارک خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا سید احمد اشرف کچھو چھوی رحمۃ اللہ علیہ



مولانا ابوجامد محمد شاہ عطار مدنی

دس واسطوں سے حضور غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی سے جا ملتا ہے۔

تعلیم و تربیت جب آپ کی عمر چار سال چار ماہ چار دن ہوئی تو خاندانی روایت کے مطابق بسم اللہ خوانی کا اہتمام شان و شوکت سے کیا گیا۔ یہ سعادت غوث زمانہ حضرت علامہ آل احمد پھلواروی محدث بہاری (مدفون جنت البقیع) کو حاصل ہوئی۔ ابتدائی تعلیم آپ نے گھر پر حاصل کی، پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے بریلی شریف حاضر ہوئے۔ والد گرامی آپ کو لے کر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کی خدمت میں پہنچے اور فرمایا: غوث الثقلین کے اس پوتے کو آپ پڑھا دیں۔ آپ نے وہاں شعبان 1301ھ مطابق جون 1884ء تک تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں گورکھپور میں استاذ العلماء حضرت مولانا ابوالخیر معین الدین الہ آبادی سے اکتساب علم کیا۔ 1302ھ میں دارالعلوم کانپور میں استاذِ زمن علامہ احمد حسن کانپوری کے شاگرد بنے اور معقولات میں مہارت حاصل کی۔ 1307ھ میں جب استاذِ زمن حج کے لیے روانہ ہوئے تو انہوں نے آپ کو استاذِ اکل مفتی لطف اللہ علیگڑھی کے سپرد کیا۔ آپ نے بقیہ درسی کتب کی تکمیل ان ہی سے کی۔ قیام علیگڑھ کے دوران 1310ھ میں خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ اسی خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے سر مبارک پر دستار باندھی۔

بیعت و خلافت زمانہ طالب علمی میں ہی آپ نے اپنے والد ماجد کے دستِ حق پرست پر 23 رمضان المبارک 1309ھ کو بیعت کی۔ 1327ھ میں والد گرامی نے آپ کو اپنا ولی عہد و جانشین مقرر

خلیفہ و تلمیذ اعلیٰ حضرت، سلطان الواعظین علامہ سید ابوالحمود احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھو چھوی ایک جید عالم دین، ماہر معقول و منقول، مدرسہ اشرفیہ کچھو چھہ شریف کے استاذ، سحر بیان خطیب، مادرِ زاد ولی، صاحبِ کرامات، ہزاروں مریدوں کے شیخِ طریقت اور آستانہ عالیہ اشرفیہ حسنیہ کچھو چھہ شریف، ضلع امبید کر نگر، اتر پردیش، ہند کے جانشین تھے۔ آپ خوفِ خدا اور عشقِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیکر اور اخلاقِ حسنہ سے متصف تھے۔ ساری زندگی بے لوث اشاعتِ دین متین کے لیے کمر بستہ رہے۔ آپ کا وصال 15 ربیع الآخر 1347ھ کو ہوا۔ اس سال ربیع الآخر 1447ھ کو آپ کے وصال کو ایک صدی مکمل ہو رہی ہے۔ اسی موقع پر آپ کا مختصر تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔

پیدائش، نام اور القابات آپ کا نام احمد اشرف، کنیت ابوالحمود اور القابات سلطان الواعظین، عالم ربانی، شیخِ طریقت اور مناظرِ اسلام ہیں۔ آپ کی ولادت 4 شوال 1286ھ مطابق 7 جنوری 1870ء کو آستانہ عالیہ کچھو چھہ شریف میں ہوئی۔ ولادت سے قبل ہی آپ کے والد گرامی کو غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی نے ایک باکمال فرزند کی خوشخبری دی تھی۔

آباء و اجداد آپ کے والد گرامی شیخ المشائخ، شہید غوث الاعظم پیر سید علی حسین اشرفی تھے اور آپ کے تایا و سسر اشرف الاولیاء پیر سید اشرف حسین اشرفی تھے۔ اس خاندان کے جدِ اعلیٰ حضرت سید عبدالرزاق نور العین (خلیفہ اعظم و جانشین سلطان الاولیاء مخدوم سید اشرف جہانگیر سمائی، بانی خانقاہ کچھو چھہ مقدسہ) ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب

اِثْبَاتِ الْفَاتِحَةِ کے نام سے لکھا، جو مخالفین کے اعتراضات کے جواب میں مرتب کیا گیا۔ اسے سمنان پریس، اکبر پور نے 31 صفحات پر شائع کیا۔

نکاح و اولاد آپ کا نکاح اپنے تایا جان پیر سید اشرف حسین اشرفی جیلانی کچھو چھوی کی صاحبزادی سے ہوا۔ اولاد میں تین صاحبزادیاں اور دو صاحبزادے ہوئے۔ بڑی صاحبزادی کی شادی اچھے میاں حضرت سید محی الدین اشرف اشرفی جیلانی سے ہوئی۔ دوسری کی شادی محدث اعظم ہند علامہ سید محمد کچھو چھوی سے ہوئی۔ تیسری کی شادی مولانا سید طفیل اشرف جیلانی سے ہوئی۔ بڑے صاحبزادے سید محمود اشرف دو سال آٹھ ماہ کی عمر میں چچک کے باعث انتقال کر گئے۔ انہی کی نسبت سے آپ کی کنیت ابوالحمود ہوئی۔ دوسرے صاحبزادے سرکارِ کلاں، مخدوم المشائخ پیر سید مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھو چھوی آپ کے وصال کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ ان کا وصال 9 رجب 1417ھ کو ہوا۔ ان کے جانشین شیخ اعظم پیر سید اظہار اشرف اشرفی ہوئے جن کا وصال 29 ربیع الاول 1433ھ کو ہوا۔ ان کے بعد پیر سید محمود اشرف اشرفی جیلانی منصب سجادہ نشین پر فائز ہوئے۔

وصال و تدفین آپ مرض اسہال و طاعون میں مبتلا ہوئے اور بحالت نماز مغرب 15 ربیع الآخر 1347ھ مطابق 30 ستمبر، بروز اتوار وصال فرما گئے۔ نماز جنازہ والد گرامی نے پڑھائی۔ اس موقع پر آپ نے فرمایا: میں کئی بزرگوں کے جنازوں میں شریک ہوا ہوں، مگر اس قدر ہجوم اور اس شان کا جنازہ کبھی نہیں دیکھا۔ آپ کی تدفین آستانہ عالیہ کچھو چھو شریف میں سلطان الاولیاء مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی کے مزار مقدس کے قریب نیر شریف کے جنوبی کنارے ہوئی۔ آپ کی تربت کے ایک طرف تایا جان پیر سید اشرف حسین اشرفی اور دوسری طرف والد گرامی پیر سید علی حسین اشرفی کی تربت ہے۔

فرمایا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان نے بھی آپ کو خلافت سے نوازا۔ یوں آپ شاگرد و خلیفہ اعلیٰ حضرت ہونے کا شرف رکھتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت کو اس خاندان سے بے پناہ محبت و عقیدت تھی۔ ایک بار آپ نے اپنے بھانجے، داماد اور خلیفہ محدث اعظم ہند سید محمد کچھو چھوی (اس وقت وہ طالب علم تھے) کے بارے میں فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ حضور کی خدمت میں حاضر کروں، حضور جو مناسب فرمائیں ان سے کام لیں۔ اعلیٰ حضرت نے جواب دیا: ضرور تشریف لائیں، یہاں فتوے لکھیں اور مدرسے میں درس دیں۔ سید محمد اشرفی میرے شہزادے ہیں، میرے پاس جو کچھ ہے وہ ان کے جد امجد (حضور غوث پاک) کا صدقہ ہے۔ اعلیٰ حضرت نے اپنے خلفا کا ذکر ایک نظم میں کیا اور آپ کے بارے میں یہ شعر فرمایا: احمد اشرف حمد و شرف لے... اس سے ذلت پاتے یہ ہیں۔

درس و تدریس اور خطابت آپ بتحر عالم دین، علم دوست اور صاحب فراست تھے، تعلیم کی تکمیل کے بعد آپ والد گرامی کے قائم کردہ مدرسہ اشرفیہ کچھو چھو شریف میں تدریس اور انتظامات میں مصروف ہو گئے۔ آپ کا خواب تھا کہ اسے جامعہ ازہر، قاہرہ کی طرح عظیم ادارہ بنایا جائے۔ آپ وعظ و تبلیغ کے لیے مختلف شہروں کا سفر کرتے۔ آپ کی خطابت میں ایسا اثر تھا کہ آپ کو سلطان الواعظین کہا گیا۔ آپ کے وعظ قرآن و حدیث، ارشادات صحابہ و اہل بیت اور اقوال بزرگان دین سے مزین ہوتے۔ انداز اتنا دلکش اور دل فریب ہوتا کہ سامعین بے اختیار عیش و عشرت اٹھتے۔ علامہ حسنین رضا خان فرماتے ہیں: وہ اعلیٰ حضرت کے ارشد تلامذہ میں سے تھے، ان جیسا شریں بیان و اعظ پھر نہ دیکھا، انہوں نے تھوڑی سی عمر میں دین کی بڑی خدمتیں انجام دیں، جوانی میں وصال فرمایا، اعلیٰ حضرت انہیں اکثر یاد فرماتے تھے۔

تصنیفات آپ نے اعلیٰ حضرت کے قصیدہ معراجیہ کی ایک عمدہ شرح تحریر فرمائی۔ اسی طرح ایک رسالہ اَلدَّلَالُ الْوَاضِحَةُ فِي

مزید تفصیلات کے لیے دیکھئے: معارف سید احمد اشرف کچھو چھوی، از شبیر احمد راج محلی، حیات مخدوم الاولیاء، ص 439 تا 452۔ معارف شیخ اعظم، 1/75 تا 81۔ سیرت اشرفی، ص 121 تا 131۔ فتاویٰ رضویہ، 20/343-484/21۔ ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص 141۔ الاستمداد علی اجبال الار تداد، ص 68۔ سیرت اعلیٰ حضرت، ص 117۔ تفسیر میزان الادیان، 1/41، 42۔



مزار حضرت علامہ مفتی محمد ریاست علی خان شاہجہا پوری رحمۃ اللہ علیہ

مزار ابی سرکار پیر سید احمد شاہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

مزار پیر سید سخی پگل شاہ ثانی رحمۃ اللہ علیہ

اپنے بزرگوں کو یاد رکھتے

مولانا ابوجامد محمد شاہد عطار مدنی

ربیع الآخر اسلامی سال کا چوتھا مہینہ ہے۔ اس میں جن اولیائے کرام اور علمائے اسلام کا وصال ہوا، ان میں سے 105 کا مختصر ذکر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ ربیع الآخر 1439ھ تا 1446ھ کے شماروں میں کیا جا چکا ہے۔ مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

علمائے اسلام رحمہم اللہ السلام

① امام سلیمان بن حرب دمشقی بصری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ماہ صفر سن 140ھ میں ہوئی۔ آپ امام شعبہ بن حجاج اور امام حماد بن زید جیسے محدثین کے شاگرد اور کثیر الفیض تھے۔ ایک مرتبہ آپ کے لیے املا کی مجلس منعقد کی گئی جس میں حاضرین کی تعداد (تقریباً) 40 ہزار تھی۔ آپ کا وصال ماہ ربیع الآخر 224ھ کو بصرہ میں ہوا۔⁽¹⁾

② حاکم شہید محمد بن محمد مروزی بلخی حنفی رحمۃ اللہ علیہ محدث العصر، شیخ الحنفیہ، قاضی وزیر، کتاب الکافی کے مصنف، صاحب زہد و تقویٰ اور مقبول خاص و عام تھے۔ آپ نے بحالت سجدہ ربیع الآخر 334ھ میں شہادت پائی۔⁽²⁾

③ امام ابن خمیس حسین بن نصر موصلی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 466ھ میں ہوئی، آپ ذہین و فطین، محدث و قاضی، امام العلماء، مصنف کتب، حسن اخلاق کے پیکر اور صاحب وقار عالم دین تھے۔ 9 ربیع الآخر 552ھ کو وصال فرمایا۔⁽³⁾

④ محدث الاسلام حضرت امام فخر الدین ابوالحسن علی بن احمد مقدسی صالحی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 595ھ کو ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور آپ نے ربیع الآخر 690ھ میں وصال فرمایا۔ آپ عالم و فقیہ، فاضل و ادیب، مسند العالم، صاحب وقار و ہیبت، تقویٰ و ورع کے پیکر اور علم و عقل میں کامل تھے۔ عرصہ دراز تک خدمتِ قرآن و سنت میں مصروف رہے، شام، مصر اور عراق کے محدثین نے آپ سے استفادہ کیا۔⁽⁴⁾

⑤ مراغی کبیر حضرت ابو حفص عمر بن حسن مراغی مڑی دمشق رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 8 رجب 679 یا 680ھ کو مڑہ، دمشق میں ہوئی اور 8 ربیع الآخر 778ھ کو مراغی دمشق، شام میں وصال فرمایا۔ آپ محدث و قاری، مسند الشام، مرجع فقہاء و محدثین

کے پیکر تھے۔ خلیفہ پیر سیال خواجہ سید مہتاب شاہ خلخالی انہیں کے فرزند ہیں۔⁽⁹⁾

10 پیر طریقت مولانا سید بشیر حسین علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1339ھ کو علی پور سیداں ضلع نارووال میں ہوئی اور 28 ربیع الآخر 1396ھ کو وصال فرمایا۔ آپ امیر ملت کے پوتے، مرید و خلیفہ، حافظ قرآن، فارغ التحصیل عالم دین، مبلغ اسلام اور درویش صفت بزرگ تھے۔⁽¹⁰⁾

11 صوفی باصفا صوفی مبارک علی اوج چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ بروہلی ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے، آپ نے صوفی محمد صدیق سائر چشتی حافظ آبادی سے بیعت و فیض پایا، کوٹ مومن ضلع سرگودھا میں آستانہ قائم فرمایا اور یہیں 12 ربیع الآخر 1417ھ کو وصال فرمایا۔⁽¹¹⁾

12 صوفی خواجہ بابا فرید علی ہاشمی حسنی عمری شاہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ جہانگیریہ ابو العالیہ کے شیخ طریقت تھے، کورنگی کراچی کی ایک مسجد میں کبھی کبھی خطبہ جمعہ بھی دیتے تھے، کئی لوگ آپ کے دست ہدایت پر تائب ہوئے، آپ نے 13 ربیع الآخر 1417ھ کو وصال فرمایا اور نگی ٹاؤن سیکٹر ساڑھے گیارہ کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔⁽¹²⁾

(1) اسامی شیوخ البخاری للصغانی، ص 120 (2) الفوائد البہیہ فی طبقات الخلفیہ، ص 243
(3) وفیات الاعیان، 2/ 118 - سیر اعلام النبلاء، 15/ 89 (4) شذرات الذهب، 6/ 79 تا 81 - تاریخ اسلام للذہبی، 51/ 665 تا 667 (5) معجم الشیوخ سبکی، ص 312 - الدرر الکامنه، 3/ 159 تا 160 - شذرات الذهب، 6/ 465 (6) مولانا ارشاد حسین مجددی رامپوری، حیات، خدمات، ص 28، 31، فتاویٰ رضویہ، 12/ 445، کتبہ مزار (7) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص 132، 133 (8) تذکرہ اولیائے سندھ، ص 98 تا 100 (9) نورا القال فی خلفائے پیر سیال، 3/ 840 (10) تذکرہ خلفائے امیر ملت، ص 357 (11) انسائیکلو پیڈیا اولیائے کرام، 3/ 766 (12) تذکرہ اولیائے سندھ، ص 113

اور اکابرین اہل سنت سے تھے۔ آپ سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے، مشیخۃ الامام ابی حفص عبد المبراغی آپ کی اسناد کا مجموعہ ہے۔⁽⁵⁾

6 مستفتی اعلیٰ حضرت علامہ مفتی محمد ریاست علی خان شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ شاگرد و خلیفہ تاج المحدثین علامہ ارشاد حسین رامپوری، مصنف کتب، شیخ طریقت اور اہل سنت کے جلیل القدر عالم دین تھے۔ آپ کا حاشیہ تفسیر جلالین بنام ”زلالین“ یادگار ہے۔ آپ کا وصال 22 ربیع الآخر 1349ھ کو ہوا، تدفین شاہجہانپور، یوپی ہند میں کی گئی۔⁽⁶⁾

7 حضرت مولانا قاضی نور الحق چشتی رحمۃ اللہ علیہ 1333ھ کو ڈھاب کلاں کے علمی گھرانے میں پیدا ہوئے، ان کی شہرت اپنے دادا پیر قاضی عبدالحلیم سے تھی، آپ نے درس نظامی کے بعد فوج میں بطور خطیب خدمات سرانجام دیں پھر کئی اسکولز میں ٹیچر رہے، آپ کا فتویٰ علاقے میں سندرکتھا تھا۔ آپ کی بیعت شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی سے تھی۔ وصال 6 ربیع الآخر 1402ھ کو ہوا، تدفین مزار باوا مخدوم صاحب چکوال سے متصل کی گئی۔⁽⁷⁾

اولیائے کرام رحمہم اللہ السلام

8 پیر سید سخی بچل شاہ ثانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب جود و سخا، سلسلہ قادریہ کے شیخ طریقت، صاحب فیض اور مقبول خاص و عام تھے۔ آپ کا وصال 29 ربیع الآخر 1310ھ کو ہوا، تدفین پردادا پیر سید علی اصغر شاہ جیلانی کے پہلو میں نورانی شریف ضلع حیدرآباد میں ہوئی۔⁽⁸⁾

9 اجی سرکار پیر سید احمد شاہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ تقریباً 1223ھ میں چھبر شریف، سوہاؤہ ضلع جہلم میں پیدا ہوئے اور یہیں 27 ربیع الآخر 1315ھ کو وصال فرمایا۔ آپ آستانہ نقشبندیہ چک عبد الخالق ضلع جہلم میں مرید و خلیفہ، کثیر فیض اور سادگی

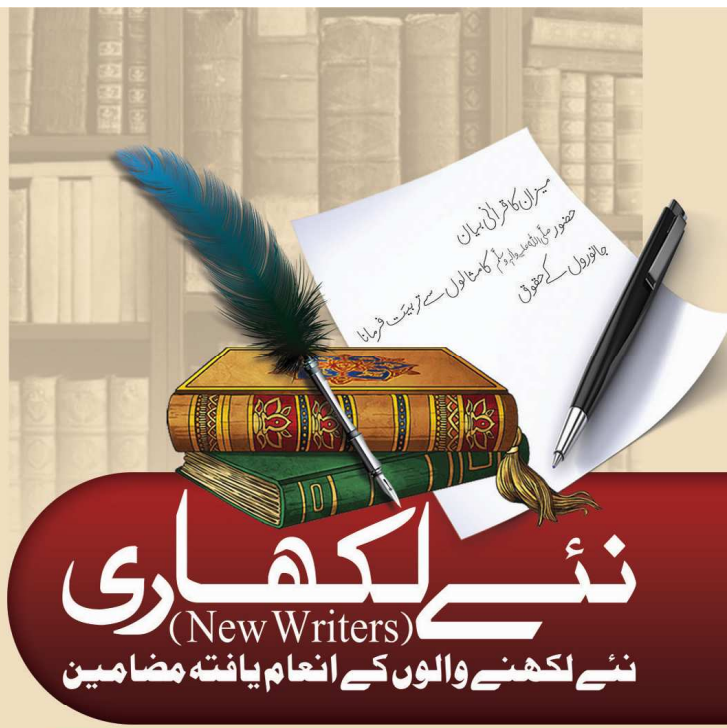
ترجمہ کنزالایمان: اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہو گا اور اگر کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اُسے لے آئیں گے۔ (پ 17، الانبیاء: 47)

میزان کی کیفیت میزان کی کیفیت دنیوی ترازو کی طرح نہیں ہوگی جیسے بھاری پلڑا نیچے جاتا ہے اور ہلکا اوپر جاتا ہے بلکہ بھاری ہونے پر وہ اوپر اُٹھے گا، چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ میزان یہاں کے ترازو کے خلاف ہے وہاں نیکیوں کا پلہ اگر بھاری ہو گا تو اوپر اُٹھے گا اور بدی کا پلہ نیچے بیٹھے گا۔ ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾ ترجمہ: اُسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہے وہ اُسے بلند کرتا ہے۔ (پ 22، فاطر: 10-11، فتاویٰ رضویہ، 29/ 626)

میزان کو بھاری یا ہلکا کرنے میں بنیادی چیز میزان کے بھاری یا ہلکا ہونے میں سب سے بنیادی چیز ایمان ہے کہ بغیر ایمان کے اعمال کیسے ہی اچھے کیوں نہ ہوں فائدہ نہ دیں گے اور پلڑا بھاری نہ کر سکیں گے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَزَنًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: یہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیتیں اور اس کا ملنا نہ مانا تو ان کا کیا دھرا سب اکارت (ضائع) ہے تو ہم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے۔ (پ 16، الکہف: 105)

اس آیت کی تفسیر میں ہے: یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات اور اس کی ملاقات کا انکار کیا، رسول اور قرآن پر ایمان نہ لائے اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے، حساب، ثواب اور عذاب کے منکر رہے تو ان کے سب اعمال برباد ہو گئے اور انہیں ان اعمال پر کوئی ثواب نہ ملے گا۔ (صراط الجنان، 6/ 44)

بھاری پلڑے والوں کے لیے خوشخبری بھاری پلڑے والوں کے لیے متعدد خوشخبریاں قرآن پاک میں مذکور ہوئیں، ایک مقام پر فرمایا: ﴿فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: تو جن کے پلڑے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہوں گے۔ (پ 8، الاعراف: 8)



نئے لکھاری (New Writers) نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

میزان کا قرآنی بیان
شیر رضا

(درجہ تخصص فی الحدیث سال دوم، جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور)

دین اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک عقیدہ، وزن اعمال بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت میزان قائم کرے گا جس پر اعمال تولے جائیں گے اور حسب اعمال نیک لوگوں کو جزا اور گناہگاروں کو سزا دی جائے گی قرآن پاک میں متعدد مقامات پر اس کا ذکر فرمایا گیا، چند آیات ذکر کی جاتی ہیں:

میزان حق ہے عقیدہ میزان پر ایمان لانا واجب ہے اور اس کی حقانیت پر قرآن کریم شاہد ہے چنانچہ ارشاد رب العباد ہے: ﴿وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور اس دن تول ضرور ہوئی ہے۔ (پ 8، الاعراف: 8)

جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں ”وزن“ سے میزان کے ذریعے اعمال کا وزن کرنا مراد ہے۔ (خازن، 2/ 78، الاعراف، تحت الآية: 8)

میزان قائم کرنے کا مقصد قیام میزان کا مقصد لوگوں کے مابین انصاف قائم کرنا اور حجت تمام کرنا ہے تاکہ ہر شخص اپنے اعمال دیکھ لے اور انکار کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا﴾

1 جلتی ہوئی آگ اور پروانے ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص آگ جلا رہا ہو اور پروانے اس میں گرنے لگیں اور وہ شخص ان کو روک رہا ہو اور وہ باز نہیں آرہے۔ میں تمہیں دوزخ سے بچا رہا ہوں اور تم ہو کہ اس میں گرنے کو تیار ہو۔ (بخاری، 4/243، حدیث: 6483)

اس مثال سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمت کو دوزخ کی ہولناکی سے ڈرایا اور اپنی محبت و شفقت کو بیان فرمایا۔

2 صاف پانی کی نہر ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اگر کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ دن میں پانچ بار اس میں غسل کرے، تو کیا اس کے جسم پر میل باقی رہے گا؟ عرض کی: نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہی مثال پانچ وقت کی نماز کی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (بخاری، 1/197، حدیث: 528)

اس مثال سے نماز کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

3 اللہ کی رحمت ایک غزوہ کے موقع پر ایک صحابیہ کو اپنی گمشدہ بچی ملی تو وہ خوشی سے اسے گلے لگانے لگی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا: کیا تم دیکھتے ہو یہ ماں اپنی بچی کو آگ میں پھینک سکتی ہے؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: ہرگز نہیں! آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ پاک اپنے بندوں پر اس ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ (مسلم، ص 1129، حدیث: 6978)

یہ مثال اللہ کی رحمت کو سمجھانے کا حسین انداز ہے۔

4 اچھا اور بُرا ساتھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اچھے اور بُرے ساتھی کی مثال عطر فروش اور لوہار جیسی ہے۔ عطر فروش سے تم فائدہ اٹھاؤ گے یا خوشبو پاؤ گے اور لوہار یا تمہارے کپڑے جلانے کا یا بدبودے گا۔ (بخاری، 3/567، حدیث: 5534)

اس مثال کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اچھی صحبت کے اثرات واضح فرمائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کا یہ انداز ہمیں سکھاتا ہے کہ صرف بات کہنا کافی نہیں بلکہ اندازِ بیان بھی ایسا ہو کہ سننے والے

بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ﴾ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ﴿ترجمہ کنز الایمان: تو جس کی تولییں بھاری ہوئیں وہ تو من مانعے عیش میں ہیں۔ (پ 30، القارعة: 6-7)

ہلکے پلڑے والوں کے لیے وعید ہلکے پلڑے والوں کے لیے بھی ایک سے زائد مقامات پر وعیدات ہیں، چنانچہ ارشاد ہوا: ﴿وَمَنْ حَقَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ﴾ ﴿ترجمہ کنز الایمان: اور جن کی تولییں ہلکی پڑیں وہی ہیں جنہوں نے اپنی جانیں گھائے میں ڈالیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ (پ 18، المؤمنون: 103) اور ان کے ٹھکانے کے متعلق فرمایا: ﴿وَأَمَّا مَنْ حَقَّتْ مَوَازِينُهُ﴾ فَأَمَّهُ هَٰوِيَّةٌ ﴿وَمَا أَذْرَكَ مَا هِيَ﴾ ﴿تَارَ حَامِيَّةٌ﴾ ﴿ترجمہ کنز الایمان: اور جس کی تولییں ہلکی پڑیں وہ نیچا دکھانے والی گود میں ہے اور تو نے کیا جانا کیا نیچا دکھانے والی ایک آگ شعلے مارتی۔ (پ 30، القارعة: 8-11)

اللہ تعالیٰ ہمیں بلا حساب جنت میں داخلہ عطا فرمائے اور اپنے محبوب کے صدقے میزبانِ عمل پر رُسوائی سے بچائے۔

امین بحاجہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مثالوں سے تربیت فرمانا

محمد حسن رضا

(درجہ تخصص فی الحدیث جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ انسانیت کے لیے کامل نمونہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ صرف ایک عظیم راہنما اور حاکم تھے بلکہ بہترین معلم، مربی اور مصلح بھی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کا ہر پہلو فطرتِ انسانی سے ہم آہنگ اور اصلاحِ معاشرہ کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ایسے اندازِ تربیت اپنائے جو سادگی، تاثیر، فہم و فراست اور محبت سے بھرپور تھے۔ انہی میں سے ایک عظیم اسلوبِ مثالوں کے ذریعے تربیت فرمانا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمت کی تربیت ایسے انداز سے فرمائی کہ بات نہ صرف دل میں اتر جائے بلکہ عمل کی صورت بھی اختیار کر لے۔ اس کی کچھ مثالیں پڑھئے:

کے دل میں اُتر جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثالوں میں حکمت، محبت، آسانی اور تربیت کا بہترین نمونہ ہے۔ ہمیں بھی اپنی گفتگو اور تربیت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اُسلوب کو اپنانا چاہیے۔

جانوروں کے حقوق

عبدالاحد عطار

(درجہ خامسہ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی)

اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا فرمایا اور اس کو رنگ برنگے پھولوں سے سجایا اور بے شمار مخلوق کو اس میں بسایا انہی مخلوق میں سے اللہ پاک کی ایک مخلوق جانور بھی ہیں۔ اللہ پاک نے ہر چیز کو کسی نہ کسی حکمت کے تحت پیدا فرمایا ہے، چنانچہ جانوروں کی حکمت کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور (اس نے) گھوڑے اور خچر اور گدھے (پیدا کئے) تاکہ تم ان پر سوار ہو اور یہ تمہارے لئے

زینت ہے۔ (پ 14، النحل: 8)

جس طرح دیگر مخلوقات کے حقوق ہوتے ہیں اسی طرح جانوروں کے بھی حقوق ہوتے ہیں، ان میں سے پانچ حقوق درج ذیل ہیں:

1۔ ظلم نہ کرنا یاد رہے! جانوروں کو ظلم سے بچانا ان کے اولین حقوق میں سے ہے کہ وہ بے زبان کس سے فریاد کرے گا، جانور پر ظلم کی وجہ سے اگر جانور بددعا دے تو اس کی بددعا مقبول ہوتی ہے، چنانچہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مظلوم جانور بلکہ مظلوم کافر و فاسق کی بھی دعا قبول ہوتی ہے، اگرچہ مسلمان مظلوم کی دعا زیادہ قبول ہے۔ (مرآۃ المناجیح، 3/300)

2۔ مشکل و پریشانی سے نجات دلانا مصیبت و پریشانی ہر حال میں اس بے زبان مخلوق کی مدد کرنی چاہیے یہ مدد بخشش کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے۔ چنانچہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان دلشیں ہے: ایک فاحشہ عورت کی صرف اس لیے مغفرت کر دی گئی کہ اس کا گزر ایک ہانپتے پیاسے کتے کے پاس سے ہوا، قریب تھا کہ وہ شدت پیاس سے مر جاتا اس نے موزہ اتار کر دوپٹے سے باندھا اور پانی نکال کر پلایا اس وجہ سے اس کی بخشش ہو گئی۔ (بخاری، 2/409، حدیث: 3321)

3۔ رحمت و شفقت کرنا انسان کو چاہیے کہ ہر جاندار جس سے ضرر کا اندیشہ نہ ہو اس سے بھلائی کرے، اس کی ایک مثال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک عمل سے ملاحظہ کیجیے: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہرنی کے پاس سے گزرے جو پنجرے میں قید تھی اس نے آپ علیہ السلام سے فریاد کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرا دودھ پیتا بچہ ہے، آپ مجھے آزاد فرمادیں تاکہ میں اپنے بچے کو دودھ پلاؤں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں پنجرے والے کی غیر موجودگی میں تمہیں کیسے آزاد کر دوں! تو ہرنی نے کہا: آپ مجھے آزاد کر دیں میں لوٹ آؤں گی تو (حضور علیہ السلام نے رحم فرماتے ہوئے) اسے آزاد فرمادیا اور وہیں تشریف فرما رہے، حتیٰ کہ وہ ہرنی واپس لوٹ آئی، پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پنجرے والے سے اس کی آزادی کی خواہش ظاہر فرمائی تو اس شخص نے ہرنی کو آزاد کر دیا۔

(دیکھیے: شرف المصطفیٰ، 3/406، حدیث: 1148)

4۔ وقت پر کھانا دینا جانور جس شخص کی کفالت میں ہیں تو اس شخص پر ان جانوروں کو وقت پر کھانا دینا ضروری ہے، چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کر کے (ایک اونٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا: یہ اونٹ مجھے شکایت کرتا ہے کہ اسے چارہ کم دیا جاتا ہے اور اس سے کام زیادہ لیا جاتا ہے۔ (الشفاء، 1/312)

5۔ بروقت علاج کرنا انسان ہوں یا حیوان ان سے ہمدردی کرتے ہوئے ان کا علاج کرنا فطری اور دینی فریضہ ہے اور یہ ہمارے بزرگانِ دین کا معمول رہا ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ حضرت احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خارش زدہ کتے کو دیکھا جسے بستی والوں نے باہر نکال دیا تھا آپ اسے جنگل لے گئے، اس پر ساتبان بنایا، اسے کھلاتے پلاتے رہے، حتیٰ کہ جب وہ کتا تندرست ہو گیا تو آپ نے اسے گرم پانی سے نہلا کر صاف ستھرا کر دیا۔ (دیکھیے: شانِ رفاعی، ص 5)

اللہ پاک سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں مسلمانوں کے حقوق کے ساتھ ساتھ جانوروں کے حقوق کا بھی خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیْنِ صَلِّی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عطاری، علی رضا، علی رضا بن اللہ یار، علی رضا عطاری، علی شان عطاری، عمر اصحاب، عمر صدیق، عمران، غلام رسول ثانی، غلام فرید، غلام مصطفیٰ عطاری، فاحد علی عطاری، فاروق احمد عطاری، فخر الحبيب نظامی، فرحان مسعود، فریاد علی، فصیح اللہ، فضیل الرحمن، فہد علی عطاری، فیضان حیدر، فیضان علی، فیضان علی نوری، قاسم عثمان، قاسم علی، قمر شہزاد عطاری، کاشف علی عطاری، کلیم اللہ چشتی عطاری، ماجد کنول قادری، مبشر حسین، مبشر حسین عطاری، مبشر عبدالرزاق عطاری، مبین طاہر، مبین فاروق عطاری، محبوب المصطفیٰ، محمد ابدال عطاری، محمد ابو بکر، محمد ابو بکر عطاری، محمد ابو بکر مدنی، محمد احمد بن محمد یعقوب، محمد احمد رضا عطاری، محمد احمد عطاری، محمد ارسلان، محمد ارسلان سلیم، محمد ارشد رضا، محمد اسماء عطاری، محمد اسد نوید، محمد اسد جاوید، محمد اشتیاق مدنی، محمد اشعر عطاری، محمد اشعر حسنین، محمد اشہد رسول مدنی، محمد اشہد عطاری، محمد آصف، محمد اعجاز عطاری، محمد اکرام طفیل عطاری، محمد انس، محمد انس قادری عطاری، محمد انوار الحق عطاری، محمد اوصاف عطاری، محمد اولیس، محمد اولیس خان عطاری، محمد آدم عطاری، محمد آصف رضا، محمد آفتاب، محمد باصل الحسن عطاری، محمد بلال، محمد بلال اسلم، محمد بلال رضا، محمد بلال عطاری، محمد بلال منظور، محمد بلال امجد، محمد بن سجاد، محمد توثیق، محمد تیور عطاری، محمد تیور منظور عطاری، محمد ثاقب نعیم، محمد ثقلین، محمد ثناء اللہ عطاری، محمد جمشید عطاری، محمد جمیل عطاری، محمد جنید اسلم، محمد جنید جاوید، محمد جنید صادق، محمد جہانگیر فاروق، محمد حبیب، محمد حسن رضا، محمد حسنین، محمد حسنین ابراہیم، محمد حسنین رضا، محمد حسنین رضا بن نصرت، محمد حسنین عطاری، محمد حبیب، محمد حماد حسن قادری، محمد حمزہ بن غلام یاسین، محمد حمزہ عطاری، محمد دانیال، محمد دین، محمد ذوالقرنین، محمد ذیشان رضا قادری، محمد ذیشان عطاری، محمد رجب رضا، محمد رضا عطاری، محمد رضوان عطاری، محمد رفاقت حسین عطاری، محمد ریان عطاری، محمد ریان قادری عطاری، محمد ربیعان اختر، محمد ربیعان ہاشمی، محمد زاہد ملتان، محمد زہیب اشرف، محمد زین عطاری، محمد ساجد عطاری، محمد ساجد علی، محمد سردار، محمد سرفراز عطاری، محمد سعد رضا عطاری، محمد سعد مصطفیٰ، محمد سفیان عطاری، محمد سلمان احمد، محمد سلیمان، محمد شاہ میر مبشر، محمد شاہد رسول، محمد شاہزبیب سلیم عطاری، محمد شبیر رضا، محمد شعبان، محمد شعیب، محمد شکیل قصوری، محمد شہباز رضا، محمد شہباز عطاری، محمد شہزاد عطاری، محمد شبیر رضا، محمد صدام حسین عطاری، محمد صدیق، محمد طاہر حسین، محمد طلحہ، محمد طلحہ شوکت، محمد طلحہ عطاری، محمد طیب شبیر مدنی، محمد طیب عطاری، محمد عارث رضا قادری، محمد عاصم اقبال عطاری، محمد عامر، محمد عامر عطاری، محمد عامر یعقوب، محمد عبداللہ امین، محمد عبدالرحمن عطاری، محمد عبداللہ، محمد عبداللہ رضا عطاری، محمد عثمان، محمد عثمان مشتاق عطاری، محمد عثمان عطاری، محمد عثمان واجد، محمد عدنان عطاری، محمد عدیل اکرم، محمد عدیل عاشق عطاری، محمد عرفان فیروز عطاری، محمد عرفان رضا، محمد عزیز عطاری، محمد عظیم الرحمن جلالی نقشبندی، محمد علی، محمد علی رضا عطاری، محمد علی عطاری، محمد علی غوث، محمد عمر رضا، محمد عمر رضا عطاری، محمد عمر مدنی، محمد عمران، محمد عمران زمان، محمد عمران حیدر عطاری، محمد عمیر سلیم، محمد عمیر مشتاق، محمد فخر الحبيب نظامی، محمد فرحان لطیف، محمد فرحان مصطفیٰ عطاری، محمد فرید الزماں، محمد فہد عطاری، محمد بن زاہد اقبال، محمد فہد مدنی، محمد فیصل مختار، محمد فیصل روی عطاری، محمد فیصل فانی، محمد فیضان، محمد فیضان رضا، محمد قاسم چوہدری، محمد قاسم عطاری، محمد قربان عطاری، محمد کاشف، محمد کامران شہزاد، محمد کبیر عطاری قادری، محمد مبشر رضا قادری، محمد مبشر ساجد، محمد مبشر عبدالرزاق، محمد مبشر عطاری، محمد مبین، محمد مبین حسین، محمد مبین علی، محمد محبوب رضا، محمد محسن، محمد محسن علی، محمد مدثر رضوی عطاری، محمد مدثر عطاری، محمد مدثر مدنی، محمد مزمل عطاری، محمد معروف کرنی، محمد معین بن رمضان، محمد منصور رضا عطاری، محمد منیب الرحمن عطاری، محمد مومن خان، محمد ناصر، محمد ناصر مدنی، محمد نبیل، محمد نصیر، محمد نعمان، محمد نعمان اقبال، محمد نعمان بن غلام مصطفیٰ، محمد نعمان عبدالرزاق، محمد نواز، محمد نور الہی، محمد نور الہدیٰ عطاری، محمد ہارون، محمد ہارون سعیدی، محمد ہارون عطاری، محمد ہاشم عطاری، محمد واجد، محمد واصف رضا عطاری، محمد وسیم بن غلام مصطفیٰ، محمد وسیم عطاری، محمد یاسر عطاری، محمد یعقوب عطاری، محمد ابراہیم، محمد احمد حسینی، محمد اسماعیل، محمد تعظیم ادیس، محمد علی رضا عطاری، مدثر حیات قادری، مدثر علی، مدثر علی بن غلام عباس، مدثر یوسف، مشتاق ندیم، معتمد، معز الرسول قادری، منیب الرحمن، منیب جامی، نجف عطاری، نعمان احمد، نعمان بن فیض الرسول، نعمان فیاض، نعمان مسعود، نعیم جمیل عطاری، نور الہی، نیامت علی، وارث علی عطاری، وقار حسین عطاری، وقاص، وقاص عطاری، وقاص علی، ولی احمد، یاسر عباس بن اللہ بخش۔ **رایونڈ: محمد نادر، ظہیر احمد، احدر رضا، امیر حمزہ، حافظ اعجاز احمد عطاری، عبدالرحمان خلیل، عبدالحجید عطاری، علی حسین، عمیر ریاض، ماجد علی، محمد بلال عطاری، محمد زید عطاری، محمد سراج الدین عطاری، محمد شعیب، محمد طلحہ۔ سیالکوٹ:** محمد اولیس تبسم، امیر حمزہ، ہشتام علی عطاری حامی، زین علی، عبدالرحمن عطاری۔ **اوکاڑہ:** محمد شاہد اصغر، علی حسنین عطاری، محمد یاسر رضا عطاری۔ **فیصل آباد:** محمد عبدالکبیر عطاری، محمد فیضان علی عطاری۔ **متمرق شہر:** اسد اللہ عطاری (سکھر)، محمد ارسلان علی عطاری (پاکپتن)، عبدالملک عطاری (ڈیرہ بکٹی)، فخر ایوب (سلوانالی)، غلام الیاس عطاری (عارف والا)، ارسلان علی عطاری (قصور)، فہد ریاض عطاری (ملتان)۔

تحریری مقابلہ عنوانات برائے جنوری 2026ء

مقابلہ نمبر: 42

صرف اسلامی بہنوں کے لیے

- 01 حضور ﷺ کی عشرہ مبشرہ سے محبت
- 02 مصیبت زدہ کو تسلی دینا
- 03 پریشانی میں اضافہ مت کیجیے

+923486422931

مقابلہ نمبر: 68

صرف اسلامی بھائیوں کے لیے

- 01 صبر کا قرآنی بیان
- 02 بغض و کینہ کی مذمت حدیث کی روشنی میں
- 03 مطالعہ قرآن کی ضرورت و اہمیت

+923103330935

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 اکتوبر 2025ء

(محمد شفیق، خانیوال، پنجاب) 6 ماشاء اللہ بہت ہی عمدہ اور معلوماتی مضامین ہیں۔ (غالد عباس) 7 ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا ہر شمارہ بہترین اور معلومات کا بیش بہا خزانہ ہے، اس کا ہر سلسلہ زبردست اور معلومات سے بھرپور ہے، بچوں کی تربیت کے سلسلے بھی اچھے ہیں لیکن میری گزارش ہے کہ بچوں کے مضامین میں اضافہ ہونا چاہیے۔ (اٹم دانیال، کینیڈا) 8 ماہنامہ فیضانِ مدینہ پڑھنے کی سعادت ملی، اسے قرآن و حدیث، فقہی احکام، معاشرے کی اصلاح اور اخلاقی تربیت سے لبریز پایا، اس کا ہر ہر مضمون مردوں، عورتوں اور بچوں سب کے لیے بہت کار آمد ہیں۔ (اٹم وقاص احمد، ساؤتھ امریکہ) 9 ویسے تو ماہنامہ فیضانِ مدینہ سارے کا سارا ہی بہت اچھا ہے لیکن مجھے اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے واقعات بہت اچھے لگے۔ (بنت غلام محمد، جھنگ، پنجاب) 10 ماہنامہ فیضانِ مدینہ علم دین حاصل کرنے کا بہت ہی بہترین اور دل چسپ ذریعہ ہے، اس میں اچھے انداز سے ہر ایک پہلو پر مواد شامل کیا ہے، اس کے پڑھنے سے کافی علم میں اضافہ ہو رہا ہے۔ (بنت محمد تاج الدین، حیدرآباد) 11 ماہنامہ فیضانِ مدینہ پہلی مرتبہ تفصیل سے پڑھا، الحمد للہ بہت اچھا لگا، اسے معلومات کا خزانہ پایا، اس میں اسلامی بہنوں کے لیے بھی کافی معلومات ہے۔ (اٹم علی) 12 ماہنامہ فیضانِ مدینہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی، ماشاء اللہ! اس میں علم کا اک خزانہ موجود ہے، اس میں جہاں بڑوں کی دینی و اخلاقی تربیت کے لیے مواد موجود ہے وہیں بچوں کے لیے بہت دل چسپ مضامین شامل ہیں، اللہ پاک اسے مزید تر قیاں عطا فرمائے، آمین۔ (اٹم اسفند)

FEEDBACK

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تاثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923103330935) پر بھیج دیجئے۔



”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے بارے میں تاثرات و تجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تاثرات کے اقتباسات پیش کئے جا رہے ہیں۔

متفرق تاثرات و تجاویز (اقتباسات)

- 1 الحمد للہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا سلسلہ ”نئے لکھاری“ میرے لیے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے، میں نے ہر ماہ کے تحریری مقابلہ میں حصہ لیا جس کی وجہ سے میری صلاحیتیں اُجاگر ہوئیں، میری علمی و ادبی معلومات میں اضافہ ہوا اور میرے متعدد مضامین ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں شائع ہوئے۔ نئے لکھاریوں کے لیے یہ سلسلہ کسی نعمت سے کم نہیں۔ (محمد عثمان، متعلم دورۃ الحدیث شریف جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن، لاہور)
- 2 الحمد للہ میں نے ماہنامہ فیضانِ مدینہ پڑھا، یہ بہت اچھا میگزین ہے۔ (عبدالقدوس، لیاری، کراچی) 3 ماشاء اللہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ بہت اچھا میگزین ہے، اس میں بچوں کے لیے بہت اچھی اچھی حدیثیں شامل کی جاتی ہیں۔ (علی حمزہ، کراچی)
- 4 ماشاء اللہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ ایک مختصر سے وقت میں علم دین حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ (عبدالقادر، فیصل آباد)
- 5 میں ماہنامہ فیضانِ مدینہ پابندی سے پڑھ رہا ہوں، الحمد للہ اس کی برکت سے دینی معلومات میں خوب اضافہ ہو رہا ہے۔

بچوں کا | فِضَانِ مَدِينَةِ مَہَبَّتِ اُمّہ

آؤ بچو! حدیث رسول سنتے ہیں

آداب اور ❀ گھر میں برکت لانے کا وظیفہ۔
سلام ایک دُعا ہے، اس سے اُمن خیر اور برکت نازل ہوتی ہے، سلام کرنا ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم کا طریقہ و انداز ہے، اس پر عمل کر کے ہم اپنے نبی کی سنت پر عمل کر سکتے ہیں۔

گھر میں داخل ہونے کے آداب: ❀ دروازہ آہستہ سے اس طرح کھٹکھٹائیں کہ گھر والوں کو پتا چل جائے کہ کوئی دروازے پر آیا ہے ❀ دروازہ بار بار اور زور سے بجا کر گھر والوں کو پریشان نہ کریں ❀ ایک بار کھٹکھٹانے کے بعد دروازہ کھلنے کا انتظار کریں ❀ جب دروازہ کھل جائے تو پہلے سیدھا قدم داخل کریں اور یہ دُعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرَ السَّوْلِجِ وَخَیْرَ الْبَخْرِجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلٰی رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا یعنی اے اللہ پاک! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے ربِّ کریم پر ہم نے بھروسہ کیا۔

(ابوداؤد، 4/420، حدیث: 5096)

❀ دُعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو مسکرا کر اتنی آوازیں سلام کریں کہ جو افراد موجود ہیں وہ سن لیں ❀ اپنے جوتے، اسکول بیگ اور یونیفارم وغیرہ ان کی جگہ پر رکھیں ❀ گھر میں اُٹی، بو، بھائی، بہن اگر موجود ہوں تو ہو سکے تو کچھ دیر ان کے ساتھ بیٹھیں، اس کے بعد اپنی دیگر اکیٹیوٹی میں مصروف ہو جائیں۔ اس طرح گھر کا ماحول خوشگوار ہوگا، سب آپ سے خوش ہوں گے، شروع میں لکھی حدیث پاک میں نبی کریم صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم نے گھر میں برکت لانے کا وظیفہ بھی بتادیا، آپ بھی اس پر عمل کریں، گھر میں اُمن و سکون آئے گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ اللہ پاک ہمیں پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم کی مبارک احادیث پڑھ کر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے گھروں میں رَحْمَت و برکت اور خوشحالی عطا فرمائے۔
اُمِّیْن بِحَاجَةِ النَّبِیِّ الْاُمِّیْن صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم

گھر والوں کو سلام کرو، برکت پاؤ!

مولانا محمد جاوید عطار مدنی ❀

ہمارے پیارے نبی حضرت مُحَمَّد صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یَا بُنَّیْ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَهْلِکَ فَسَلِّمْ یَکُوْنُ بُرْکَۃً عَلَیْکَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِکَ یعنی اے میرے بیٹے! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو، یہ تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے لیے برکت کا باعث ہوگا۔

(دیکھیے: ترمذی، 4/320، حدیث: 2707)

دین اسلام زندگی کے ہر معاملے میں ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ چاہے وہ عبادت ہو، دوسروں سے میل جول ہو، یا گھر میں آنے جانے کے آداب ہوں، دین اسلام ہر بات سادہ اور خوبصورت انداز میں سکھاتا ہے۔ ہمارا ایک چھوٹا سا عمل، جیسے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا، ہمارے گھر کو محبت اور سُکون سے بھر سکتا ہے۔ یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ کس طرح اپنے گھر میں خوشی اور برکت لاسکتے ہیں۔

اس حدیث پاک میں تین چیزوں کے بارے میں بتایا گیا ہے: ❀ سلام کرنے کی اہمیت ❀ گھر میں داخل ہونے کے

بارگاہِ رسالت

سے قوتِ حافظہ کی بخشش

مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی

کی بدولت ظاہر ہونے والے ایک عظیم معجزہ کا ترجمان ہے کہ شیطان کی طرف سے پیدا کردہ ذہنی رکاوٹ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف پہچانا ہی نہیں بلکہ اپنے معجزاتی تصرف سے اسے دور فرما کر اپنے پیارے صحابی کو حافظے کی قوت سے مالا مال کر دیا۔ اس واقعہ سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں:

✽ یادداشت کی کمزوری کبھی کبھار شیطانی وسوسوں یا اثرات کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔

✽ روحانی علاج اور اللہ کے نیک بندوں کی دعائیں باطنی مسائل کا موثر حل ہو سکتی ہیں۔

✽ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی معرفت حاصل تھی کہ آپ شیطان کا نام تک لے کر اس کی کارستانی کو واضح فرما دیتے۔

✽ صحابہ کرام دین سیکھنے میں سنجیدہ اور فکر مند رہا کرتے تھے ہمیں بھی حصولِ علم میں فکر مند رہنا چاہیے۔

✽ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعابِ دہن اللہ کے حکم سے جسم و روح کی شفا کا ذریعہ تھا۔

✽ علم کے لیے کوشش اور دعا دونوں کا اہتمام ہونا چاہیے محنت کے ساتھ ساتھ روحانی اسباب سے مدد لینی چاہیے۔

✽ راہِ دین کی مشکلیں اور رکاوٹیں جلد یا بدیر بالآخر اللہ کے فضل و کرم سے دور ہو ہی جاتی ہیں۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ مقدسہ میں جسمانی بیماریوں اور روحانی امراض دونوں کا معجزاتی علاج ہو جایا کرتا تھا۔ اللہ پاک کے حکم سے آپ کے لعابِ دہن (مبارک تھوک)، لمسِ مبارک (چھونے) اور دعاؤں کی وہ تاثیریں تھیں جن کے ذریعے عقل و فہم سے بالاتر معجزات کا ظہور ہو جایا کرتا۔

ایسا ہی ایک پیارا معجزہ اُس وقت رونما ہوا جب ایک صحابی رسول نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی یادداشت کمزور ہونے کی پریشانی عرض کی، تفصیل اس کی یہ ہے کہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے قرآن یاد نہیں رہتا (یادداشت کمزور ہے)۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”یہ شیطان ہے جسے خُزْب کہتے ہیں۔“ پھر

فرمایا: ”اے عثمان! میرے قریب آؤ۔“ جب میں قریب ہوا،

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے منہ میں اپنا مبارک لعابِ دہن ڈالا اور اپنے دستِ شفقت کو میرے سینے پر رکھا

جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے دونوں کندھوں کے درمیان محسوس کی۔ پھر ارشاد فرمایا: ”اے شیطان! عثمان کے سینے سے

نکل جا۔“ چنانچہ اس دن کے بعد میں جو بات بھی سنتا، یاد ہو جاتی، کبھی نہیں بھولا۔ (دیکھئے: دلائل النبوة لابی نعیم، ص 277، حدیث: 396)

یقیناً یہ واقعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہِ کرم اور دعا



کلاس روم

بیل کی نصیحت

مولانا حیدر علی عذنی (رحمہ)

شوقیہ لگا رکھا ہے؟

نہیں نہیں سر، نظر کا ہی ہے، کافی دنوں سے میرے سر میں درد رہتا تھا، میڈیسن کے باوجود آرام نہیں آ رہا تھا تو ماما پاپا آنکھوں کے ڈاکٹر کے پاس لے گئے تھے، حذیفہ نے کھڑے ہو کر جواب دیا۔

سر بلال: بیٹا اتنی سی عمر میں نظر کا چشمہ تو خطرناک بات ہے، آپ اپنی ڈیلی روٹین چیک کریں کہ کیا مسئلہ ہے؟
سر جی ڈیلی روٹین میں تو حذیفہ بھائی کے صرف ویڈیو گیم ہی ہے، ان کا تو بس نہیں چلتا اسکول میں بھی لے آیا کریں۔

معاویہ کی بات پر سر بلال پریشان دکھائی دیے اور پھر حذیفہ کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بقیہ بچوں کی طرف رخ موڑتے ہوئے کہا: تو بچو! ہم یہ جاننے کی کوشش کر رہے تھے کہ ہماری پیدائش کا مقصد کیا ہے؟ تو جیسے ہمارے دین اور دنیا کے دوسرے مسائل کا حل قرآن مجید سے ملتا ہے تو اس مسئلے کے لیے بھی ہم قرآن پاک سے ہی پوچھتے ہیں کہ اے اللہ پاک کی آخری اور کامل کتاب تو ہی بتا کہ ہم انسانوں کی پیدائش کا مقصد کیا ہے تو بچو پتا ہے ہمیں قرآن مجید نے کیا جواب دیا؟ ستائیسویں پارے کے شروع میں ہے: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا

سر بلال جیسے ہی کلاس روم میں داخل ہوئے تو پہلی قطار میں بیٹھے حذیفہ کو دیکھ کر چونکے لیکن اگلے ہی لمحے معمول کے مطابق اپنی کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے بلند آواز سے سبھی بچوں کو سلام کیا، جس کا جواب سبھی بچوں نے ادب سے کھڑے ہو کر دیا۔
تخلیقِ انسانی کا اولین مقصد، وائٹ بورڈ پر سر نے آج کے سبق کا عنوان لکھا اور پھر مار کر بند کرتے ہوئے بچوں کے درمیان میں آکھڑے ہوئے، تو بچو آپ کو کیا لگتا ہے کہ آپ کی زندگی کا مقصد کیا ہو سکتا ہے؟

پچھلی قطار سے ایک بچے نے کھڑے ہو کر کہا: کھانا پینا، عیش کرنا اور شادی کرنا۔

بچوں کے ساتھ سر بھی مسکرا پڑے اور کہنے لگے: بیٹا جی میں صرف آپ کی زندگی کا مقصد نہیں پوچھ رہا بلکہ ہم سب انسانوں کو جو اللہ پاک نے پیدا فرمایا ہے، اس دنیا میں بھیجا ہے اس کا کیا مقصد ہے؟ صرف کھانا پینا عیش کرنا تو مقصد نہیں ہو سکتا ورنہ وہ تو جانور بھی پورا کر رہے ہیں تو آخر ہم انسانوں کو پیدا کرنے کا مقصد کیا ہو سکتا ہے؟ کبھی سوچا نہیں آپ لوگوں نے۔ بات کرتے کرتے سر حذیفہ کے پاس آچکے تھے اور اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا: حذیفہ بیٹا یہ چشمہ نظر کا ہے یا

طرف ہم نے ایسی ایکٹوٹیٹیز پال رکھی ہیں جن میں ہمارے دین کا تو نقصان ہے ہی دنیا کا بھی نقصان ہے جیسے ویڈیو گیمز وغیرہ۔

معاویہ: سر ویڈیو گیمز میں دین کا کیا نقصان ہے؟

سر بلال: دیکھیں بچو! دشمنانِ اسلام ایسی ایسی گیمز تیار کر رہے ہیں کہ بچہ کھیل ہی کھیل میں نہ صرف عملاً اسلام سے دُور چلا جائے بلکہ معاذ اللہ اس کے دل میں دینِ اسلام ہی کی نفرت بیٹھ جائے مثلاً کچھ گیمز ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں اسلامی حلیے یعنی داڑھی ٹوپی والے کو برا بنا کر دکھایا جاتا ہے اور دنیا کے نقصان کی بات کروں تو ویڈیو گیمز بیمار یوں کا بیکج ہے پورا، نظر کی کمزوری اور سر درد وغیرہ تو صرف چھوٹی سی دو بیماریاں ہیں جو ویڈیو گیمز کی وجہ سے ہوتی ہیں اور پھر سب سے اہم بات جتنا ہم ویڈیو گیمز جیسی فضولیات کے قریب ہوتے جائیں گے اتنا ہی اپنے اصلی مقصد سے دور ہوتے جائیں گے۔

لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور میں نے جن اور آدمی اسی لئے بنائے کہ میری عبادت کریں۔ (پ 27، الذریت: 56)

آپ کو پتا ہے ناں یہ کون سا اسلامی مہینا ہے؟ سر بلال کے پوچھنے پر اسیدِ رضا نے بتایا: سر یہ ربیع الآخر ہے۔

سر بلال: جی، جی، بیٹا، وہی گیارہویں والا ماہ تو چلیں آپ کو گیارہویں والے پیر کے بچپن کا ایک واقعہ سناتا ہوں: بچپن میں ایک بار حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جنگل میں تھے کہ ایک بیل نظر آیا اور آپ اس کے پیچھے پیچھے چل پڑے، کچھ دیر بعد بیل نے مڑ کر آپ کی طرف دیکھا اور کہا: ”اے عبدالقادر! تم کو اس قسم کے کاموں کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا۔“ (غوث پاک کے حالات، ص 25) یہ سن کر شیخ محی الدین جیلانی واپس گھر لوٹے اور اپنی امی جان سے اجازت لے کر راہِ علم کے مسافر بن گئے۔

دیکھا بچو! اللہ پاک کے نیک بندوں کی زندگی میں ہماری طرح فضول کھیل کود کی تو جگہ ہی نہیں تھی جب کہ دوسری

جملے تلاش کیجیے! پیارے بچو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجیے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھیے۔

① جب دروازہ کھل جائے تو پہلے سیدھا قدم داخل کریں ② اتنی سی عمر میں نظر کا چشمہ تو خطرناک بات ہے ③ امی جان سے اجازت لے کر راہِ علم کے مسافر بن گئے ④ اللہ کے نیک بندوں کی دعائیں باطنی مسائل کا موثر حل ہو سکتی ہیں۔ ⑤ جو بچے جھگڑے سے دور رہتے ہیں وہ سب کے پسندیدہ ہوتے ہیں۔

♦ جواب لکھنے کے بعد ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیج دیجیے یا صاف ستھری تصویر بنا کر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923103330935) پر بھیج دیجیے۔ ♦ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی مجلس تقسیم رسائل کے تعاون سے مدنی چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبہ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

جواب دیجیے

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں موجود ہیں)

سوال 1: حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیدائش کہاں ہوئی؟

سوال 2: حدیث پاک میں منافق کی کتنی نشانیاں بیان کی گئی ہیں؟

♦ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھیے۔ کوپن گھر نے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجیے۔ یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر +923103330935 پر واٹس ایپ کیجیے۔ ♦ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی مجلس تقسیم رسائل کے تعاون سے تین خوش نصیبوں کو مدنی چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبہ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

بچوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچے کو نام کا دیتا ہے لہذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔
(جمع الجوامع، 3/285، حدیث: 8875) یہاں بچوں اور بچیوں کے لیے 6 نام، ان کے معنی اور نسبتیں پیش کی جا رہی ہیں۔

بچوں کے 3 نام

نام	پکارنے کے لیے	معنی	نسبت
محمد	عبدالقادر	قدرت رکھنے والے (اللہ پاک) کا بندہ	غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کا مبارک نام
	غلام غوث	مدد کرنے والے کا غلام	غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ
	جیلان		غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی جائے ولادت

بچیوں کے 3 نام

عائشہ	خوشحال	ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا بابرکت نام
ام الخیر	بھلائی والی	غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی امی جان کی مبارک کنیت
غوشیہ		غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ

(جن کے ہاں بیٹے یا بیٹی کی ولادت ہو وہ چاہیں تو ان نسبت والے 6 ناموں میں سے کوئی ایک نام رکھ لیں۔)

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچوں اور بچیوں کے لیے ہے۔
(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اکتوبر 2025ء)

نام مع ولدیت: عمر: مکمل پتا:
موبائل / واٹس ایپ نمبر: (1) مضمون کا نام: صفحہ نمبر:
(2) مضمون کا نام: صفحہ نمبر: (3) مضمون کا نام: صفحہ نمبر:
(4) مضمون کا نام: صفحہ نمبر: (5) مضمون کا نام: صفحہ نمبر:
ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان دسمبر 2025ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ

جواب یہاں لکھیے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اکتوبر 2025ء)

جواب 1: ولدیت: موبائل / واٹس ایپ نمبر:
جواب 2: مکمل پتا:

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان دسمبر 2025ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ

حروف ملائیے!

م	د	ر	و	ھ	ر	ا	ض	ن
ا	ت	ع	ص	د	م	ہ	ن	ق
ح	ی	ر	ل	س	ن	د	ء	ص
و	ر	ش	ح	ل	ر	م	ب	ا
ل	ا	ع	ا	د	ت	ی	ن	ن
ا	ر	ن	ف	ع	ت	ل	ش	ط
ڈ	ض	م	ح	ب	ت	ق	ل	ر
ک	و	ا	ح	ث	ا	د	ب	ا
ر	م	د	ر	س	ہ	ے	ا	ف

پیارے بچو! لڑائی جھگڑا کرنا بُری بات ہے۔ لڑائی جھگڑا ایسی بُری عادت ہے جو چھوٹوں بڑوں سب کو نقصان پہنچاتی ہے۔ لڑائی جھگڑے سے دوستیاں اور آپس کی محبتیں ختم ہو جاتی ہیں اور دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اس سے گھر، مدرسہ اور اسکول کا ماحول خراب ہو جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں صبر اور برداشت کی تعلیم دی ہے اس لیے کہ صبر اور برداشت سے لڑائی جھگڑے ختم ہوتے ہیں اور ثواب بھی ملتا ہے۔ جو بچے جھگڑے سے دُور رہتے ہیں وہ سب کے پسندیدہ ہوتے ہیں۔ لہذا جھگڑے کے بجائے مسائل کو اچھے طریقے سے حل کرنا چاہیے اور اگر خدا نخواستہ لڑائی ہو بھی جائے تو جلد صلح کر لینی چاہیے۔

آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر پانچ الفاظ تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ ”عادت“ تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ تلاش کیے جانے والے 5 الفاظ یہ ہیں: ① مدرسہ ② نقصان ③ صلح ④ محبت ⑤ ماحول۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2025ء کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے:

① عبدالرحمن (لیاقت پور، ضلع رحیم یار خان) ② بنتِ اکرم (ڈیرہ غازی خان) ③ مبشر (سمندری)۔ انہیں انعامی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔

درست جوابات ① پڑوسیوں کو تکلیف نہ دیجیے، ص 52 ② آپ کا، مہاکاج، ص 55 ③ حروف ملایئے، ص 54 ④ بچوں کو کسی کام سے روکنے کے پر حکمت طریقے، ص 58 ⑤ پہلوان کو چچھاڑ دیا، ص 53۔

درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام محمد عاقب رضا عطاری (لاہور) بنت محمد مشتاق (قصور) بنت عثمان علی (کراچی) اولیس (راولپنڈی) صفی اللہ (کراچی) بنت محمد انور (شیخوپورہ) حسان شاہ عطاری (بلوچستان) بنت محمد فاروق (حیدرآباد) بنت منصور (کراچی) بنت عارف (فیصل آباد) بنت شوکت (اوکاڑہ) بنت محمد یار (غانیوال)۔

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2025ء کے سلسلہ ”جواب دیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: محمد زین العابدین عطاری (کراچی)، بنت رحمت علی (گھگڑ منڈی)، بنت مشتاق احمد (کوٹری)۔ انہیں انعامی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔

درست جوابات ① حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ ② 147 سال

درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام بلال رضا (کراچی) بنت علی گوہر (دادو، سندھ) محمد سلمان عطاری (میرپور، کشمیر) بنت محمد یسین (بہاولپور) فصیح الدین (رحیم یار خان) محمد نعمان عطاری (وزیر آباد) بنت عبدالرحیم (غانیوال) بنت محمد اشرف (خوشاب) سید عمیر رضا (پھول نگر) بنت افضل عطاریہ (جھکر) بنت محمد عصر (فیصل آباد) بنت وسیم عطاریہ (پنجاب)۔



سفر اور بچے

مولانا حافظ حفیظ الرحمن عطاری مدنی

سفر محض منزل تک پہنچنے کا نام نہیں بلکہ یہ بچوں کی شخصیت سازی، مشاہداتی صلاحیتوں اور تربیتی مواقع سے بھرپور ایک حسین تجربہ ہوتا ہے۔ والدین اگر چاہیں تو سفر کے لمحات کو صرف تفریح نہیں بلکہ تربیت کا ذریعہ بھی بنا سکتے ہیں۔ راستے میں آنے والی تبدیلیاں، نیماحول، مختلف لوگ، اجنبی منظر، سب کچھ بچے کے ذہن پر گہرا اثر ڈالتے ہیں، ایسے میں ان کی باتوں، سوالات اور مشاہدات کو سنجیدگی سے لینا ضروری ہوتا ہے۔

سفر سے پہلے کی تربیت 1 بچوں کی حفاظت کے پیش نظر بچے کو اپنا اور والدین کا نام اور رابطہ نمبر یاد ہونا بہت ضروری ہے۔ اس لیے والدین کو چاہیے کہ سفر سے پہلے بچوں کو یہ چیزیں لازمی اچھے طریقے سے یاد کروادیں، تاکہ کسی ہنگامی صورت حال میں فوراً رابطہ کیا جاسکے۔ 2 بچوں کو یہ بات بھی سمجھائی جائے کہ اگر خدا نخواستہ وہ ماں باپ سے مجھڑ جائیں تو گھبرانے کے بجائے فوراً کسی پولیس اہلکار یا سفر کے منتظم کے پاس جائیں اور مدد طلب کریں۔ ساتھ ہی انہیں یہ بھی بتایا جائے کہ پولیس یا منتظم کو پہچاننے کا طریقہ کیا ہے، تاکہ وہ کسی غلط شخص کے بجائے دُرست فرد سے رابطہ کر سکیں۔ 3 اسی طرح سفر میں اجنبی لوگوں سے ملنے کا موقع بھی بچوں کی تربیت کا حصہ بن سکتا ہے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کو سکھائیں کہ ہر اجنبی سے بے تکلفی مناسب نہیں، مگر ہر اجنبی دشمن

بھی نہیں ہوتا۔ سلام کرنا، راستہ دینا، چھوٹے موٹے احسانات کرنا یہ سب حسن سلوک کی علامتیں ہیں، مگر بچوں کو یہ بھی سکھانا ضروری ہے کہ حدود کا خیال رکھنا، محتاط رہنا، اور ضرورت سے زیادہ بات چیت سے بچنا کیوں ضروری ہے۔ یوں وہ عزت و شرافت، مگر احتیاط کے ساتھ برتاؤ کرنا سیکھتے ہیں۔

کھانے پینے کے حوالے سے تربیت 1 بچے سفر کے دوران اکثر فضول اور غیر صحت مند چیزوں کا مطالبہ کرتے ہیں جو نہ صرف صحت کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں بلکہ والدین کے لیے پریشانی کا باعث بھی بنتی ہیں اس لیے والدین کو چاہیے کہ سفر شروع کرنے سے پہلے ہی گھر سے ہلکی پھلکی اور صحت بخش چیزیں ساتھ رکھیں، تاکہ بچوں کو مناسب متبادل مل سکے 2 اس کے ساتھ ساتھ بچوں کو یہ عادت بھی ڈالنی چاہیے کہ وہ فضول اور غیر ضروری چیزوں کا مطالبہ نہ کریں اور قناعت اختیار کریں۔

دودھ پیتے بچوں کے حوالے سے احتیاط سفر میں دودھ پینے والے بچوں کی ضروریات اور احتیاط بڑے بچوں سے الگ ہوتی ہیں۔ والدین کو ان کے لیے خاص تیاری کرنی چاہیے تاکہ دوران سفر مشکلات پیش نہ آئیں۔ یہاں چند ضروری نکات ہیں: 1 بچے کو اگر ڈبے کا دودھ دینا پڑے تو صاف بوتلیں، پانی اور دودھ کا پاؤڈر ساتھ رکھیں 2 صفائی کا خاص خیال رکھیں تاکہ جراثیم سے بچا جاسکے 3 وقت پر دودھ دینے کی عادت برقرار رکھی جائے تاکہ بچہ ضد نہ کرے 4 عمر کے اعتبار سے گرمی میں وقفے وقفے سے اُبلّا ہوا اٹھنڈا پانی دینا مفید ہے 5 دودھ پلاتے وقت پُر سکون جگہ کا انتخاب کریں 6 اضافی کپڑے، ڈائپر اور چھوٹے تولیے ضرور رکھیں 7 دودھ پلاتے وقت بسم اللہ کہنا اور بچے پر دُعائیں پڑھنا روحانی حفاظت کا ذریعہ ہے۔

پیشاب پاخانہ یا قے (الٹی) کے حوالے سے احتیاطی تدابیر بعض بچے دوران سفر گاڑی میں پیشاب پاخانہ یا الٹی کر دیتے ہیں جس سے دیگر مسافروں کو تکلیف ہوتی ہے اس حوالے سے بھی والدین کو چاہیے کہ بچوں کو چند احتیاطی تدابیر بتائیں: 1 بچوں کو بھاری یا چکنی اشیاء کے بجائے ہلکی پھلکی غذا لینے پر آمادہ کریں تاکہ قے یا بد ہضمی کا خطرہ کم سے کم ہو۔ 2 بچوں کو سمجھائیں کہ سفر

کے ساتھ زیادہ وقت گزارتے ہیں، یہ وقت ان کے دل میں اپنے والدین کے قریب ہونے، ان سے باتیں کرنے، اور سیکھنے کے لیے قیمتی ہوتا ہے۔ ماں باپ کو چاہیے کہ وہ اس وقت کو صرف موبائل یا خاموشی میں ضائع نہ کریں بلکہ بچوں سے گفتگو کریں، ان کے سوالات کے جواب دیں، انہیں نئے شہروں، راستوں، پہاڑوں، دریاؤں یا دیگر قدرتی مناظر کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔ اس طرح بچوں میں علم، شوق، ادب اور سلیقہ پروان چڑھتا ہے۔

سفر کی سنتیں اور آداب سکھائیے سفر میں بچوں کو دعائیں سکھانا، آداب سفر یاد دلانا، سفر کی سنتوں سے روشناس کرانا، اور دوسرے مسافروں کے حقوق کے بارے میں بتانا بھی اہم ہے۔ ہوٹل میں کھانے کے آداب، وضو اور نماز کی احتیاط، سونے جاگنے کے اوقات کی ترتیب، اگر والدین یہ سب باتیں بچوں کو محبت اور حکمت کے ساتھ سکھائیں تو بچے انہیں زندگی بھر یاد رکھیں گے ان شاء اللہ۔

دوران سفر بچوں کے ساتھ نرم رویہ رکھیے سفر میں بچوں کے ساتھ نرمی، صبر اور برداشت کا رویہ رکھنا بھی تربیت کا ایک اہم پہلو ہے۔ اگر بچہ تھک جائے، ضد کرے یا پریشان ہو تو والدین کو چاہیے کہ وہ سختی کرنے کے بجائے شفقت سے کام لیں۔ یہ لمحات بچے کو سکھاتے ہیں کہ مشکل میں گھر والے ساتھ ہوتے ہیں، اور صبر کا پھل اچھا ہوتا ہے۔

صفائی کے حوالے سے تربیت بچے اکثر رپر، جوس کے ڈبے یا گند کچرا وغیرہ گاڑی یا سڑک پر پھینک دیتے ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ بچوں کو شروع سے یہ عادت ڈالیں کہ کوڑا ہمیشہ ڈسٹ بن میں ڈالیں۔

آخر میں یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ سفر میں کی گئی تربیت دل پر لکھی جاتی ہے، جو کمرہ جماعت یا نصیحت کے ذریعے ممکن نہیں۔ والدین اگر تربیت کو ایک بوجھ نہیں بلکہ ایک موقع سمجھیں تو ہر سفر بچوں کی شخصیت سنوارنے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اس لیے اگلی بار جب آپ سفر پر جائیں، تو سامان کے ساتھ ساتھ تربیت کا عزم بھی باندھ لیجئے۔ یہی سفر کل کے بہتر انسانوں کی تیاری کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

شروع کرنے سے پہلے واش روم لازمی جایا کریں تاکہ راستے میں کسی قسم کی مشکل نہ ہو۔ یہاں والدین کو بھی چاہیے کہ پہلے سے ہی پلاسٹک بیگز، ٹشو اور چھوٹے تولیے ساتھ رکھیں تاکہ اگر بچہ گاڑی میں گندگی کرے تو فوراً صاف کیا جاسکے اور دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔
3 اسی طرح بچوں کو یہ بھی سکھائیں کہ جیسے ہی دل گھبرائے یا متلی ہو فوراً بتائیں تاکہ والدین اس کا بروقت تدارک کر سکیں۔
4 بچوں کو سکھائیں کہ آپ کی وجہ سے دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔ اگر گاڑی میں الٹی یا پیشاب پاخانے والا معاملہ ہو بھی جائے تو فوراً صفائی کا اہتمام کریں اور دیگر مسافروں سے معذرت کرنا نہ بھولیں۔ یہ بچوں کی ایک بہترین تربیت ہے کہ دوسروں کو تکلیف دینا بڑی بات ہے۔

صبر، حسن اخلاق اور شکر گزاری کی تربیت سفر کے دوران والدین کا رویہ، الفاظ، ردِ عمل اور برداشت کا معیار بچوں کے دل و دماغ پر گہرے نقوش چھوڑتا ہے۔ اگر والدین صبر، حسن اخلاق، شکر گزاری، اور نظم و ضبط کا مظاہرہ کریں تو بچے بھی وہی سیکھتے ہیں۔ مثلاً ٹریفک جام میں والد کا پُرسکون رویہ، کسی پریشانی پر ماں کی شکر گزاری، یا کسی فقیر کو صدقہ دینے کا عمل یہ سب عملی اسباق ہیں جنہیں الفاظ میں سمجھانا مشکل اور عمل میں دکھانا آسان ہوتا ہے۔ لہذا والدین اپنے عمل کے ذریعے بچوں کو صبر، حسن اخلاق اور شکر گزاری کی تربیت دیں۔

دوران سفر ناگہانی آفت آنے پر تسلی دیجیے اگر دوران سفر کوئی ناگہانی حادثہ یا تکلیف واقعہ پیش آجائے۔ جیسے گاڑی بند ہو جانا، کسی کا زخمی ہو جانا، یا کسی غیر متوقع زکاوٹ کا آ جانا، تو یہ لمحے والدین کے لیے آزمائش اور تربیت دونوں کا موقع ہوتے ہیں ایسی صورت میں والدین کو چاہیے کہ وہ خود گھبراہٹ کا شکار نہ ہوں، نہ ہی بچوں کے سامنے خوف و پریشانی کا اظہار کریں ان کے چہرے پر اطمینان، اللہ پر بھروسہ، اور مثبت کلمات بچوں کو حوصلہ دیتے ہیں۔ بچوں کو تسلی دی جائے، ان سے نرمی سے بات کی جائے اور انہیں سمجھایا جائے کہ زندگی میں ایسے لمحات آتے رہتے ہیں مگر ہم صبر اور تدبیر سے ان کا سامنا کرتے ہیں۔

قدرتی مناظر کی معلومات فراہم کیجیے سفر کے دوران بچے والدین

اپنا وقار بنائیے

اُمّ میلادِ عطارِیہ *

اندر وقار اور عزت نفس پیدا کرنے کے لیے چار اہم امور کو بطور خاص پیش نظر رکھیں:

1 عقائد کی اصلاح پر خصوصی توجہ دیں۔ 2 ظاہری اعمال کو درست کرنے کی فکر کریں۔ 3 باطنی صفات کی بہتری اور تزکیہ نفس کی کوشش کریں۔ 4 اخلاقیات میں بلندی پیدا کرنے پر بھرپور محنت کریں۔ یہ چاروں نکات دنیاوی و اخروی کامیابی کے لیے نہایت مؤثر اور بنیاد فراہم کرنے والے ہیں۔

اگر اخلاق اچھے ہوں گے تو معاشرے میں انسان کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا، لوگ عزت دیں گے اور دلوں میں جگہ بنے گی۔ مزید یہ کہ اچھے اخلاق اللہ پاک کی رضا اور آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنیں گے۔ جبکہ اگر اخلاق خراب ہوں، زبان میں کڑواہٹ، رویے میں غرور یا بدتمیزی ہو تو اس سے انسان کی ساکھ گرتی ہے، نہ صرف اپنی عزت خاک میں ملتی ہے بلکہ والدین کی بدنامی اور معاشرتی رسوائی کا سبب بھی بنتی ہے۔ آخرت میں ایسے اخلاق اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا موجب بنیں گے، اور حقوق العباد کی پامالی کی صورت میں لوگ آخرت میں مطالبہ کریں گے کہ ان کے حقوق کا حساب لیا جائے۔

بلندی عزت و وقار کے اسباب و اوصاف

وقار اور مکمل شخصیت کے نکھار کے لیے درج ذیل چند خصوصیات

اللہ پاک نے انسان کو باعزت بنایا، اور انسان کی اصل عزت کا معیار تقویٰ قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُ﴾ ترجمہ کنز العرفان: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔⁽¹⁾

محترم اسلامی بہنو! اس آیت مبارکہ کے اس حصے میں وہ بنیادی اصول بیان کیا جا رہا ہے جو کسی انسان کے لیے شرافت، عظمت اور فضیلت کا اصل ذریعہ ہے اور جس کے سبب اُسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عزت و مرتبہ نصیب ہوتا ہے۔⁽²⁾

اس سے یہ حقیقت روشن ہو گئی کہ انسان کی حقیقی عزت اور وقار مال، نسل یا شہرت پر نہیں بلکہ دل کی پرہیزگاری، اخلاص اور کردار کی پاکیزگی پر موقوف ہے۔

یاد رکھیے وقار (Dignity) کا مطلب ہے: انسان اپنے گفتار، کردار، سوچ اور عمل میں سنجیدہ، متوازن اور شائستہ ہو۔ وہ نہ تو کسی پر ظلم کرے، نہ خود کو ذلیل کرے، نہ اپنی عزت نفس کو سستے مفاد پر قربان کرے۔ ایک مؤمن کو اپنی خودی اور شرافت کا پاس رکھنا چاہیے۔ اپنی عزت کو خواہشات، دنیاوی مفادات یا وقتی لذتوں کے بدلے نہ بیچے۔

اولاد کو باوقار بنانے میں ماؤں کا کردار

ماؤں کو چاہیے کہ جب وہ اپنی بیٹیوں کی تربیت کریں تو ان کے

کچھ نہ کہے، لیکن دل ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو سکتا ہے اور لاشعوری طور پر اس کی نظر میں آپ کی قدر و وقعت کم ہوگی۔ ﴿جب ہم مکان بناتے ہیں تو ایسا سوراخ نہیں چھوڑتے جس سے کوئی جھانک سکے، اسی طرح ایک سمجھ دار، صاحب عقل خاتون اپنے کردار میں ایسی کمزوری نہیں چھوڑتی کہ کوئی اس کی شخصیت میں جھانک کر عیب نکالے۔﴾ ایسے کاموں سے بچیں جن کا نہ دنیا میں فائدہ ہے نہ آخرت میں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بندے کے اسلام کی خوبصورتی میں سے ہے کہ وہ لایعنی باتوں کو چھوڑ دے۔⁽⁴⁾ اور اس میں شک نہیں کہ بے فائدہ کاموں میں دیگر فضولیات کے علاوہ سوشل میڈیا کی فضول مصروفیت، موبائل کا بے مقصد استعمال، اور غیر ضروری بات چیت بھی شامل ہے۔ خواتین کا اپنی سہیلیوں، رشتہ دار و دیگر متعلقہ خواتین کے ساتھ گھنٹوں گھنٹوں غیر ضروری کالز میں لگے رہنا وقت، توانائی، کردار اور وقار، سب کو ضائع کرتا ہے۔ ﴿غیبت، چغلی، فحاشی، لالچ اور نفرت سے دور رہیں کہ یہ چیزیں بھی انسانی وقار کی قاتل ہیں۔

یہ وہ چھوٹی چھوٹی باتیں ذکر کی گئی ہیں جن کا لحاظ رکھیں تو آپ کی شخصیت کھرنے لگے گی، آپ کا معیار بلند ہوتا چلا جائے گا۔ پھر جب آپ اپنی ذات کی اصلاح پر توجہ دیں گی تو نہ آپ کو دوسروں کی عیب جوئی کا وقت ملے گا، نہ ہی بے جا تنقید کا رجحان باقی رہے گا اور یہ دونوں باتیں بھی انسان کے وقار کو محروم کرنے میں بہت عمل دخل رکھتی ہیں۔

”اپنا وقار بنائیے“ دراصل ایک جامع اور بصیرت افروز پیغام ہے، جو ہمیں دین اسلام کی روشنی میں خودداری، عزت نفس، وقار اور کردار کی پختگی سکھاتا ہے۔

اللہ پاک ہمیں عمدہ اخلاق سے مالا مال فرمائے بلکہ اخلاق نبوی کا صدقہ ہمیں عطا فرمائے۔ اُمِّیْن عَجَّاهُ النَّبِیُّ الْاُمِّیْن صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(1) پ 26، الحجرات: 13 (2) مدارک، الحجرات، تحت الآیہ: 13، ص 1156-جلالین، الحجرات، تحت الآیہ: 13، ص 428 ملقطاً (3) مسلم، ص 1071، حدیث: 6592 (4) ترمذی، 142/4، حدیث: 2324۔

کو اپنانا بہت مفید ہو سکتا ہے: ﴿اگر کسی معاملے میں آپ سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو اس کا اعتراف کریں، اس سے عزت گھٹے گی نہیں، بلکہ بڑھے گی۔﴾ زندگی کو آسان بنائیں، تعلقات میں نرمی لائیں، غیر ضروری سختی اور ضد سے گریز کریں۔ ﴿لوگوں کو اہمیت دینا سیکھیں۔ اگر کوئی آپ کے پاس آئے تو کھڑے ہو کر اس کا خیر مقدم کریں، نشست پیش کریں۔ یوں آپ نے اگرچہ کسی کو زمین پر جگہ دی، مگر وہ آپ کو دل میں جگہ دے گا۔ یہ رویہ آپ کی اہمیت، عزت اور وقار میں اضافہ کرے گا۔﴾ جب بھی کسی سے بات کریں تو اس کے مقام، مرتبے، عمر اور حالات کو مد نظر رکھ کر گفتگو کریں۔ ہم عموماً اپنی طبیعت، مزاج یا لہجے کے مطابق بات کرتے ہیں، مگر سامنے والے کے احساسات، تجربات اور عمر کا لحاظ ضروری ہے۔ ﴿برائی کا جواب بھلائی سے دینا سیکھیں۔ بدلہ لینے والے نہ بنیں، درگزر اور معاف کرنے کو عادت بنالیں۔﴾ اللہ کے بندے بن کر زندگی گزاریں۔ جو اللہ کے سامنے جھکتا ہے اللہ مخلوق کے دلوں کو اس کے لیے جھکا دیتا ہے۔ ﴿سچ بولیں﴾ دیانت دار بنیں ﴿کردار کو مضبوط رکھیں﴾ علم و عمل میں سنجیدگی لائیں ﴿اللہ کے لیے تواضع اختیار کریں حدیث پاک میں ہے: جو کوئی اللہ پاک کے لیے تواضع اپناتا ہے اللہ پاک اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔﴾⁽³⁾ ہر ہفتے، بعد نمازِ عشاءِ مذکرہ ضرور دیکھیے۔

مذکورہ بالا ہدایات پر عمل کی صورت میں ان شاء اللہ آپ کی شخصیت میں ایسی بہت سی مثبت تبدیلیاں آئیں گی جو معاشرے میں آپ کو ایک عزت دار اور باوقار خاتون بنانے کی ضامن ہوں گی۔

عزت و وقار محروم کرنے والی باتیں

پیاری اسلامی بہنو! ان باتوں کو اپنانے کے ساتھ ساتھ کچھ باتوں سے بچنا بھی ضروری ہے تاکہ ہمارا دامن عزت و وقار گدلا نہ ہو: ﴿لوگوں کی نفسیات کے خلاف باتیں نہ کریں۔ مثلاً: شادی شدہ عورت بیوہ کے سامنے اپنے شوہر کی تعریفیں کرے، بے اولاد کے سامنے اپنی اولاد کی باتیں کرے، یتیم کے سامنے ماں باپ کے پیار کی باتیں کرے، تو یہ احساس محرومی کو جنم دیتی ہیں۔ سامنے والا

عزت نسوان اور اسلام

مولانا اُحد رضا عطاری مدنی

کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو بازار سے اپنے بچوں کے لئے کوئی چیز لائے تو وہ ان (یعنی بچوں) پر صدقہ کرنے والے کی طرح ہے اور اسے چاہیے کہ بیٹیوں سے ابتدا کرے کیونکہ اللہ پاک بیٹیوں پر رحم فرماتا ہے۔⁽³⁾

عورت کا حق چھیننے والوں کے لیے وعید جہنم دین اسلام نے عورت کے ساتھ ہونے والی ناانصافی اور ترکے میں حصہ دار نہ بنانے والی غلط رسم کا رد کیا اور اسے صریح ظلم بتایا، اور مرد و عورت دونوں کو مال وراثت کا حقدار ٹھہرایا۔⁽⁴⁾ نیز وراثت کے حصے حدود اللہ ہیں، جنہیں توڑنے والے کو اللہ و رسول کا نافرمان بتایا گیا اور اسے جہنم کی بھڑکتی آگ کی وعید سنائی گئی ہے۔⁽⁵⁾

جبراً حق جتانے کی ممانعت قبل اسلام عرب میں شوہر کے انتقال کے بعد رشتہ دار بیوی کے وارث بن جاتے یا تو بے مہر ہی اُس سے شادی کر لیتے یا کسی سے شادی کروا کر مہر خود رکھ لیتے الغرض وہ ان کے ہاتھوں مجبور ہو کر رہ گئی تھی۔ ایسی عورت ذہنی اور جسمانی اذیتوں کا شکار رہتی، اپنے اختیار سے کچھ نہ کر سکتی تھی۔ اسلام نے عورتوں کی فریاد رسی کی: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی اور عورتوں کو روکو نہیں اس نیت سے کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو مگر اس صورت میں کہ صریح بے حیائی کا کام کریں اور ان سے اچھا برتاؤ کرو۔⁽⁶⁾

تاریخ کے اوراق بتاتے ہیں کہ ہر عہد میں عورت کیسے کیسے مصائب و آلام جھیلتی رہی ہے اور کتنی بے دردی کے ساتھ توہین و ظلم کی تاریک وادیوں میں دھکیل گئی۔ اسلام سے قبل معاشرے میں عورت ذات کو حقیر اور اپنے لیے باعث عار تصور کیا جاتا تھا، اس کے ساتھ غلاموں اور جانوروں سے بدتر سلوک کیا جاتا تھا۔ جاہل، درندہ صفت لوگوں نے اسے محض خواہشات کا کھلونا سمجھا، اس کی بدترین توہین کی اور زندہ درگور کر کے اس پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی۔ مگر جب اسلام کا سورج طلوع ہوا اور آفاق عالم میں اس کی کرنیں پھوٹیں تو عورت کی حیثیت یکدم بدل گئی۔ محسن انسانیت، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عظیم احسان فرمایا، جہالت کے تاریک اندھیروں میں ڈوبے لوگوں کو علم و ہدایت کی صبح سے روشناس کروایا۔

بیٹیوں کے لیے اسلام کا انقلابی اقدام یہودی بیٹیوں کو نوکرانی کے مرتبے سے زیادہ نہیں رکھتے، بیٹیوں کے ہوتے بیٹی کو وراثت کا حقدار نہ جانتے، نیز اپنی چھوٹی بچیوں کو بیچ دینے کا رواج عام تھا۔ بعض قبائل عرب میں بچی کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن دیا جاتا۔ الحمد للہ! اسلام نے بیٹی کو جان و عزت کا تحفظ فراہم کیا، اس کی عظمت اور وقار بلند کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بیٹیوں کی اچھی پرورش کا بدلہ جنت میں اپنی رفاقت کی صورت میں بتایا،⁽¹⁾ بیٹیوں کو خوش رکھنے والے کو اللہ پاک کی رضا و خوشی کی نوید سنائی۔⁽²⁾ بلکہ بیٹیوں کے ساتھ ترجیحی سلوک

باپ کے مرنے کے بعد سوتیلی ماں سے نکاح کر لینے کا عام رواج تھا، قرآن کریم میں آیت نازل کر کے اس فتنہ عمل سے منع کیا گیا۔⁽¹⁵⁾ آج بھی مغربی معاشرے سے ملنے والی غلط سوچ کے سبب سوتیلی ماں کو پہلی اولاد کے حق میں ظالمانہ، بے رحم کردار تصور کیا جاتا ہے۔ جس کی اسلام ہر گز اجازت نہیں دیتا بلکہ سب کو اپنے اپنے حقوق ادا کرنے کی تلقین کرتا ہے نہ سوتیلی ماں کے ساتھ بد سلوکی کی اجازت ہے اور نہ ہی کسی کی باتوں میں آکر عورت سوتیلی اولاد کے ساتھ نا انصافی یا ظلم کر سکتی ہے۔ دین اسلام سوتیلی ماں سے بھی محبت، عزت و احترام بھرا تعلق رکھنے کا درس دیتا ہے۔

بہر حال ان تعلیمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے دورِ حاضر پر نظریں دوڑانے سے معلوم ہو گا کہ ایسے لوگ موجود ہیں جو جسمانی طور پر تو اس دور میں ہیں مگر ذہنی اور اخلاقی لحاظ سے زمانہ جاہلیت میں رہتے ہیں۔ ایسے طبقے میں اسلامی تعلیمات، شعور و آگہی اور نیکی کی دعوت بڑھانے کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ نیز اسلام کی یہ روشن تعلیمات و احکام ان لوگوں کو بھی دعوتِ فکر دیتے ہیں جو اس شیطانی وسوسے کا شکار ہیں کہ ”اسلام میں عورت پر سختی ہے!“ وہ غور کریں، کیا اسلام میں عورت پر سختی کی گئی ہے یا سختیوں سے نجات دلا کر راحت و آرام کا اہتمام کیا گیا ہے؟

(1) مسند احمد، 4/296، حدیث: 12500 طحطا (2) فردوس الاخبار، 2/263، حدیث: 5830 طحطا (3) فردوس الاخبار، 2/263، حدیث: 5830 ملخصاً (4) پ4، النساء: 7: (5) پ4، النساء: 12 تا 14 (6) پ4، النساء: 19 - بخاری، 3/203، حدیث: 4579، تفسیر قرطبی، 3/67، النساء، تحت الآية: 19، ملخصاً (7) بخاری، 3/511، حدیث: 5353 - مرقاة المفاتیح، 6/547 طحطا (8) مکارم الاخلاق للطبرانی، ص349، رقم: 101 (9) عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ص246، حدیث: 388 (10) پ21، روم: 21 (11) پ4، النساء: 19 (12) پ2، البقرة: 226، 227 مع خزائن العرفان (13) پ4، النساء: 19 (14) ترمذی، 5/475، حدیث: 3921 (15) تفسیر قرطبی، 3/73، 5: 72، النساء، تحت الآية: 22۔

اسلام بیواؤں اور بے سہارا عورتوں کا محافظ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ”بیواؤں کے نگہبان اور بے سہاروں کے مددگار“ ہیں۔ آپ علیہ السلام نے گھر بیٹھی، بے شوہر والیوں سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا اور اس پر عظیم اجر کی بشارت سنائی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: السَّاعِیَ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ كَالْبَجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْقَائِمِ لِلدِّينِ الصَّائِمِ النَّهَارَ یعنی بے شوہر والی (خواہ کنواری ہو، بیوہ یا مطلقہ و معلقہ) اور مسکین کے لیے کوشش کرنے والا اللہ پاک کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا رات کو قیام اور دن میں روزے رکھنے والے کی مانند ہے۔⁽⁷⁾ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا: جو شخص کسی یتیم یا بیوہ کی سفالت کرے تو اللہ پاک اسے سایہ عرش میں جگہ عطا فرمائے گا اور اپنی جنت میں داخل فرمائے گا۔⁽⁸⁾

بیوی کے لیے زمانہ جاہلیت والی ذلت کا خاتمہ بیوی پاؤں کی جوتی نہیں بلکہ اپنے گھر کی ملکہ ہے،⁽⁹⁾ بچوں کی والدہ اور پہلی مَرْبِیہ (تربیت کرنے والی) ہے۔ نیز قرآن کریم انھیں مردوں کے سکون اور آرام کا ذریعہ بتاتا ہے۔⁽¹⁰⁾ اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی تلقین بھی۔⁽¹¹⁾ زمانہ جاہلیت میں لوگ اپنی بیویوں سے مال طلب کرتے، اگر وہ دینے سے انکار کرتیں تو کئی کئی سال ان کے پاس ”نہ جانے“ کی قسم کھا لیتے۔ بیوی نہ تو بیوہ ہوتی کہ کہیں اور جائے پناہ پائے اور نہ شوہر کی ہوتی کہ اس سے کچھ راحت پائے۔ اسلام نے اس ظلم کا قلع قمع کیا اور سالہا سال کی مدت ختم کر کے صرف چار (4) مہینے مُعَيَّن فرمائے۔⁽¹²⁾ اسلام اس جیسے تمام ظالمانہ، جابرانہ نظریوں اور رویوں کی حوصلہ شکنی کر کے مردوں کو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے برتاؤ کا حکم دیتا ہے۔⁽¹³⁾ عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہنے کی تلقین کی گئی اور ان سے اچھا سلوک کرنے والے کو لوگوں میں بہتر شخص فرمایا گیا ہے۔⁽¹⁴⁾

سوتیلی ماں بھی عزت و محبت کی حق دار عہدِ جاہلیت میں



اسلامی مہنتوں کے شرعی مسائل

مفتی فضیل رضا عطاری

ہے، اس کی والدہ چاہتی ہے کہ یہ سونا اپنی بڑی بیٹی کو اس کی شادی میں دے دے اور بعد میں اسی وزن کا سونا بنوا کر نابالغہ بیٹی کو واپس کر دے، کیا وہ اس طرح کر سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں ماں کا اپنی نابالغہ بچی کا سونا دوسری بیٹی کو دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ قرض کی صورت ہے جو کہ بچی کے حق میں ضرر محض ہے اور قوانین شرعیہ کے مطابق جس تصرف سے نابالغ کو ضرر محض ہو، ایسا تصرف اس کا ولی جیسے باپ وغیرہ بھی نہیں کر سکتا، تو ماں کو بدرجہ اولیٰ اس کی اجازت نہیں ہوگی کہ مالی تصرف میں ماں کے لیے اپنی نابالغ اولاد پر بالکل ہی ولایت نہیں ہے۔

یادر ہے کہ اگر باپ محتاج اور فقیر ہو، اور فقر کی وجہ سے اسے مال کی ضرورت ہو تو ایسی صورت میں وہ نابالغ اولاد کا مال بلا معاوضہ بھی لے سکتا ہے اور اگر فقر و محتاجی نہ ہو، بلکہ اور کوئی ایسی ضرورت ہو جس کے لیے اپنے پاس رقم نہ ہو تو ایسی صورت میں وہ نابالغ اولاد کا مال صرف بطور قرض لے سکتا ہے، بلا معاوضہ نہیں لے سکتا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1 شوہر یا محرم مرد کے بغیر عورت کا سفر عمرہ کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ دو خواتین ہیں جو آپس میں بہنیں ہیں اور دونوں بیوہ ہیں، یہ دونوں عمرے پر جانا چاہ رہی ہیں، ان دونوں کی عمریں 54 اور 55 سال ہیں، ان کے ساتھ ان کا کوئی بیٹا، بھائی یا کوئی اور محرم مرد نہیں جا رہا، تو سوال یہ ہے کہ ان خواتین کا اس طرح تنہا عمرے پر جانا جائز ہے یا نہیں، جبکہ وہ پاکستان میں رہتی ہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شریعت مطہرہ میں کسی بھی عورت کے لئے شوہر یا محرم کے بغیر شرعی مسافت (یعنی 92 کلومیٹر یا اس سے زائد کی مسافت) کا سفر کرنا ناجائز و حرام ہے، خواہ وہ سفر حج و عمرہ کی غرض سے ہو یا کسی اور مقصد کے لیے ہو، خواہ وہ عورت جوان ہو یا بوڑھی ہو۔ لہذا پوچھی گئی صورت میں وہ دونوں خواتین بغیر کسی محرم مرد کے عمرے کے لیے تنہا سفر نہیں کر سکتیں، اگر جائیں گی تو گنہگار ہوں گی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

2 ماں کا اپنی نابالغہ اولاد کے مال میں تصرف کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک نابالغہ بچی کی ملک میں کچھ سونا

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا حسین علاؤ الدین عطاری مدنی

فیضانِ مدینہ کراچی میں نعتِ خواں اسلامی بھائیوں کے لیے خصوصی مدنی مذاکرے کا انعقاد

کراچی-8 جولائی 2025ء کی شب فیضانِ مدینہ کراچی میں نعتِ خواں اسلامی بھائیوں کے لیے ”خصوصی مدنی مذاکرے“ کا انعقاد کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں معروف نعتِ خواں حضرات نے شرکت کی۔ اس موقع پر امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے تربیت فرمائی۔ امیر اہل سنت کا کہنا تھا کہ نعتِ خواں اسلامی بھائی نعتِ خوانی کو صرف ایک فن یا ذریعہ معاش نہ سمجھیں بلکہ اسے اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنائیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ نعتِ خوانی میں سب سے اہم چیز اخلاص ہے کیونکہ بغیر اخلاص کے کوئی بھی عمل بارگاہِ الہی میں قبولیت حاصل نہیں کر سکتا۔ آپ نے نعتِ خوانوں کو نصیحت کی کہ وہ شہرت یا مال و دولت کی بجائے صرف اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں نعتیں پڑھیں۔ امیر اہل سنت نے حقوقِ العباد کی ادائیگی کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی، انہوں نے نعتِ خواں حضرات کو سمجھایا کہ جب وہ کسی محفل میں نعتِ خوانی کے لیے جائیں تو وہاں موجود لوگوں کے حقوق کا بھی خیال رکھیں، وقت کی پابندی کا خیال رکھیں اور اپنی آواز و انداز سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں۔

فیصل آباد میں عظیم الشان قافلہ اجتماع نگرانِ شوریٰ نے سنتوں بھر ا بیان فرمایا

فیصل آباد- دعوتِ اسلامی کے شعبہ قافلہ کے زیر اہتمام 24 جون 2025ء بروز منگل مدنی مرکز فیضانِ مدینہ فیصل آباد مدینہ ٹاؤن میں عظیم الشان ”قافلہ اجتماع“ کا انعقاد کیا گیا جس میں ہزاروں کی تعداد میں عاشقانِ رسول شریک ہوئے۔ اس موقع پر نگرانِ پاکستان مشاورت

حاجی محمد شاہد عطاری، اراکین شوریٰ حاجی محمد امین عطاری، حاجی وقار المدینہ عطاری، حاجی محمد اسلم عطاری، حاجی محمد انظر عطاری اور مولانا حاجی محمد جنید عطاری مدنی بھی موجود تھے۔ نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری مدظلہ العالی نے ”حصولِ علمِ دین“ کے موضوع پر سنتوں بھر ا بیان کیا۔ نگرانِ شوریٰ نے کہا کہ دعوتِ اسلامی کے ماحول میں علمِ دین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ قافلے میں سفر کرنا اور مدنی مذاکرہ دیکھنا بھی ہے۔ قافلوں میں سیکھنے سکھانے کے حلقے لگائے جاتے ہیں جن میں نماز، غسل اور وضو کا طریقہ سکھایا جاتا ہے، فرائض و واجبات بتائے جاتے ہیں اور بیانات کا سلسلہ ہوتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دینِ اسلام کو سیکھنے، قرآن و حدیث کی تعلیمات کو سمجھنے اور آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری پیاری سنتوں پر عمل کرنے کے لیے علمِ دین کا سیکھنا بہت ضروری ہے اور علمِ دین سیکھنے کے لیے قافلوں میں سفر کریں۔ دعوتِ اسلامی ہمیں علمِ دین سیکھنے کے لیے وقتاً فوقتاً بہت سارے مواقع فراہم کرتی رہتی ہے۔

فلاحی خدمات کے اعتراف میں FGRF (دعوتِ اسلامی) کو انڈس اسپتال کی جانب سے اعزازی شیلڈ پیش کی گئی

کراچی- FGRF (دعوتِ اسلامی) کو تھلیسیمیہ کے مریض بچوں کے لیے مسلسل تعاون فراہم کرنے پر انڈس اسپتال (Indus Hospital) کی جانب سے ایک اعزازی شیلڈ پیش کی گئی۔ یہ اعزاز انڈس اسپتال نے ایک خصوصی تقریب کے دوران پیش کیا جس میں اسپتال کے سینئر ڈاکٹرز، فاؤنڈیشن کے نمائندگان اور متعدد معزز شخصیات نے شرکت کی۔ تقریب میں اسپتال انتظامیہ کا کہنا تھا کہ FGRF کا تعاون نہ صرف خون (Blood) کی امداد تک محدود ہے بلکہ ان کی ٹیم کا خلوص، وقت اور مسلسل موجودگی ہمارے مریض بچوں اور ان کے خاندانوں

سلسلے ہوئے۔ دوران ملاقات رکن شوریٰ نے عالمی سطح پر دعوت اسلامی کے تحت ہونے والی دینی و فلاحی کاموں کے حوالے سے آگاہی دی جس پر علمائے کرام نے خدمات دعوت اسلامی کو سراہتے ہوئے نیک تمنائوں کا اظہار کیا۔ ❀ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ ڈیرہ اسماعیل خان میں سیلاب متاثرین کی امداد کے لیے ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں گورنر خیبر پختونخواہ فیصل کریم کنڈی اور دیگر سیاسی و سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ تقریب میں رکن شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری نے سنتوں بھر بیان کیا۔ بیان کے بعد رکن شوریٰ اور گورنر خیبر پختونخواہ نے سیلاب متاثرین میں امدادی چیک تقسیم کیے۔ ❀ افریقی ملک موزمبیق کے شہر نمپولامپس میں دعوت اسلامی کے تحت ایک سیشن کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف پروفیشنلز حضرات کی شرکت ہوئی جبکہ نگران موزمبیق مشاورت اور ذمہ داران دعوت اسلامی بھی موجود تھے۔ رکن شوریٰ حاجی محمد اطہر عطاری نے سنتوں بھر بیان کیا۔ ❀ رکن شوریٰ عبد الوہاب عطاری نے یورپی ملک البانیا کے شہر ترانہ میں قائم ایک نجی اسکول کا دورہ کیا جہاں اسٹوڈنٹس کے درمیان سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ رکن شوریٰ نے بیان کیا اور اسٹوڈنٹس کو ”سلام و مصافحہ“ کرنے کی سنتیں و آداب کے حوالے سے آگاہی دیتے ہوئے سلام و مصافحہ کا عملی طریقہ بھی سکھایا۔

غزہ، فلسطین میں دعوتِ اسلامی کی فلاحی خدمات کا سلسلہ جاری

غزہ، فلسطین۔ غزہ میں جاری کشیدگی اور مشکل حالات کے باوجود دعوتِ اسلامی کے فلاحی ادارے FGRF (فیضانِ گلوبل ریلیف فاؤنڈیشن) کی جانب سے فلاحی خدمات کا سلسلہ جاری ہے۔ FGRF غزہ کی مصیبت زدہ عوام کی مدد کے لیے مسلسل کوشاں ہے اور ”خیر خواہی امت“ کے تحت مقامی عاشقانِ رسول کی دلجوئی کر رہی ہے۔ FGRF کی ٹیمیں غزہ میں متاثرین تک امدادی سامان پہنچا رہی ہیں جس میں بنیادی ضروریات زندگی، پکے ہوئے کھانے کی تقسیم، پینے کے صاف پانی کی فراہمی، لباس، ادویات، بچوں کے لیے دودھ اور دیگر اشیاء شامل ہیں۔ تمام عاشقانِ رسول سے درخواست کی جاتی ہے کہ FGRF کا بڑھ چڑھ کر ساتھ دیں تاکہ آپ کی دعوتِ اسلامی اپنے مظلوم فلسطینی بہن بھائیوں اور بچوں تک آپ کا امدادی سامان پہنچا سکے۔

For Donations, Call or Visit our website:

Contact us: +44 7300 55 99 19

<https://fgrf.org/donation/>

کے لیے امید کی کرن ہے۔ یہ اعزاز ان کے اسی جذبے کو سراہنے کے لیے پیش کیا گیا ہے۔ دوسری جانب نگران FGRF یو کے ویورپ سید فضیل رضا عطاری نے اس موقع پر اسپتال انتظامیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم انسانیت کی خدمت کو اپنا فرض سمجھتے ہیں اور مستقبل میں بھی تھلہسیما سمیت دیگر مہلک بیماریوں سے متاثرہ افراد کی خدمت کرتے رہیں گے۔

گجرات میں دارالافتاءِ اہلسنت کی نئی برانچ کا افتتاح

گجرات۔ یکم جولائی 2025ء کو پنجاب کے شہر گجرات میں ”دارالافتاءِ اہلسنت“ کی نئی برانچ کا افتتاح کر دیا گیا۔ یہ ادارہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عوام الناس کو شرعی معاملات میں راہنمائی فراہم کرے گا۔ شاہ جہانگیر روڈ نزد بکر منڈی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ گجرات میں قائم ہونے والے دارالافتاءِ اہلسنت کے افتتاح کے موقع پر مفتیانِ کرام، علمائے کرام، مقامی ذمہ داران اور عاشقانِ رسول شریک ہوئے۔ اس موقع پر شرکاء کو دارالافتاء کی اہمیت، افادیت اور خدمات سے آگاہ کیا گیا۔ واضح رہے کہ اس وقت پاکستان میں دارالافتاءِ اہلسنت کی 15 برانچز قائم ہیں جہاں سالکین کو مفتیانِ کرام کی موجودگی میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، وراثت، کاروباری معاملات سمیت دیگر شرعی امور پر زبانی راہنمائی اور تحریری فتاویٰ فراہم کیے جائیں گے۔

دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے مختلف دینی کاموں کی چند جھلکیاں

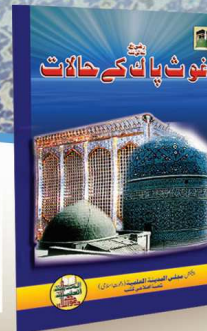
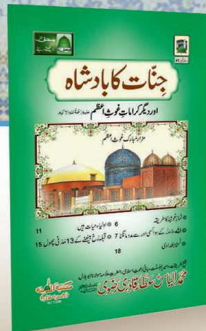
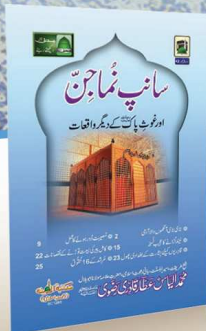
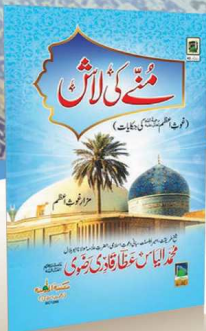
❀ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں شعبہ رابطہ برائے تاجران کے تحت ایک میٹ اپ ہوا جس میں رکن شوریٰ مولانا حاجی عبد الجبیب عطاری نے ”بہتر کون؟“ کے موضوع پر سنتوں بھر بیان کیا اور شرکاء کو دینِ مبین کی خدمت کرنے کی ترغیب دلائی۔ ❀ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ ملتان میں رابطہ برائے میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کے تحت میٹ اپ ہوا جس میں اسسٹنٹ پروفیسر میڈیسن بخشور امین اسپتال ڈاکٹر شاہد، سینئر میڈیکل آفیسر D.H.Q ڈاکٹر شفیق، P.G.R ڈاکٹر مزمل، P.G.R ڈاکٹر نعمان، یورالوجی ساؤتھ پنجاب سٹی ڈاکٹر وقاص افضل، ڈاکٹر نیئر، ڈاکٹر اسحاق اور شعبے کے اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ رکن شوریٰ حاجی محمد سلیم عطاری نے شانِ صحابہ و اہل بیت کے موضوع پر بیان کیا۔ ❀ رکن شوریٰ حاجی محمد ایاز عطاری کی ملائیشیا کے صوبہ کلنتان میں استاد حبیب عبد الرحمن المسواوی شافعی اور استاد شیخ عبد اللہ الازہری شافعی سمیت دیگر علمائے کرام سے ملاقاتوں کے

ربیع الآخر کے چند اہم واقعات

تاریخ / ماہ / سن	نام / واقعہ	مزید معلومات کے لئے پڑھئے
15 ربیع الآخر 953ھ	یوم عرس حضرت علامہ سید ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الآخر 1439ھ
6 ربیع الآخر 1370ھ	یوم وصال خلیفہ اعلیٰ حضرت، فقیر اعظم محمد شریف محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الآخر 1439ھ
11 ربیع الآخر 561ھ	یوم عرس غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الآخر 1438 تا 1445ھ اور ”غوثِ پاک کے حالات“
17 ربیع الآخر 701ھ	یوم وصال ولی کامل حضرت سید محمد شاہ دولہا سبزواری رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الآخر 1439ھ
18 ربیع الآخر 725ھ	یوم وصال سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الآخر 1439ھ
21 ربیع الآخر 1252ھ	یوم وصال حضرت علامہ محمد امین ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الآخر 1439ھ
25 ربیع الآخر 1046ھ	یوم وصال قطبِ عالم حضرت سید عالم شاہ بخاری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الآخر 1441ھ
29 ربیع الآخر 627ھ	یوم وصال صوفی بزرگ حضرت شیخ فرید الدین محمد عطار رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الآخر 1441ھ
ربیع الآخر 4ھ	وصالِ مبارکہ اُمّ المؤمنین حضرت بی بی زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الآخر 1438، 1439ھ اور ”فیضانِ اُمہات المؤمنین“
ربیع الآخر 6ھ	شہدائے سریہ محمد بن مسلمہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے 10 صحابہ کرام کو ذوالقصدہ کے قبائل کی سرکوبی کے لئے بھیجا اس سریہ میں اکثر صحابہ شہید ہوئے۔	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الآخر 1442ھ

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ امین بجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھئے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجئے۔

ربیع الآخر کی مناسبت سے قابلِ مطالعہ کتب و رسائل



روزگار کی تکلیف
کا ایک سبب

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

”گناہوں میں سے کچھ گناہ ایسے ہوتے
ہیں جن کو رزق حاصل کرنے میں پہنچنے والا
رنج و غم ہی مٹا سکتا ہے۔“

(دیکھئے: معجم الاوسط، ج 01، ص 42، حدیث: 102)



روزگار کی تکلیف کا ایک سبب

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

”گناہوں میں سے کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کو رزق
حاصل کرنے میں پہنچنے والا رنج و غم ہی مٹا سکتا ہے۔“

(دیکھئے: معجم الاوسط، ج 1، ص 42، حدیث: 102)

دین اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔

بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ نمائندگی: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037

اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197



978-969-722-825-6



01130321



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

